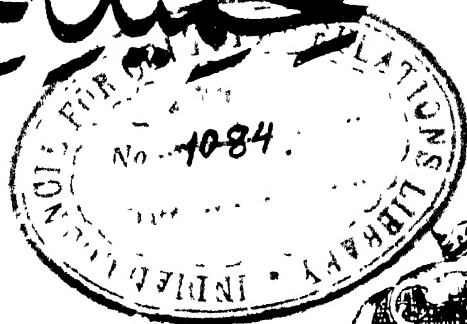


إِخْلَاصٌ لِلتَّوْحِيدِ

لِلْحَمِيدِ الْمَجِيدِ





دوستی رکھنی کو قطع کر دیا اور اون کو اپنا دشمن ٹھہرایا اور فرشتوں کا وعدہ بتایا اور  
 موحدین کی لیے اون کی مال اور جو روین اور بال بھی مباح کر دیے اور اون کا  
 غلام بنانا جائز فرما دیا کیونکہ شرک میں بربادی ہے حق ربوبیت کی اور توڑنا  
 ہی عظمت الوہیت کا اور بدگمانی ہے ساتھ رب العالمین کی چنانچہ فرمایا ہے  
 و یعذب المنافقین و المنافقات و المشرکین و المشرکات الظانین  
 باللہ ظن السوء علیہم دائرة السوء و غضب اللہ علیہم و لعنہم و اعد لہم جہنم  
 و ساءت مصیبا ورتین جگہ قرآن میں یہ خبر دی ہے کہ ان مشرکوں نے اس کی  
 کچھ قدر سنجھی و مافدس و اللہ حق قدر ہے سو جو شخص اس کے برابر اور اس کا ہمسر  
 کسی اور کو ٹھہرتا ہی اور اس کو دوست رکھتا ہے اور اس سے ڈرتا ہے اور اس کا  
 امیدوار ہی اور اس کے سامنے خاکسار ہی وہ کیا خاک اس کی قدر و منزلت کا گواہ  
 اور اس کی عزت و قیمت سمجھ گیا چنانچہ فرمایا ہے ثم الذین کفروا بربہم یعدون  
 یہ وہی برابر ہی جس کو مشرکوں نے درمیان اس کی اور اپنی معبودوں کی ثابت  
 کیا ہی اور جب وہ دونوں میں جائیں گی اس وقت پہچان لیں گے کہ یہ برابر کرنا  
 ہمارا کمال ہی تھا چنانچہ وہ لوگ آگ میں اپنی معبودوں سے کہ وہ بھی اسی جگہ ہوں گے۔  
 بات کہیں گی تا اللہ ان کنا لفی ضلال مبین اذ نسو یکرم رب العالمین ح الانح  
 مشرکوں نے اون معبودوں کو کچھ ذات و افعال میں برابر خدا کے نہیں ٹھہرایا تھا  
 اور نہ یہ بات کہی تھی کہ اون کی معبود خالق آسمان و زمین ہیں یا مارتی جلائی ہیں

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله الرب المفضل المنعم والصلوة والسلام على خير خلقه محمد وآله وصحبه  
 ما اختلف الضياء والظلام اما بعد یہ بات ظاہر ہے کہ حبیبی انبیاء و مر علیہ السلام  
 سے لیکر خاتم الانبیاء تک کسی سب کی دعوت اسی طرف تھی کہ لوگ توحید اختیار  
 کریں شرک کو چھوڑیں یہ اس لیے کہ شرک اظلم ظلمات قبايح ہے اللہ تعالیٰ کو عرصہ  
 شرک پاتا ہی اور جنہا یہ شرک ناپسند و دشمن ہی اتنی کوئی چیز مبغوض نہیں ہے  
 ولہذا جو سزا جزا دینا و آخرت میں اس شرک پر مرتب و مقرر کی ہی وہ کسی اور گناہ پر  
 مقرر و مرتب نہیں فرمائی اور یہ خبر دی کہ وہ شرک کو کسی طرح نہیں بخشتا ہی اور شرک  
 ناپاک بہن حرم شریف میں نہ آئیں اور شرکوں کی ذبیحہ و نضح کو حرام کیا اور اولن سی



ایہ گمان کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی بندے کی دعا نہیں سنتا اس لیے کہ وہ بت دوسرے  
 بیان تک کہ سائنط اوس دعا کو خدا تک پہنچائیں یا کسی مخلوق کا اللہ تعالیٰ پر  
 حق ہے وہ باحق کی اللہ کو قسم دیکر اس وسیلے سے کام نہ لے لیا ہے جس طرح کہ  
 لوگ اکابر و اہل مالوک کا وسیلہ کرتے ہیں اور جانتے ہیں کہ اس امیر وزیر کے  
 بڑی عزت ہے اور بادشاہ مخالفت اس کی نہیں کر سکتا وہ یہ نہایت درجہ کا نقص  
 ہے جو بوجہ زمین و لہذا حکمت الہی فی یہ تھا خدا کیا کہ وہ شرک کو جو گنہگار ہے اور  
 شرک کو ہوشیہ غلاب میں رکھے اس جگہ سے ہرگز ہرگز کہ وہ ارادہ ارا بیان و نبات کا  
 اس پر ہے کہ انسان شرک کو چھوڑ کر توحید اختیار کری جو یہ بات شیرینی تو اب  
 معلوم کرنا مراتب توحید و مطالب شرک کا و آملی درستی اسلام و محنت ایمان کی ضرورت  
 ہوا بنا علیٰ غرض اس سالی میں بعض مقاصد توحید اور بعض مارج شرک کی لکھی جاتی  
 ہیں تاکہ مومن خدا پرست فرق ان دونوں امر کا سمجھ انواع شرک سے اعتقاد  
 و عمل بچے اور توحید رب مجید سے آراستہ ہو کر آپ لائق حرمت و مغفرت کے بنائی  
 یہ بات اوس وقت تک ممکن ہے جب تک کہ غرور و نہین لگا ہے خدا بخواسہ اگر  
 حالت شرک میں جان نکل گئی گو بطلو جہل کے ہونے بعد علم کے تو بہرہ کمپہ علاج او کا  
 نہیں ہو سکتا ہے یہ رسالہ شمل ہے ایک مقدمہ بذفضل اور ایک خاتمہ پر  
 اللہ تعالیٰ ہمارا خاتمہ کلمہ توحید و اخلاص پر کرمی اللہ ربنا آمین مقدمہ  
 بیان میں بعض الفاظ کی جن سے اختلاف و التباس پیدا ہوتا ہے یہ جان لفظین ہیں

بلکہ یہ برابری محبت و تعظیم و عبادت میں تھی جس طرح کہ حال مشترکہ اہل اسلام کا ہے کہ یہ اہل توحید کو طرف نقصان نبیاء و صلحاء و اولیاء کی نسبت کرتے ہیں حالانکہ موحید کا کوئی قصور نہیں ہی بخیر اس کی کہ وہ یہ بات کہتے ہیں کہ یہ سارے پیغمبر اور نیک لوگ اور شاخ السد کی غلام و بندی ہیں کسی نفع و نقصان و موت و حیات و نشور کے مالک اپنی لیے اور غیر کے لیے نہیں ہیں اور یہ ہرگز اپنے پیغمبروں کے شفاعت نہ کریں گی السد فی اون کی شفاعت کرنے کو حرام کر دیا ہے اور نہ وہ شفاعت اہل توحید کی کریں گی مگر بعد اس کی کہ السد تعالیٰ اون کو اذن شفاعت کا حق عین موحیدین کی دیکھا کیونکہ اون کو کوئی اختیار نہیں ہے سارا اختیار السد تعالیٰ کو ہی اور شفاعت و ولایت سب السد کی بس میں ہی سوا السد کی خلق میں نہ کوئی کیسے کا وہی اور نہ شفیع اور شرک جو السد کی ساتھ بدگمان ہے او سکویہ گمان ہے کہ السد تعالیٰ جہان کی بند و بست اور انتظام کرنی میں کسی مدبر کا محتاج ہے اس سے بڑھ کر اور کیا نقصان ہوگا حق میں اس شخص کے جو اپنی ذات سے غنی ہے اور ہر ما سوا اس کا محتاج ہے اور کبھی یہ گمان کرتا ہے کہ السد کو کوئی بات معلوم نہیں ہوتی جب تک کہ واسطہ اس کو معلوم نہ کرائی یا وہ حم نہیں کرتا ہے جب تک کہ وہ واسطہ اس سے سفارش نہ کری جس طرح کہ مخلوق پاس مخلوق کے سفارش کرتی ہے یا وہ کسی بندے کا سوال قبول نہیں کرتا ہے جب تک کہ وہ بندہ اس واسطی ہی عرض معروض نہ کرے کہ تم میری حاجت اور اس تک پہنچاؤ جس طرح کہ دنیا کے بادشاہان کا حال ہے

ابو بکرؓ نے کہا چلو حضرت اسی استغاثہ کریں حضرتؓ نے فرمایا مجھے استغاثہ کرنا نہ چاہیے  
 استغاثہ تو اسدی کرتے ہیں رواہ الطبرانی مراد یہ تھے کہ جو بات قدرت میں بند  
 کی نہ وہ ان اسدی سے فریاد ہی چاہیے اہل علمؓ نے کہا ہی ہر مکلف پر واجب ہے  
 کہ یہ بات جان رکھی کہ سوا اسدی نہ کوئی غیاث ہی اور نہ مغیث ہر فریاد سے  
 علی الاطلاق اسدی کے پاس ہے اور اگر اتفاقاً کسی غیر کے ہاتھ پر کوئی بات  
 حاصل ہو تو وہ ناجائز ہے نہ حقیقت کیونکہ حقیقت اسدی کے لیے ہے اوس کی  
 نام غیاث و مغیث ہے علم ہی نے کہا ہے الغیاث هو المغیث چنانچہ اکتہ  
 یا غیاث المستغیثین کہا جاتا ہے اس کی معنی یہ ہیں کہ بچانے والا نبیؐ کا سختی  
 میں اور قبول کرنی والا اوس کی دعا کا اور رہائی دینے والا تکلیف سے اسدی  
 پس اس صحیحین میں آیا ہے کہ دعای باران میں کہاتما اللہم اغثنا اور قرآن میں  
 فرمایا ہے اذ تستغيثون ربکم فاستجاب لکم گو یا منے اس لفظ کی محبت و تحبیب کے  
 ہوئی اتنی بات ہی کہ اغاثہ احمق بافعال ہی اور استغاثہ احمق باقوال اور کہے ایک  
 لفظ کا اطلاق دوسری لفظ کی جگہ پر ہی ہو جاتا ہے شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے کہا  
 منے استغاثہ کی یہ ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وہ بات چاہے جو احمق  
 اول کی منصب کی ہے امین کسی مسلمان کا کہہ چکے انہیں ہے اور جو شخص امین  
 جھگڑے وہ کافر ہے یا خطا کار و گمراہ رہے وہ منے اس لفظ کی جس کی حضرتؓ نے  
 نفی کی ہے سوا اوس کی نفی کرنا واجب ہے اور جو کوئی واسطے غیر اسدی کی ایسی بات

لفظ اول استغاثہ ہی یعنی فریاد و سہیچا ہنسا کہ جو تکلیف ہے وہ دور ہو جائیگی  
استغاثہ یعنی مدد مانگنا سو اس میں کچھ خلاف نہیں ہے کہ جو کام ایسے ہیں کہ مخلوق کو  
اون کی قوت و رست ہی اون میں مخلوق سے استغاثہ کرنا جائز ہے یہاں حاجت  
استدلال کی نہیں ہے اس لیے کہ یہ بات نہایت واضح ہے اور گمان نہیں ہوتا  
اس میں کسی کا خلاف ہو اسے تعالیٰ فی فرمایا ہے فاستغاثہ الذی من شیعته حل  
الذی من عدوہ و جہ طرح کہ یہ فرمایا تھا وان استنصر و کم فی الدین فعلیکم النصایا  
فرمایا و نعاون علی البر و التقویٰ اسکی مثال یہ ہے کہ مثلاً مظلوم کسی شخص سے کئے  
کہ مجھے ظلم ہوا ہی تم اس کام میں میری مدد کرو جس طرح کہ اسرائیلی نے دربارہ قطبی  
موسیٰ علیہ السلام کی کہتا تھا یا یا حکیم سے کہے کہ تم میری دوا کرو یا پتھر اوٹھانے میں  
اور درسیان اس کی اور کسی دشمن کا فر کے حائل ہونے میں یا کسی درندہ و چور کے  
دور کرنے میں اور مثل اس کی مدد چاہے کہ اس طرح کا استغاثہ منع نہیں ہے اور جو  
کام ایسے ہیں کہ سوا اللہ کی اور کسی کو ان کی قدرت نہیں ہے وہاں سوا اللہ کے  
اور کسی کی ساتھ استغاثہ کرنا حرام یا شرک ہی جیسے گناہ کا بخت نہایت کرنا میں  
برسائے رزق دینا یا رکن شفا بخت ناعاب کو لی آزمائے اقبال تعالیٰ و من یغفر الذنوب  
الا اللہ و قال انک لا تہدی من احببت ولكن الله یبیدی من یشاء و قال  
هل من خالق غیر الله یرزقکم من السماء و الارض اور فرمایا و اذا مرضت فهو یشقین  
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانی میں ایک منافق تھا مسلمانوں کو تاتا تھا

تمہاری پاس شفیع لاتی مہین اور مگر اس کی پاس شفیع لیجاتے مہین فرمایا اس کی مثال  
 اس سی بڑی ہے اس کو کسی کی پاس اس کی مخلوق مہین سے شفیع نہیں کرتے  
 سواں بات کا تو انکار فرمایا کہ اس کو کسی پاس شفیع بنایا جائی اور اس بات کو  
 اس کی مقرر رکھا کہ آپ کو پاس اس کے شفیع ٹیڑھی تفصیل اس جال کی آویگی  
 چوتھا لفظ توسل ہے یعنی کسی کو مخلوق مہین سے پاس اس کی واسطی برآمد طلب  
 کی جس کو بندہ اس سے چاہتا ہے وسیلہ ٹیڑھا سوشیع عزالدین بن عبدالسلام نے  
 کہا ہی لایبجی زالقوسل الی اللہ تعالیٰ الا بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم ان جمیع الحدیث  
 شاید یہ اشارہ ہی طرف اس حدیث کی جس کو نسائی و ترمذی سے وابن ماجہ وغیرہم  
 نے روایت کیا ہے اور ترمذی فی صحیح کہا ہے کہ ایک اند ہے نے اگر کہا اسی سوسل  
 مہین اندھا ہو گیا ہوں آپ بعدی سیری لیے دعا کرو فرمایا تو وضو کر کے دو رکعت پڑھ  
 اور کہ اللہم انی اسألك واتوجه الیک بنیك محمد یا محمد انی استشفع بک فی راء  
 بصری اللہم شفیع النبی فی اور فرمایا ہو گا کوئی حاجت ہو کر ہی تو اسی طرح کیا کر  
 اسنی اس کو بیکار دیا سواں حدیث مہین اوگون کے وقول مہین ایک یہ کہ توسل  
 وہ ہے جو عمر بن خطاب نے کیا تھا کذا اذا السجد بنا نقاسل بنینا الیک فنتقینا وانا  
 نقس الیک بعمو بنینا یعنی پہلی ہم وقت محط کی تیری نبی سے طرف تیری توسل  
 کرتے تھے اور تو بانی برساتا تھا اب ہم تیری پیغمبر کے چچا سے طرف تیری توسل  
 کرتے مہین یہ روایت صحیح بخاری مہین ہے اس سے معلوم ہو کہ صحابہ حضرت کے

ثابت کری جو سوا اللہ کی اور کو نہ چاہیے تو وہ بھی کافر ہے جبکہ ایسی محبت قائم ہو جائی کہ تارک دس محبت کا کافر نہیں ہی اسی جگہ سے ابو یزید بسطامی نے کہا ہے کہ مخلوق کا استغاثہ کرنا مخلوق کی ساتھ ایسا ہے جیسے کوئی غریق کسی غریق سے استغاثہ کری یا جس طرح کوئی قید سے کسی قیدی سے ستغیث ہو دوسرا لفظ استعانت ہی یعنی طالب مدد ہونا سو اس میں بھی کچھ خلاف نہیں ہے کہ مخلوق سے امور دنیا میں طلب عون کرنا جائز ہے مثلاً یہ کہنا کہ ہمارا سامان بار کر دو ہمارے جانور کو چارہ کلاؤ دیا ہمارا پیغام پہنچاؤ دیا ہمارا گھر بنادو رہے وہ کام خیر سوا اللہ کی اور کوئی قدرت نہیں رکھتا ہے سو وہ ان سوا اللہ کے اور سے مدد چاہی کہ حیرام یا شہ کہ ہی قال تعالیٰ ایاک نعبد و ایاک نستعین یہ ترکیب مفید ہے قیسر لفظ استغاثہ ہے یعنی سفارش چاہنا مخلوق سے اس میں بھی کچھ خلاف درمیان مسلمانوں کی نہیں ہے کہ جن امور دنیا پر بندوں کو قدرت ہے اس جگہ ان کے سفارش چاہی کہ یہ جائز ہی سنت متواترہ و اتفاق جمیع است ہی یہ بات ثابت ہی کہ حضرت شافعی و شافعی ہین اور دن قیامت کی خلق کی سفارش کریں گی اور لوگ آپ سے طالب شفاعت ہوں گی اور عرض کریں گے کہ آپ ہماری سفارش پاس خدا کے کرو خلاف اس میں ہے کہ یہ شفاعت واسطی محمود و نوب مذنبین کے ہو گی یا واسطی زیادت ثواب مطیعین کے اس شفاعت کی نئے کا کوئی شخص مسلمانوں میں قائل نہیں ہے سنن ابی داؤد میں آیا ہے کہ ایک شخص نے حضرت سی کہ ہم اللہ کو

جو لوگ انبیاء و صلحا کسی توسل کرنے کو منع کرتے ہیں ان کی دلیل یہی ماننا ہے کہ ہم  
 الا یقربونا الی اللہ زلفی وقولہ تعالیٰ فلا تدعنا مع اللہ احد وقولہ تعالیٰ لہ دعوا الحق  
 والذین یدعون من دونه لا یستجیبون لہم شیء سو یہ استدلال ان کا محمل نزاع  
 سے انجبی ہے اس لیے کہ یہاں نہ عبادت ہی اور نہ دعا اس شخص کی بلکہ توسل سے  
 علم نافع و عمل صالح کی ہے ہاں اگر یوں کہتا کہ یا اے خدا یا فلاں تو ضرور شرک ہوتا یا طبع  
 حال بقیہ استدلال مانعین کا ہے جیسے قولہ تعالیٰ یوم لا تملک نفس لنفس شیئاً والا  
 یومئذ للہ کہ اس آیت میں یہ ذکر ہے کہ اوس دن اختیار ہر امر کا نہ رہے اے خدا کو ہوگا  
 سو توسل بہ نبی و عالم یا اعتقاد نہیں رکھتا ہے کہ وہ نبی یا عالم اے خدا کا شریک ہے  
 اوس دن کی امر میں بلکہ جو ایسا اعتقاد کرے گا نبی ہو یا غیر نبی وہ صحیح گمراہ ہے دوسرے  
 دلیل یہ ہے لیس لك من الامر شیء وقولہ قل لا املک لنفسی نفعاً ولا ضراً حالانکہ ان میں  
 ذکر عدم ملک نفع و ضرر کا اپنے اور غیر کے لیے ہے کہ یہ نہایت توسل کی نہیں ہے  
 اور یہ بات معلوم ہی کہ اے خدا فی حضرت کو مقام محمود نبی شفاعت عظمیٰ کا مقام عطا کیا  
 ہے اور خلق کو ارشاد کیا ہے کہ وہ اس مقام کا سوال آپ کو لیے کریں اور خدا  
 سے اوس کی طالب ہوں اور حضرت سفر مائیکہ اسل نعطہ و اشفع تشفع  
 ہاں قرآن میں یہ قید آئی ہے کہ شفاعت بی اذن کی نہوگی اور اوس کے لیے بھی  
 جبکہ اے خدا پسند کرے گا تیسری دلیل یہ ہے کہ جب یہ آیت اور تری و انذر عشیرتک ان لا  
 تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اکام لیک کو چاکر کر یہ کہا لا املک لك من اللہ شیئاً

حیات میں حضرت سے توسل کرتے تھے استقامت میں بہر حضرت کی چچا عباس سے  
 بعد وفات حضرت کی یہ توسل مانگنا پانی کا تھا اسدی اس طرح کہ عباس اور انکی  
 ساتھ یہ سب لوگ ملکر دعا کرتے تو گویا وہ وسیلہ تھی اونکی طرف اللہ تعالیٰ کی اور  
 حضرت ایسی صورت میں شافع و داعی ہوتے تھے دوسرا قول یہ ہے کہ توسل کرنا تھا  
 حضرت کی حیات میں اور بعد ممات کی اور آپ کی سانے اور آپ کی پیچھے ہو سکتا ہی  
 تو توسل کرنا آپ کی ساتھ حیات میں اور آپ کی غیر کے ساتھ بعد آپ کی باجماع صحابہ  
 ثابت ہی یہ اجماع سکوتی تھا اس لیے کہ کسی صحابی فی عمر رضے اللہ عنہ پر اسل مرکا کھا  
 نہیں کیا کہ تم فی عباس کی ساتھ کیون توسل کیا شوکانی جکتے ہیں سیرے نزدیک  
 کوئی وجہ تخصیص جواز توسل کی ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نہیں ہے جس طرح  
 کہ شیخ عبداللہ بن نے زعم کیا ہے دو سبب سی ایک تو یہ اجماع صحابہ دوسرے  
 یہ کہ توسل طرف خدا کی ساتھ اہل فضل و علم کے درحقیقت توسل ہے ساتھ اونکی  
 اعمال صالحہ کے کیونکہ فضل فاضل کا انہیں اعمال و مزایا سے فاضلہ سے ہوتا ہے  
 تو مثلاً جب کسی نے یون کہا اللھم انی اقول البیک بالعالم الفلانی تو یہ کہنا اوکا  
 باعتبار اوس کی علم و فضل کے ہوا صحیحین میں قصہ تین شخصوں کا آیا ہے کہ وہ ایک  
 غار میں بیٹھ ہو گئے تھے ہر ایک شخص نے انہیں سے اپنے اعظم عمل کے ساتھ توسل  
 کیا وہ پتھر سر کر گیا سو اگر توسل کرنا ساتھ اعمال فاضلہ کی جائز نہوتا یا شرک ہٹیرتا تو  
 اللہ تعالیٰ اولن کی دعا قبول نہ کرتا اور نہ حضرت بعد اس حکایت کی سکوت فرماتے



کام یہ بھی کر سکتی ہیں یہاں تک کہ یہ بات اونکی دلون میں سے نکل کر زبان پر سے  
 آگئی کوئی اون کو ہمراہ اسد کے پچارتا ہے اور کوئی مستقل طور پر اور کوئی اونکی  
 نام کی ڈہائی دیتا ہے اور مالک نفع و ضرر کی سی تعظیم کرتا ہی اور جبنا خضوع نما  
 و دعائیں اسد کی لیے نہیں کرتا اوس سی زیادہ خضوع اونکی لیے کرتا ہے سو اگر شرک  
 نہیں ہے تو ہر ہم نہیں جانتے کہ شرک کیا ہوتا ہے اور اگر یہ کفر نہیں ہے تو ہر دنیا  
 میں کوئی کفر نہیں ہے قرآن و حدیث میں تو اون امور سے منع کیا ہے جو بہ نسبت اسکی  
 کمین کمتر ہیں اور بعض میں تصریح کی ہے کہ وہ شرک ہے حالانکہ بہ نسبت اس اعتقاد  
 و عمل کی حقیر سی ہے مثلاً حدیث عمران بن حصین میں آیا ہے کہ ایک مرد کی ہاتھ  
 میں پتیل کا چھلا دیکھ کر کہا کہ یہ کیا ہے اوس نے کہا واہ نہ ہے یعنی مرض ریج کی لیے  
 پہنا ہے فرمایا اس کو خال ڈال یہ تجھ کو سستی زیادہ کر گیا اور اگر تو مر گیا اور یہ تیری  
 تن پر ہے تو تو فلاح نہ پائیگا رواہ احمد باسناد لا باس و دوسری روایت ان کی  
 عقبہ بن عامر سے رفا یہ ہے جس نے لٹکایا تسمیہ تا مگر ہی اوس کو اسد اور جس نے لٹکایا  
 و وعہ شفاندی اوس کو اسد دوسرا لفظ یہ ہے جس نے تسمیہ لٹکایا اوس نے شرک کیا تسمیہ  
 کہتے ہیں طوار و تعویذ وغیرہ کو اور و وعہ ایک سفید چیز ہے جو سمندر سے نکلتی ہے اوکو  
 اولاد کی گلی میں لٹکاتے ہیں واسطی و دفع نظر بک کے حدیفہ نے ایک مرد کے ہاتھ میں  
 ایک تاگادیکھا جو اوس نے تپ کے لیے باندھا تھا اوس کو تو ٹوڑا اور یہ آیت پڑھا  
 وما یؤمن اکثر ہم بالله الا وہم مشرکون رواہ ابن ابی حاتم صحیح میں فی بشیر انصار

سواہین اسی قدر تضحیح ہے کہ جس کی ساتھ الدارادہ ضرر کا کری حضرت اوکو  
 نفع نہیں پہنچا سکتے یا جس کی ساتھ قصد نفع کا کری اوکو ضرر نہیں دے سکتے سو  
 جب یہ بات کسی رشتہ دار کی ساتھ نہیں کرتے تو پھر غیر کا کیا ذکر ہے سو یہ بات  
 ہر مسلمان جانتا ہے آمین کوئی تضحیح نفعی توسل کی نہیں ہے توسل صرف یہ کرتا رہی  
 کہ طلب ہی پہلے ایک باب اجابت کو آگے کر دیتا ہے اور کس کی سامنے کرتا ہے  
 جو کہ مفرد ہی ساتھ عطا و منع کی اور مالک ہی دن جزا کا تو یہ طلب اوی سے ہوئی جو کہ  
 صاحب مرونی ہے نہ کسی اور سے انتہے میں کہتا ہوں کہ یہ بات ٹھیک ہے کہ ان  
 دلیلوں سے ہی منع توسل نہیں نکلتا ہے بلکہ نفی شرک کی نکلتی ہے اوسمیں کسی کا خلاف نہیں  
 ہے مگر جو دلیلیں جو از توسل کی ہیں انہیں مقرر کرنا مورد پر واسطی سد ذریعہ کی ضرورت  
 اس لیے کہ شیوع و رواج اس توسل کا زمانہ نہ ہو دلیما باخیر میں نہ تھا قضا یا تخصیص  
 پر قیاس نہ کرنا احوط و اولیٰ ہے پھر حوازی دوسری چیز ہے اور اس کو ضرور سے  
 سمجھ کر التزام کرنا دوسری چیز ہے

فیست چور ویت گلستان دگر      روی دگر باشد و بستان دگر

## فصل

بڑی مصیبت و سخت بلا وہ امر ہے جو اس توسل مجبور و تشفع محض کے سوا ہی اور  
 اکثر عوام و خواص اوسمیں گرفتار ہیں وہ امر یہ ہے کہ اہل قبور اور احیاء صلیحہ کے  
 حق میں یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ جو قدرت اللہ کو ہے اور جو کام کہ اللہ کرتا ہے وہ

اخرجه الترمذی ان لوگون نے فقط یہ بات چاہے تھی کہ ایک درخت ہلو ہے  
 ہتیار لٹکانی کے لیے ہتیر جاجی جس طرح کہ جاہلیت والوں کا ایک درخت تھا کہ  
 مطلب اونکا یہ نہ تھا کہ ہم اوس درخت کو پھین یا جو چیز کو رپرست اہل قبور سے  
 مانگتے ہیں وہ ہم اوس درخت سے مانگیں مگر حضرت نے اؤ کو خبر دے کہ یہ کام  
 بنزدک شرک کی ہے اور گویا غیر اللہ کا معبود ہتیر نام ہے علی مرتضیٰ سے کہا تھا  
 لعنت کری اللہ اؤ کی جو فتح کرے کوئی جانور واسطی غیر اللہ کی اور اوس کو جو لعنت  
 کری اپنے مان باپ کو اور اوس کو جو جگہ دے کسی بدعتی کو اور اوس کو جو بدلہ  
 نشان زمین کو دواہ مسلم طارق بن شہاب نے رفعا کہی ایک شخص حنت میں  
 ایک شخص آگ میں گیا پیچھے ایک مکھی کے کہا کیونکر فرمایا وہ شخصوں کا گذرا ایک قوم پر  
 ہوا اونکا ایک بت تھا کوئی شخص اوپر سے نہ نکلتا جب تک کہ کوئی شے اوس بت  
 پر نہ چڑھتا ایک شخص سے کہا نذر کرگو ایک مکھی ہو اؤ نے ایک مکھی چڑھا لی اوس کو  
 اونوں نے چوڑو دیا وہ آگ میں گیا دوسری سے کہا تو بے نذر کر اؤ نے کہا میں غیر  
 کی نذر کرؤ گا اوس کی گردن ماری وہ بہشت میں گیا دواہ احمد اب وکیو کہ حضرت نے  
 ذاب غیر اللہ پر لعنت کی ہوا و مقرب لغیر اللہ کے آگ میں جانے کی خبر دی حالانکہ اس میں  
 کہہ نہ تھا مگر یہی منطہ تعظیم کا جو سوا اللہ کی دوسرے کو نہ چاہیے تھی ہر جو شخص کہ  
 شرک محض کری اوس کی نسبت کیا گمان ہے اہل علم نے کہا ہے کہ ہانا جانور و ک  
 خون کا عبادت ہے کیونکہ یہ کام ہر ہی ہے یا نحمیہ یا نکال سی طرح فحش کرنا واسطے

سی آیا ہی کہ وہ بعض سفارین حضرت کی ساتھ تھی آپ نبی اکب شخص کو بھیجا کہ کے  
اونٹ کی گلی میں تانت کا قلاوہ باقی نہ چھوڑے مگر اوس کو کاٹ ڈالی ابن سعود نے  
رفعا کہا ہے کہ شر کرنا اور تمیہ لکھنا اور تولہ کرنا شرک ہے اخراجہ احمد ابو حادہ تولہ  
ہی جو واسطی محبت کی در میان بی بی اور میان کی کیا جائی عبد اسد بن حکیم رفعا کہتے  
ہیں جس نے لٹائی کوئی چیز وہ سونا گیا اوس کو رواہ احمد والترمذی روایع سی فرمایا  
تماشا دیدیری زندگی دراز ہو تو لوگوں سے کہہ دی کہ جس فی واسطی باندہ ہیانت  
کا پٹہ گلی میں ڈالا یا گوبر و ہڈی سے استنجا کیا تو بیشک مجھ اوس سے بیزار ہیں رواہ احمد  
اب دکیو کہ حضرت فی تعویذ و گندہی و تولہ کو شرک ٹھیرایا یہ اس لیے کہ ان میں غطنہ  
اسل عقائد کا ہے کہ غیر اسد کو تاثیر ہے شفا فی مرض اور محبت و بغض میں بہر اوسکا  
کیا ذکر ہے جو غیر اسد کو پکارتا ہے اور اوس سے وہ حاجت و مراد مانگتا ہے جو ہوا  
اسکی دوسرے سے مانگنا نہ چاہیے اور اوس غیر کو تاثیر میں متقل یا اسد کا شریک  
اعتقاد کرتا ہی کہ وہ تو یقیناً مشرک بدوین ہے ابو وافت لیشی کہتے ہیں ہم سہ  
حضرت کی طرف حنین کی نکلے اور ہم تازہ عمدہ ہی ساتھ کفر کے مشرکون کا ایک خیرت  
تماہیری کا وہ او سپر عکوف کرتے اور اپنے ہتیار لٹکاتے اوسکو ذات انواط کہتے  
ہم نے حضرت سے کہا ہاری لیے ہی ایک ذات انواط مقرر کرو جس طرح کہ ان کا  
ذات انواط ہی فرمایا اسد اکبر تم نے واسد وہ بات کہی جو بنے اسرائیل نے کہی تھی  
اجعل لنا الھما کما الھما قال انکم قوم تجھلون تم جھلوگی چال پر اگلوں کے

آپ ڈراتی تھو انکو اس کام سی جذب فی سنا کہ آپ فرماتی تھی جو لوگ تم سے پہلے  
تھے وہ اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد بنیے تھے سو تم ایسا کرو میں تمکو اس کام  
سے منع کرتا ہوں رواہ مسلم حدیث ابن سعد میں فرمایا ہے سب ہی زیادہ بہ  
لوگوں میں وہ لوگ ہیں جو قبروں کو مسجد بنیے تھے میں رواہ احمد بسند جید و اچھا  
حدیث میں اس باب میں بہت ہیں ائمہ میں تصریح ہے لعنت کی اور شخص پر جو کسی قبر کو  
مسجد بنیے اسی حالانکہ وہ نہیں پوجتا مگر اس کو یہ سننے واسطی قطع ذریعہ شرک و دفع سلیہ  
تعظیم کے ہے اور اس پر ہی دلیل آئی ہے کہ عبادت اس کی پاس قبر کے کرنا بے فائدہ  
بت پرستی کرنے کے ہے مالک فی موطا میں روایت کیا ہے کہ حضرت نبی کریم  
ﷺ لا تجعل قبری وثناً یعبدا اشتد غضب اللہ علی قوم اتخذوا قبور انبیائہم  
مساجد اور یہاں تک اس باب میں مبالغہ فرمایا کہ زائرات قبر پر لعنت کی حدیث  
ابن عباس میں فرمایا ہے کہ لعنت کی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبی زائرات قبر پر  
اور ان لوگوں پر جو قبروں پر سجدین بناتی ہیں اور چراغ جلاتے ہیں رواہ اہل السنن  
شاید وجہ تخصیص انسا کی یہ ہوگی کہ عورتوں کی طبیعتوں میں نقصان ہوتا ہے کہ میں  
یہ زیارت ان کو اعتقاد و تعظیم سمیت تک نہ پہنچا دے یہ ادنیٰ شبہ سی بہا جاتی  
ہیں سو ہمیں کچھ شک نہیں ہے کہ قبروں کی مسجد بنیے انی اور چراغ جلانے اور  
پختہ بنانے اور اونچا کرنے اور آرائش کرنے سے جو منع فرمایا ہے علت اس کے  
یہی ہے کہ ان حرکات سے اعتقادات فاسدہ پیدا ہوتے ہیں اور رفتہ رفتہ

بیج کی کہ یہ ایک کسب حلال ہی ایسی عبادت ہی کہ سوا اللہ کی اور کے لیے نہیں ہوتے  
 قال تعالیٰ اعبدوا اللہ ما لکم من الہ غیرہ وایای فاعبدون وایاک نعبد و قضا  
 ربک ان لا تعبدوا الا ایاہ و ما امر و الا ليعبدوا اللہ مخلصین لہ الدین اسی طرح حضرت  
 نے حلف غیر اللہ سے منع کیا ہے اور فرمایا کہ جس کو قسم کھانا ہو وہ اللہ کی قسم کھائی  
 یا چپکا رہے اور فرمایا جس نے قسم کھائی ملت غیر اسلام کی تو پہرہ طرف اسلام کے  
 سلامت نہیں بہتر آور ایک شخص کو لات و عزی کی قسم کھاتے ہوئے سنا فرمایا لا الہ الا اللہ  
 کہ عمر کا لفظ رغایہ ہے جسے قسم کھائی غیر اللہ کی وہ شرک ہوا و الہ الذمذی یجلیہ  
 و و اربین سلام میں موجود ہیں ان سے معلوم ہوا کہ حلف بغیر اللہ اسلام ہی خارج کر دیتا ہے  
 اس لیے کہ کسی چیز کا حلف کرنا منطہ تعظیم ہے پہر اس شرک محض کا کیا ذکر ہے  
 جسمین برابر بری در میان خالق و مخلوق کے ہوتی ہے طلب نفع و دفع ضرر میں بلکہ  
 کسب تعظیم مخلوق کی تعظیم خالق پر زیادہ ہو جاتی ہے جس طرح کہ اکثر نابکار کیا کرتی  
 ہیں اونکا عقیدہ یہ ہے کہ جو طلب نفع و دفع ضرر اہل قبور سے ہوتا ہے وہ اللہ تعالیٰ  
 سے ہی نہیں ہوتا تعالیٰ اللہ عن ذلک علما کبیرا اگر آمین کچھ شک ہی تو احوال  
 میں گور پرستوں پر پرستوں کی نظر کرنا چاہیے کہ انکا حال وہی ہے جو اللہ کی بنا  
 کیا ہے اذا ذکر اللہ وحدہ اشأنت قلوب الذین لایون منون بالآخرۃ و اذا ذکر  
 الذین من دونہم یستبشرون صحیحین میں آیا ہے کہ حضرت نے فی وقت موت کی  
 فرمایا لعنت کری اللہ یہود و نصاریٰ پر جنہوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو سجد کیا

فی اوس برج میں سی اوس قاصد کو جہانک کرد کیا اوس بچاری کا دل س ٹماٹہ  
 و غلت کرد کیا گبر گیا جب اس کی نظر حلیفہ پر پڑی جو اسیر اسکا ہاتھ تھامے تھا  
 اوس ہی کہا کہ کیا یہ اسدی اسیر نہ کہ انہیں بلکہ خلیفہ اسدی ہے اب دیکھنا چاہی کہ  
 اس تحسین و مانق و زخرفت فی اوس بچاری مسکین کی کیا گت بنائی حکایت  
 ایک شخص بعض دہات قبضہ قلبہ کا رہی والا تھا وہ اتفاقاً قبہ امام احمد بن حسین  
 تک پہنچا اوس فی دیکھا کہ ایک عظیم عمارت ہے اور اوپر سپردی پڑے ہیں اور  
 چراغ روشن ہیں اور ہر طرف بخور ملگ رہے ہیں درنازی پر پہنچ کر کہنے لگا  
 اصیبت بالخیر یا ارحم الراحمین ابن عباس فی آیہ ولا تذرن الھنکم ولا تذرن  
 ودا ولا سواھا ولا یغوث و یعوق و نسل میں کہا ہی کہ یہ نام ہیں قوم نوح علیہ السلام  
 کی لوگوں کی جب وہ لوگ مر گئے شیطان نے اون کی قوم کو وحی کی کہ جس جگہ یہ لوگ  
 بیٹھے تھے تم وہاں کچھ پتھر کھڑی کرو اور اونکا وہی نام رکھو چنانچہ قوم فی ایسا ہی کیا  
 لیکن اون کی پرستش نہ کی یہاں تک کہ جب وہ قوم مر گئی اور اس بات کو وہ بول گئے  
 اور اصل بات کا علم پھیل پون کو نہ رہا تو پھر انکی پوجا ہونے لگی اور بہت سے سلف فی  
 یون کہا ہی کہ بعد اون کی مرنے کی اون کی قبروں کے مجاور بن گئی اہل بت پرستی  
 اسی جگہ سے نکلی ہے قیصر کی باپ رفعا کہتے ہیں کہ عیافت و طرق و طیرہ بہت  
 ہے رواہ احمد باسنہا جیلدینی پرند ہی کو اوڑا کر شکون لینا اور کنکری ڈالنا اور فالی  
 لینا شکر نہی و اخراجہ ابن داود و النسائی و ابن جہان ایضا حدیث ابن عباس میں

مومن مشرک بنجاتا ہی حدیث عائشہ میں آیا ہی کہ ام سلمہ فی حضرت سی ذکر ایک  
 گرجا گھر کا زمین حبشہ میں کیا کہ اوس میں صورتیں تھیں مندرمایا ان لوگوں میں  
 جب کوئی شخص مائیک آدمی مرجاتا تو اوس کی قبر پر مسجد بناتی اور یہ صورتیں بناتی  
 یہ لوگ بدترین خلق ہیں نزدیک اس کی یہ حدیث بخاری میں آئی ہی اس سی یہ  
 معلوم ہوا کہ آرائش کرنا مسجد کا عادت نصاری کی ہی و لہذا اسلام میں تشید  
 و زخرف مساجد ہی منع کیا ہی کیونکہ مشبہ کو حکم مشبہ بہ کا ہوتا ہی مجاہد نے کہا  
 افلا یم اللات والعزى یہ لوگ حاجیوں کی لیے تنگوں کو لے تہو جب مر گئے تو اون کی  
 قبر کی پوجاری بن گئی ہر حافل یہ بات جانتا ہے کہ زیادت آرائش قبور و اہمال  
 ستور چراغ افروزی اور تحلف تحسین کو طہائے غالب جو ام میں تاثیر مستام ہے  
 اس سی تنظیمات و اعتقادات باطلہ پیدا ہوتے ہیں اسی طرح جب انکی نفوس میں  
 کسی شے کی عظمت آجاتی ہے اور وہ متعلق احیاء ہوتی ہے تو عقیدہ باطل  
 پیدا ہوتا ہے اسی سبب سی بہت لوگوں فی اعتقاد النیت و مبعودیت کا حقین  
 بہت سی شخصاص کے کر لیا حکایت ہم فی بعض کتب تاریخ میں دیکھا ہے کہ ایک  
 قاصد کسی بادشاہ کا پاس ایک خلیفہ عباسی کے آیا خلیفہ نے اوس کی ہولناک  
 کرنی میں مبالغہ کیا اعوان خلیفہ اوس کو ایک رتبی سے دوسرے رتبے تک نقل  
 کرتی بیان تک کہ جب وہ اوس مجلس تک پہونچا جو برج کہ خلیفہ کی نشست کا تھا  
 وہ مکان نہایت آراستہ تھا وہاں خلیفہ کی اولاد اور اعیان مملکت بیٹے تھے خلیفہ



کرتا ہے کہ یا اللہ و یا فلان یا علی اللہ و علی فلان کہتا ہے کیونکہ یہ تو عابد و رب کا اور  
 داعی و جہد اکا ہے اور حسین نے یہ کہا کہ مطہرنا بقاء کذا و کچھ یہ نہیں کہتا ہے کہ  
 مجھی اس بچہ پر پانی دیا بلکہ یہ کہتا ہے کہ اس بچہ پر کی فریے سے پانی ملا ان دنوں  
 امرین فرق ظاہر ہی حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے اللہ تعالیٰ کہتا ہے انا غنی  
 الشکاء عن الشک من عمل عملاً اشرك معی فیہ غیری ترکۃ و شراکہ اخراجہ مسلم اور  
 حدیث ابو سعید میں رفعاً آیا ہے کیا خبر نہ دون میں نکو اوس چیز کی جس کا ذکر تم پر سچ  
 و جال سی بھی زیادہ ہے کہا ہاں فرمایا شرک خفی آدمی کھڑا ہو کر آپ کو سنو اڑتا ہے  
 یعنی نماز وغیرہ میں اس لیے کہ کسی شخص کا نظر کرنا دیکھتا ہے رواہ احمد مراد ریاء  
 عمل میں اور ریاء شرک خفی ہے اس کا فتنہ و جال کی فتنے سے زیادہ خوفناک ہی  
 قال تعالیٰ فمن کان یرجو لقاء ربہ فلیعمل عملاً صالحاً ولا یشرك بعبادۃ ربہ احد  
 مراد شرک سی اس جگہ ریاء ہی موجب مجبور یا کہ فعل طاعت الہی ہے شرک بئیر سے  
 اس لیے کہ غیر کی اطلاع اوس فعل پر اسکو محبوب ہے اور اوس کی ثنا و تحسین چاہتا ہے  
 تو یہ جو کام شرک محض ہے اوسکا کیا ذکر ہی ایک یہودی نے آ کر حضرت سے کہا  
 کہ تم یون کہتے ہو ما شاء اللہ و شئت اور کہتی ہو والکعبۃ حضرت نے صحابہ کو حکم دیا کہ یون  
 کہا کریں و رب الکعبۃ اور ما شاء اللہ ثم ما شئت اخراجہ النسائی مکر و سر الفظ نسائی کا  
 ابن عباس سی مرفوعا یون ہے کہ ایک شخص نے کہا اتم ما شاء اللہ و شئت منہ یا  
 اجعلتنی لله ندا قل ما شاء اللہ وحدہ یعنی کیا تو نے مجھکو ہر اللہ کا ٹھیرا یون کہہ کر جوڑا

فرمایا ہی جس فی انتخاب کیا کسی شعبہ کا نجوم ہی اوس فی ایک شعبہ محرک اقتباس کیا رواہ  
ابن داود بسند صحیح اس ہی شرک و حرام ہونا نجوم کا ثابت ہوا ابو ہریرہ کا لفظ فغا  
یہ ہے جس فی کوئی گروہ لگائی پیر اوسین پہونکا اوس نے جادو کیا اوس فی جادو  
کیا وہ شرک ہوا اوس فی کوئی چیز لٹکائی وہ اوس کو سونپا گیا اخراجہ النساء سوید  
ساری کام بیت و شرک ہیں اس لی کہ مظنہ میں تعظیم کے اور اعتقاد فاسد کو جاتی  
ہیں و سہر لفظ ابو ہریرہ کا رفع یہ ہی کہ جو شخص آیا پاس کسی کا ہن یا عراف کی  
اوس نے کفر کیا اوس چیز کا جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اترتی ہے اخراجہ  
اہل السنن والحاکم وقال صحیح علی شرطہما ابو یعلیٰ کا لفظ بسند جدید رفع اوس ہی جو  
آیا پاس کا ہن کی پیر تصدیق کی اوس کی قول کی اوس نے انکار کیا اوس چیز کا  
جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اترتی ہے و اخراجہ حنفی الطبرانی من حدیث  
ابن عباس بسند حسن جس علت فی حکم کفر کو اس شخص کے حق میں واجب کیا ہے وہ  
یہی اعتقاد و شرکت کا ہن و عراف کا ساتھ اللہ کی علم غیب میں ہی حالانکہ اکثر یہ آنا خیر  
اس اعتقاد کی بھی واقع ہوتا ہے و لکن بات یہ ہے کہ جو کوئی ارور و حیرانگاہ کی  
پہتا ہے وہ اوسین جاگرتا ہے اسی طرح حدیث زید بن خالد میں اس عقیدے کو کہ  
ہم کو فلان بخت پر سے پانی ملا ہی کفر فرمایا ہے اور کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ  
سیرا کافر اور کوکب کا مومن ہی دواہ الشیخان بطولہ سوط حکم بالکفر کی اس جگہ سے  
ایہام مشارکت ہی پیر اوس کی کفر کا کیا پوچھنا ہے جو وقت مس ضرر کی یہ فریاد و عسا

ملفوظ خاطر خاطر رہتا تھا ابن عباس فی آیہ فلا تجعلوا لله انداداً مین کہا ہے انداد  
مخفی ترین چال سی چوٹی کی سیاہ پتھر پر رات کی تاریکی مین اور وہ یہ مین کہ مثلاً  
یون کہی واللہ وحیائیک فلاں وحیائی یعنی قسم ہے اسد کی اور تیری جان یا سیر  
جان کی اور یون کہے اگر اس شخص کی کتیا نہ ہوتی تو چور آتا یا اگر گھر مین یہ بطن ہوتی تو  
چور آتا یا یون کہی جو اسد چاہے اور تو چاہے یا یون کہے کہ اگر اسد و فلاں نہ ہوتا تو  
یون ہوتا یہ سب شرک ہی غرض کہ جب اسد کی ساتھ کسی غیر کا ذکر ملایا تو قائل کا  
شرک ہو گیا اس لیے کہ اوس نے گویا غیر کو اسد کا ہمسر ٹھہرایا حدیث ابو ہریرہ  
مین فرمایا ہے لا تقل اطعم ربک وارض ربک ولا یقل احدکم عبدی وامتی  
و یقل فتای و فتاتی و غلامی اسخبرہ البخاری یعنی یون نہ کہہ کہ انبی رب کو کہلایا یا  
رب کو راضی کر اور یہ میل بندہ یا میری لونڈی ہے بلکہ یون کہے کہ یہ میرا چوکرا  
چوکری غلام ہی و جاس نہی کی یہ ہے کہ یہ مخاطبت غلام کی آقا کے ساتھ شاہ  
مخاطبت بندہ کی ساتھ رب کی ہوتی ہے اگرچہ یہ مقصود نہو یہی حکم اون سب لفظ  
کا ہے جن مین اس قسم کی بات چیت ہو جیسے کسی کو خداوند یا غریب پرورد یا ولی نعمت  
یا مالک کہنا اور انہی نسبت بندگی و عبودیت و پرستندگی کا لفظ بون کہ یہ ایک نوع  
شرک کی ہے حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے اسد تعالیٰ کہتا ہے کون بڑا ظالم ہی  
اوس شخص سے جو چلا کہ پیدا کری مثل میری خلق کے ہبلا پیدا تو کرے ایک تورہ  
یا ایک دانہ گیون یا جو کارواہ الشیخان معلوم ہوا کہ تصویر بنانا ایک طرح کا شرک کہتا ہے

السد جا بگیا وہ ہوگا طفیل کہتے ہیں میں فی خواب میں دیکھا کہ میں پاس چند نفر یہود  
 کے آیا ہوں اور میں نے اون سی کہا تم لوگ بتائیں ہو اگر تم یوں نہ کہتے عذرا اب  
 کہا تم ہی بتائیں ہو اگر تم یوں نہ کہتے ماشاء اللہ و شاء محمدؐ پھر میرا گزر چند نفر نصاری  
 پر ہوا میں نے کہا تم اچھے ہو اگر مسیح ابن السد نہ کہتی کہا تم ہی اچھے تھے اگر ماشاء اللہ  
 و شاء محمدؐ نہ کہتی صبح کو یہ ذکر میں فی لوگوں سے کیا پھر اگر حضرت کو خبر دی کہ اتونی  
 کسی اور سے بھی یہ بات ذکر کی ہے میں نے کہا ہاں آپ فی السد کی حمد و ثنا کی اور  
 فرمایا کہ طفیل فی ایک خواب دیکھا ہے اوسکا ذکر تم سے کیا ہوگا اور تم نے اکیا یا  
 کلمہ کہا جو مجھ کو مانع تھا اس سی کہ میں تم کو اوس سی منع کروں سو تم یوں نہ کہو ماشاء  
 و شاء محمدؐ بلکہ یوں کہو ماشاء اللہ و حده رواہ ابن ماجہ حدیث میں اس باب میں بہت آئی  
 ہیں یہ دلیل ہیں اس بات پر کہ شرک کزنائیت میں در میان خدا اور رسول کی یا کسی  
 اور نبی کی بندگان خدا میں سی ایک نوع شرک کی ہے ولہذا اس جگہ اس شرک  
 کو شل شرک یہود و نصاری کے ٹھیرایا کہ وہ السد کا بیٹا ثابت کرتے ہیں اور سبلی  
 روایتوں میں گزر چکا ہے کہ گویا یہ السد کا ہر ٹھیرانا ہے ایک خطیب نے کہا تھا  
 من یطع اللہ و رسولہ فقد رشد و من یعصہما فقد غوی حضرت نے فرمایا الخلیف  
 انت تو برا خطیب خوان ہی کہ تو فی مجھی اور السد کو لفظ یعصہما میں شرک کر دیا یہ روایت  
 صحیح میں آئی ہے حالانکہ یہ مجر و محاورہ عرب تھا نہ شرک مگر منطہ شرک سمجھ کر اس ترکیب  
 عبارت کو بہتر نہ سمجھا بیان تک آپ کو اہتمام غی منطہ و سد ذریعہ انواع شرک کا

فرمایا یہ لفظ یا بعض لفظ کہو کہ میں تم کو شیطان بہکاندی میں محمد ہوں اللہ کا  
 بندہ و رسول ما احب ان ترفعونی فوق منزلتی التی انزلنی اللہ عز وجل رواہ  
 النسائی بسند جید میں نہیں چاہتا کہ تم مجھ کو سیری اوس مرتبے سے ہیں اس  
 نے مجھ کو رکھا ہی بڑا بڑا باجلی جو ولیمین شیعہ میں قطع ذرائع شرک اور مہم ہر  
 حوصل الی الشکر پر آئی ہیں وہ نہایت کثرت میں ہیں اگر میں چاہوں کہ سب  
 حصر کروں تو ایک موائف بسیط درکار ہوگا اس لیے جبنا اس جگہ ذکر کیا ہی ہے  
 بہت ہے اب گوہر پستونکی انفسال پر کلام کیا جاتا ہے

## فصل

یہ بات معلوم رہنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے جو پیغمبروں کو بھیجا اور کتابوں کو اوتارا  
 سو کچھ اس لیے یہ کام نہیں کیا کہ وہ لوگوں کو یہ بات بتا دین کہ اللہ ان کا خالق  
 رازق و مخوہا ہے کیونکہ اس بات کا اقرار تو ہر شرک پیغمبروں کے آنے سے پہلے  
 ہی کرتا تھا و لئن سألنہم عن خلقہم لیقولن اللہ و لئن سألنہم عن خلق السموات  
 و الارض لیقولن خلقہن العزیز العلیم قل من یرزقکم من السماء و الارض امن  
 بملک السبع و الابصار و من یخرج الحی من البیت و ینخرج البیت من الحی و من یدبر الامر  
 فسیقولن اللہ قل افلا تتقون قل لمن الارض و من فیہا ان کنتم تعلمون سیقولن  
 اللہ قل افلا تذکرون قل من رب السموات السبع و رب العرش العظیم سیقولن اللہ  
 قل افلا تتقون قل من بید ملکوت کل شیء و هو یحیر و لا یجار علیہ ان کنتم تعلمون

دوسرا لفظ عائشہ کا رفاہی کہ سب سے زیادہ سخت عذاب دن قیامت کی اولیٰ  
لوگوں کا ہوگا جو اس کی خلق کی طرح بنائی ہیں رواہ الشیخان ابن عباس کا لفظ  
مرفوعاً یہ ہے ہر مصور آگ میں ہوگا اوس کے لیے عوض ہر تصویر کے ایک نفس  
بنایا جائیگا جس سے اوس کو جہنم میں عذاب کریں گی رواہ الشیخان دوسرا لفظ نکاح  
یہ ہے جس نے بنائی کوئی تصویر دنیا میں اوسکو تکلیف دی جائیگی روح پہونکنے کی  
اوس میں اور وہ ہونک نہ سکیگا رواہ الشیخان ابوالہیاج کہتے ہیں مجھے علی مرتضیٰ  
کہا کیا نبی چون میں تجھکو اوس کام پر چہرے پر مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی  
ہیجا بہتامت چہرہ تو کوئی صورت و صورت مگر شادی اوسکو اور نہ کوئی قبر بلند مگر بابہ  
کردی اوس کو یعنی زمین سے رواہ مسلم جو وعید شدیدی حق میں مصورین کے  
ان حدیثوں میں آئی ہے اوس میں غور کرنا چاہیے یہ وعید اس لیے ہے کہ انہوں نے  
وہ کام کیا جو فعل خالق کی مشابہ ہے اگرچہ مقصود اونکا یہ مشابہت نہ معلوم ہو کہ  
مخبر تشبہ ہی حکم شرک و کفر میں ہوتا ہے کہ چہ اعتقاد پر موقوف نہیں ہی پہان کو پہونچا  
کیا ذکر ہے کہ انہوں نے اللہ کی بعض مخلوق کو اللہ کا شریک و مہر و مانند ٹھہرا کر  
اوس ہی استغاثہ کرنا شروع کر دیا ہے اور مانگنا آغاز کیا جو سوا خدا کی دوسرے  
کے ساتھ کرنا اور اوس ہی مانگنا نہ تھا وہ بے بقصد و ارادہ عبد اللہ بن خنیس کہتے  
ہیں میں وفد بنی عامر میں پاس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گیا ہم نے کہا آپ  
سہا ہی سید ہیں فرمایا سید اللہ ہی ہم نے کہا آپ ہماری افضل و عظم ہیں انعام میں

مقرر نہ کرو اور تم جانتے ہو مینی کہ کوئی اوسکا ہر نہیں ہے اور خود یہ شرک جہنم میں  
 اس بات کو جان کر اپنے اندر اسی کہیں گی کہ ہم کھلی گمراہی میں تھے کہ ہم نے تم کو  
 برابر رب العالمین کے ٹھہرایا تھا و لہذا اللہ نے فرمایا کہ اکثر ایمان لانیوالی اللہ  
 پر شرک ہیں مینی باوجود ایمان کی شرک کی کام کرتے ہیں شرک میں تھو کہ یہ انداد ہمارے  
 شفع ہیں نزدیک خدا کی اور اپنے ملیہ میں کہتے تھے لبیک لا شریک لک لا شریک  
 ہوا لک ملکہ و ماملک حب یہ بات بخوبی ٹھہر گئی تو اب ہمیں کچھ شک باقی نہیں رہا  
 کہ جو شخص کے مردی یا زندگی کی حق میں یہ اعتقاد کرے کہ وہ نفع دے سکتا یا نقصان  
 پہنچا سکتا ہے بطور استقلال یا ہمراہ اللہ کی پہراوس کو پکاری یا اوس کی طرف  
 متوجہ ہو یا کسی ایسے کام میں اوس ہی استغاثہ کری جسکا مقدور مخلوق کو نہیں ہے  
 تو اوس شخص نے نہ اخلاص توحید نہ کیا اور نہ تنہا اللہ کا عابد ہوا اس لیے کہ نہ  
 کرنا و اسطی طلب وصول خیر یا دفع ضرر کے ایک نوع ہے انواع عبادت سی اور  
 اس میں کچھ فرق نہیں ہے کہ جسکو یہ پکارتا ہے سوا اللہ کی یا ہمراہ اللہ کی وہ پتہ ہو  
 یا و خرت ہو یا فرشتہ یا شیطان جس طرح کہ اہل جاہلیت کرتے تھے یا کوئے  
 انسان مرد ہو یا زندہ جیے پر شہید جس طرح کہ اب بہت سی مسلمان کرتے ہیں اس  
 بات کو ہر عالم جانتا ہی اور اسکا مقرر ہے کہ ملت ایک ہے اور پوچنا غیر اللہ کا اور  
 شرک کرنا غیر کا ساتھ اللہ کی جس طرح کہ حق میں حیوان کے ہوتا ہے اسی طرح  
 جاد کی لیے ہوتا ہی اور جس طرح کہ جی کی لیے ہوتا ہے اسی طرح و اسطی میت کی ہوتا ہے

سبیقون لله قل فانی تتحرون اسی جگہ سے جو کچھ قرآن پاک میں بحق خالق  
خلق مخاطبت کفار میں آیا ہے وہ معنون باستفہام تقریر ہے جیسے هل من خالق  
غیر الله فی الله شک فاطر السموات والارض اغیر الله اتخذوا یا فاطر السموات والارض  
ارونی ما ذا خلق الذین من دونہ بلکہ اللہ تعالیٰ فی جواب نے پیغمبرؐ کو  
بھیجا اور اپنی کتاب میں اوتارین وہ واسطی اخلاص توحید اور افراخند ابالعبادۃ  
اوتارین جس طرح فرمایا یا قوم اعبدوا الله ما لکم من الدغیرۃ الا تعبدوا الا الله  
ان اعبدوا الله واتقوا والطیعیان قالوا اجئتنا لعبد الله وحده و نذر ما کان  
یعبدا اباءنا ان اعبدوا الله ما لکم من الدغیرۃ وایا ی فاعبدون سو اخلاص توحید  
کا یون ہی ہوتا ہے کہ ساری دعا و نداء و استغاثہ و رجاء و استجلاب نفع و استدفاع  
شر اللہ کی لیے ہو اور اللہ سے ہونہ غیر کے لیے اور نہ غیر سے یعنی اللہ کی ہمت  
کسی کو نہ بچا رہی لہ دعوة الحق والذین یدعون من دونه لا یستجیبون لھم  
بشی وحلی اللہ فلینق کل المتق کلون و علی اللہ فق کلوا ان کنتم مومنین اور یہ بات مقرر  
ہے کہ جن مشرکوں کی طرف اللہ نے خاتم الرسل کو بھیجا تھا او نکاح شرک سے تہا کوڑ  
اپنے اندا کو نافع و ضار و مقرب الی اللہ و اپنا شفیع نزدیک خدا کی اعتقاد کرتی  
تھے باوجودیکہ اس بات کی معترف تھی کہ خالق اولن اندا کا اور خالق و وارث  
و رازق و معی و ممیت انکا اللہ تعالیٰ ہی اور ہم جو ان کی عبادت کرتے ہیں اسی لیے  
کہ وہ ہماری رسائی اللہ تک کرادین اللہ نے فرمایا تم اللہ کے لیے اندا یعنی ہر



وہ بیوقوف ہے لائق خطاب اہل علم کی نہیں ہے حالانکہ ہر عالم اس بات کو جانتا  
 ہی کہ عبادت کفار کی واسطی اصنام و اوثان کے ہی تھی کہ وہ باعقاد نفع و ضرر  
 اوں کی تعظیم کرتے تھے اور وقت حاجت کی اوں سے فریادری چاہتے تھے  
 اور بعض حالات میں ایک حدیث کا اوں کی نذر و نیاز میں خرچ کرتے تھے یہی  
 سب کام ان گور پرستوں ہی حق میں گور کی واقعہ ہوتے ہیں یہ گور خان گور وئی  
 وہاں تک تعظیم کرتے ہیں اور آنا اوب بجا لاتی ہیں جو نچا ہے مگر اسد کو بلکہ اکثر یہ  
 ہوتا ہے کہ اگر کوئی عاصی کے ایسی شدہ کی پاس ہوتا ہے جبکہ معتقد ہے تو  
 تجلیل عقوبت سی وہاں معصیت نہیں کرتا کہ مبادا وہ سیت کچھ نقصان اوس کو  
 پہنچادی اور اگر وہ اسد کی حرم یا کسی مسجد میں یا قریب مسجد کی ہو تو کبھی وس گناہ  
 کو ترک نہ کری بلکہ بعض غالی اسد کی قسم تو جہوئی کہا لیں مگر اوس سیت معتقد فیہ  
 کی ہرگز قسم نہ لیں اور اگر ان کی ضماں شرک نظام میں اعتقاد نفع و ضرر کا سبب  
 اوس سیت غیب فری نہ ہوتا تو کوئی بے انہیں کے مردی زندگی کو وقت مقصد  
 استغلاب نفع یا استدفاع ضرر کے یوں نہ پکارتا کہ ای فلان میرے لیے یہ کام  
 اور وہ کام کر دی اور علی اللہ و علیا یا انا باللہ و بک نہ کہتا رہا بقرب ساتھ موت  
 کی رواند و علی القبورین نظر کرنا چاہیے کہ اکثر محلات و قببات و بلاد و دہات  
 میں یہ بات جاری ہی اور اگر کوئی اس گور پرست پر پرست سے کہے کہ کچھ  
 مال اپنا اسد کی لپی صرف کر تو وہ ہرگز نہ کرے گا اور اسکا دل اس کام کی لیے نہ ہڑے گا

اب جو شخص یہ زعم کری کہ ان دونوں سکولن میں فرق ہے ایک کا اعتقاد حق میں  
ایک دشمن کے تہاکہ و ذافع و ضار ہی اور جو بات اللہ کے پس کی نہیں ہے وہ  
اوس کی پس میں ہے اور اسکا اعتقاد حق میں زندہ پیر یا مردہ پیر کے ہوتا یا  
شخص سخت غلطی واضح میں گرفتار ہے اور اپنے نفس پر جبل کشیر کا معترف ہے  
کیونکہ شرک یہی بکارنا ہے غیر اللہ کا اون اشیا میں جو خاص ہیں ساتھ اللہ  
اور اعتقاد کرتا ہی قدرت کا حق میں غیر اللہ کی جس کی اوس کو قدرت نہیں ہے  
اور تقرب کرنا ہے طرف غیر اللہ کی ایسی چیز کے ساتھ کہ اوس سے سوال اللہ کے  
اسی کی طرف تقرب نہیں کیا جاتا ہے مشرکوں نے غیر اللہ کا نام صنم و تن آلہ  
کہا تھا انہوں نے اوس پر یہ زانی کی کہ ولی و قبر و شہد و پیر و شہید و امام و امام زادہ  
نام رکھا جس طرح کہ بہت سے جہوئے مسلمان یہی نام لیتے ہیں سو مجر و تسمیہ سے  
کچھ فرق ثابت نہیں ہوتا بلکہ دونوں کا ایک ہی حکم ہے جبکہ اعتقاد اس کا حق یا  
ولی و قبر کے مثل اون کے اعتقاد کی حق میں صنم و ولی کے ٹیڑھ کیونکہ شرک کچھ  
اسی مجر و اطلاق بعض اسماء کا بعض سمیات پر نہیں ہے بلکہ شرک تو اسکا نام  
ہے کہ جو کام اللہ تعالیٰ کے ساتھ بالخصوص کرنا چاہیے وہ کام ساتھ غیر اللہ کے  
کیا جائی کوئی سا کام ہی ہو خواہ اوس غیر پر وہ لفظ بولا جائی جو جاہلیت میں  
اطلاق کیا جاتا تھا یا کوئی اور نام استعمال میں لایا جائی اس لیے کہ نام کا کچھ  
اعتبار کبھی نہیں ہوتا ہے اور جو شخص اس بات کو نہیں پہچانتا ہے وہ سخت جاہل

ساتھ عمل صالح کی پہاوس شخص کو جو نیچے طبقات زمین کے جا پڑا ہے رشوت  
 دینے میں کیا فائدہ ہے یہ کام تو وہی شخص کر گیا جو معتقد تاثیر کا استقلال یافتہ  
 ہوگا انسان جو دعویٰ باطل عاقل اپنی زبان سے کرتا ہے اوس کی تکذیب  
 کے لیے کوئی گواہ شہادت افعال جوارح سے بڑھ کر عادل نہیں ہے بلکہ جس کا  
 عقیدہ ہی کہ اوس نے مجھ تو تسل کیا ہے اور وہ کسی مردے معتقد فیہ کو اپنی زبان  
 سے یا فلان کہلی پکارتا ہے تو خود اپنی جان پر دروغ گوہی اور جو کوئی اس بات  
 کا انکار کری کہ وہ اموات کو نہیں پکارتا ہے اور اوں سے استقلال استفادہ  
 نہیں کرتا ہی تو ہمیں تبادی کہ یہ جو اقطار نیلہ میں کہتے ہیں کہ یا ابن الجحیل یا زلمی  
 یا علوان یا فلان و یا فلان اس کی کیا منہ ہیں کون منکر و شک اسکا انکار کر سکتا  
 ہے اور اوس میں شک لاسکتا ہی اور جو دیار سوا میں کہتے ہیں اوس میں یہ کام اور  
 بھی زیادہ اعم و اطم ہے وہ کون گاؤں ہے جہاں کوئی مردہ نہیں ہے کہ جسکی  
 معتقد و بان کی لوگ نہوں اور اوسکو پکارتی نہوں بلکہ ہر شہر میں ایک جماعت ہے  
 یہاں تک کہ خود حرم خدامین یا ابن عباس یا محبوب پکارتی ہیں بہر کسی اور کسب  
 کی نسبت کیا گمان ہے اہلبیس اور اوس کی لشکر نے غالب اہل ملت اسلامیہ  
 کے ساتھ تطف کر کے اوں کی پانوں اسلام سی تفرزل کر دیے فانا سد وانا  
 الیہ راجعون وہ لوگ کہاں گئے جو اس آیت کے معنی مجہدین ان الذین تدعون  
 من دون اللہ عبادا مثلاً کہم ولا تدعوا مع اللہ احد اللہ دعوا الحق والذین یدعون

یا مرموعم ہی اس کو ہر عارف احوال مقتدین مقبور و مریدین احیاء جانتا پہچانتا ہی  
کوئی یہ کہے کہ یہ گور پرست پیر پرست اللہ ہی کو نافع و ضار جانتے ہیں اور  
خیر و شر کا اسی کی ہاتھ میں ہونا اعتقاد کرتے ہیں انکا استغاثہ ساتھ موت  
کی فقط اس مقصد سے ہے کہ جو چیز یہ اللہ سے مانگتے ہیں وہ اس ذریعہ ہی ملجای  
سو اس کا جواب یہ ہی کہ اہل جاہلیت بھی اسی حال پر تھے وہ بھی ہی کہتی تھے  
کہ فائدہ و نقصان و نیک و بد اللہ ہی کی ہاتھ میں ہے اور ہم انسان ضنام  
کو صرف اسی لیے پوجا ہی اور اون کی اتنی آؤ بگت کی ہے کہ یہ ہم کو اللہ تک  
پہنچا دین اور اوس ہی نزدیک کر دین چنانچہ یہ بات اللہ فی کتاب عزیز میں  
اہل جاہلیت سے حکایت فرمائی ہے ہر جس شخص کو کسی سیت کی تعظیم کا وہ اعتقاد  
ہے جو حق میں کسی مخلوق کی جائز نہیں ہے اور اس اعتقاد پر وہ تقریب و موت  
کا ذبح و فذور سے چاہتا ہے اور وقت حاجت کی اون کی ساتھ استغاثہ  
کرتا ہے مہذا اوس کو یہ زعم ہے کہ اوس ہی سوا ہی تاجر و توسل کے اور کچھ واقع  
نہیں ہوا ہے تو وہ اپنے اس دعویٰ تاجر و توسل میں کاذب ہے کیونکہ اگر وہ ایسا  
متوسل ہوتا جو توسل کہ جائز ہے اور ذکر او نکاہو چکا تو اوس سے ہرگز یہ کام نہ  
ہوتا اس لیے کہ جس کی ساتھ یہ توسل کرتا ہی وہ کچھ محتاج رشوت یا نذر یا ذبح  
یا تعظیم و اعتقاد کا نہیں ہی کیونکہ اصل مدعو و مسبب اللہ تعالیٰ ہے اور جس کی ساتھ  
یہ توسل کیا گیا ہی اوس کو کچھ تاثیر اس کام میں نہیں ہے بلکہ وہ بمنزلہ توسل کرکے

خبیطی ہے اسی طرح اگر تو نذر و خراسد کی کرتا ہے تو پھر یہ کام مودی کی سی کیوں  
 کرتا ہی اور وہ نذر و خراس کی قبر پر کس لیے لیجا تا ہے فقیر و ن کا دنیا اگر منتظر  
 ہے تو ہر بقعہ میں بقاع ارض سی روی زمین پر سیکڑوں فقیر موجود ہیں تو فی جو  
 عاقل ہو کر یہ کام کیا ہے تو بے کسی مطلب یا مقصد و عرض کے نہ کیا ہوگا ورنہ تو  
 دیوانہ و سٹری ٹھیر گیا اور مرفوع القلم ہوگا اور ہم اس دعویٰ جنون پر حیب ہی  
 تیری ساتھ موافقت کریں گی کہ جب یہ افعال و اقوال تجھے کسی اور حجب میں ہے  
 اسی طرز افعال مجاہدین پر سو اسی ان قبور کے واقع ہوں گی اور اگر تو ان کا منہ کو  
 عاقلانہ طور پر کرتا ہے تو تو خود اس دعویٰ جنون میں اپنے نفس پر چوہ ٹٹہ بولتا ہی  
 خصوصاً اس فعل میں تاکر وہ بات جو عباد و اشرار کو لازم آتی ہے وہ سمجھو لازم نہ آتی  
 کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کتاب عزیز میں اون سے یہ حکایت کی ہے وجعلی اللہ عا  
 ذرأ من الحنث والافتام نصیباً فقالوا ہذا للہ بنعمہم و ہذا للشرکاء فقال  
 ویجعلون لما لا یعلمون نصیباً مما رزقناہم تالہ لتسألن عما کنتم تفترون کوئی نہ  
 کہے کہ شرکین کلہ توحید کی قائل و مقرر نہ تھے اور یہ گور پرست پیر پرست مقررین  
 جواب اسکایہ ہے کہ اگرچہ انہوں نے اس کلمی کو اپنی زبان سے کہا ہی مگر انکی اقوال  
 خلاف اس کلمی کے ہیں کیونکہ جس نے مروت ہی استغاثہ کیا یا اون سے ایسی چیز  
 مانگی جس پر اللہ کی اور کسی قدرت نہیں ہے یا اون کی تعظیم کی یا کچھ حصہ اپنی  
 مال کا اونکی قبر پر چڑھایا یا اون کی لیے کوئی جانور ذبح کیا تو گویا اس نے اون کو

من دونہ لا یستجیبون لہو شیء ہکو تو اسدیاک فی قرآن میں یہ خبر دی ہی کہ  
 دعا عبادت ہے ادعو فی استجب لکمران الذین یتکبرون عن عبادت  
 سیدخلون جہنم داخرین اور حضرت نے حدیث نعمان بن بشیر میں یوں فرمایا  
 ان الدعاء هو العبادة اور ایک روایت میں منخ العبادة فرما کر آئیے مذکورہ ٹپ ہے  
 رواہ ابو داود والترمذی وقال حسن صحیح والنسائی وابن ماجہ والحاکم  
 واحد وابن ابی شیبہ

## فصل

نحر کرنا و اسطی مزدون کی عبادت ہے اموات فی اسطی اسطی ایک حصہ مال کا  
 اون کی نذر کرنا اور اون کی تعظیم تکریم بجا لانا عبادت ہے کیونکہ نیک نیتی ہے  
 و ضحیہ و اخراج صدقہ مال و خضوع و عاجزی و خاک رسی کرنا عبادت خدا  
 عزوجل ہی بلا خلاف اور حکموں پر رحم ہو کہ ان دونوں امر میں کچھ فرق ہے تو وہ  
 مہربانی کر کے ہکو تبادی اور جو شخص یہ بات کہے کہ میرا مقصود اس دعا و نحر و نذر  
 سے کچھ عبادت اہل قبور کی نہیں ہے تو اس سے کہنا چاہیے کہ یہ یہ کام کس لیے  
 کیا ہی اور اسکا مقصد کون ہی تیرا کچا نامزدے کو وقت نازل ہونے کسی باب  
 آخر کسی چیز کی سب سے ہے جو تیری دل میں ہے اور وہ تیری زبان ہی نکلتی ہے  
 اور اگر یہ بات نہیں ہے بلکہ جس وقت کوئی حاجت پیش آتی ہے تو تو مزدون کو یا  
 کر کے اون کو یہ یہ بتایا ہے تو اس صورت میں تیری عقل ماری گئی ہے تو پاگل

حتی یقول لا الہ الا اللہ ویقیموا الصلوٰۃ ویؤتی الزکوٰۃ ویحیی البیت ویصوموا رمضان  
مین مذکور ہیں اسی طرح جس فی یہ کلمہ بطور شہادت اسلام کی کہا اور اوپر ایسا وقت نہ گذرا  
کہ کوئی شے ارکان اسلام ہی اوس وقت میں واجب ہوئی تو واجب یہ ہے ہی  
کہ حل کا اسلام پر کرن اور اسکی اقرار زبانی پر عامل ہوں جس طرح کہ اوس  
شخص نے اسامہ بن زید کو یہ کلمہ کہہ کر اپنے اسلام کی خبر دی تھی راہہ شخص جس نے  
تکلم ساتھ اس کلمی کے کیا اور خلاف توحید کی افعال بجایا جس طرح کہ ان گوریتوں کا  
تہ تھا وہی تو پہر کچھ شک نہیں کہ اوس کی حال سے خلاف حکایت زبان و اقرار  
توحید کی ظاہر ہوا اگر محبر و تکلم کا یہ توحید موجب دخول کو اسلام میں اور خروج کو کفر سے  
ہو تا خواہ تکلم موافق توحید کے کام کری یا خلاف اوس کی تو یہ کہنا لا الہ الا اللہ کا  
ہو و کو بھی نفع کرتا باوجود اس قول کی کہ عزیر و سیح ابنای خدا ہیں اور منافقین  
کے بھی کام آتا حالانکہ وہ کذب دین ہیں اور منہ سے وہ بات کہتے ہیں جو  
اون کی دلوں میں نہیں ہے کیونکہ یہ تمیز نہ کروہ تکلم کا یہ توحید ہیں بلکہ کہنا اس  
کلمی کا کچھ بکار آندہ خارج بھی ہوا حالانکہ وہ سب لوگوں میں اکمل التوحید ہیں  
اور سب ہی زیادہ عبادت کرتے ہیں ہذا کلاب مار ہیں اور حضرت صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم نے ہم کو حکم دیا ہے کہ ہم اون کو قتل کریں حالانکہ وہ نہ مشرک ہیں اور نہ  
خلاف حسنی لا الہ الا اللہ کرتے ہیں بلکہ بڑی موحّد مخلص ہیں یہ حال باغین زکوٰۃ  
کا ہے کہ موحّد غیر مشرک ہیں و لکن اونہوں نے انکے رکن کو ارکان اسلام ہی ترک کر دیا

منزلہ آئمہ شریکین کی شہرہ کیا کہ جو کام وہ اپنی مہودین کی ساتھ کرتی تھے وہی کام اس فی مردون کی ساتھ کیا تو اس صورت میں یہ شخص معتقد معنی لا الہ الا اللہ علیہ اور اس کی کلمی پر عمل کیا بلکہ اعتقاداً و عملاً مخالف کلمی کا ہو گیا تو اب وہ لا الہ الا اللہ کہنے میں اپنی جان پر جہو نہ باندھتا ہے اس فی تو ایک اور مہود سوا اللہ کے اپنے لیے مقرر کر لیا اور اس بات کا معتقد ہوا کہ وہ مہود اور سکافانفع و ضار ہی و لہذا وقت سختی کے اسی کو بچا رہا ہے اور وقت حاجت کی اسی ہی فریاد سی جا رہا ہے اور اسی کی سامنے گڑ گڑاتا ہے اور اس کی تعظیم کرتا ہے اور اس کی لپی جانور حلال کرتا ہی اور نفاس لہوال سے اس کا تقرب حاصل کرنا چاہتا ہے سوزنا کلمہ کہنا بدون عمل کرنی کی موافق منہ کلمی کے کہ چاہے سلام کو ثابت نہیں کرتا ہے فرض کرو کہ اگر ایک شخص جاہلیت کا اس کلمی کو کہے پھر اپنے بت پر عاکف ہو مجاور بنکر اس کی پوجا کرے تو ہرگز وہ مسلمان نہ ہو گا کوئی کہے کہ حدیث طویل عبد اللہ بن عبد میں حضرت فی قتل منافقین سے منع کیا ہے رواہ احمد والشافعی اور حدیث ابو سعید خدری میں خالکہ کو قتل منافق سے روک دیا تھا اور اسامہ سی کہا تھا کہ کیا تو فی اس کا دل چیر کر دیکھ لیا تھا جو بعد کلمہ کہنے کی اس کو مار ڈالا رواہ الشیخان سو اس میں کچھ شک نہیں ہے کہ جس فی لا الہ الا اللہ کہا اور اس کی افعال سے کوئی بات خلاف معنی توحید کی ظاہر نہیں ہوئی تو وہ مسلمان ہی اور اس کا خون و مال محفوظ رہے گا جب تک کہ وہ اولن ارکان اسلام کو بجا لایا کر گیا جو حدیث امرت ان اقل الناس



زندہ پیر کی ساتھ یہ کام یا مثل ان کی اور کام کر تا ہوا اس ہی یہ بات کہہ دیجئے  
 کہ توجو یہ کام کر تا ہی یہ وہ ہے شرک ہی جو اہل جاہلیت کا شرک تھا بلکہ کچھ پوس  
 برہنہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو اسی شرک کے دہانی اور مٹانی کی لیے  
 بھیجا ہی اور اپنی کتاب میں اس کی مذمت اور اس کی اور اپنے پیغمبروں سے  
 لیا ہی کہ وہ اس کی بندوں کو یہ بات پہنچا دیں کہ وہ مومن نہ بنیں گے جب تک  
 کہ توحید میں مخلص نہ ہوں گی اور نرسے اللہ کی عبادت نکرین گی چہر جب وہ لوگ  
 اس کو بی شک و شبہ خوب طرح پر جان لیں معذات اپنے طغیان و کفر با رحمن پر  
 جسے رہیں تو پہر عالم پر یہ واجب ہی کہ اول سے یہ بات کہہ دی کہ اگر وہ اس غرابت  
 و ضلالت سے باز نہ رہیں گی اور جو چیز رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لائی  
 ہیں اس کی طرف عود و رجوع نکرین گی تو اونکا خون و مال حلال و مباح ہو جائے گا  
 اس پر اگر وہ رجوع لی آئی تو نہیا ورنہ پر سیف حکم عدل ہی جس طرح کہ کتاب میں  
 وسنت سید المرسلین ساتھ اس کی حق میں ان کی اخوان شہکین کی ناطق ہے  
 کوئی یہ کہے کہ حدیث صحیح میں آیا ہے کہ لوگ دن قیامت کی آدم علیہ السلام کے  
 پاس آکر دعا و استغاثہ کرین گی پہر پاس نوح و ابراہیم و موسے و عیسیٰ اور انحضرت  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاس اور ساری بنیاد کی نزدیک جائیں گے توجواب  
 اسکا یہ ہے کہ اہل محشر ان پیغمبروں کی پاس جا کر یہ درخواست کرین گی کہ تم ہمارے  
 سفارش پاس اللہ کی کرو اور فضل حساب اور راحت موقف کی لیے دعا مانگو

اور صحابہ نبی اؤن کی قتال پر اجماع کیا بلکہ خود دلیل صحیح متواتر اس پر دلالت کرتی ہو  
 و دلیل یہ ہے امرت ان اقاتل الناس الحدیث تو مارک ان امور چچگانہ کا نہ معصوم الم  
 ہی اور نہ معصوم المال ان ہی بظہر و شہخص ہے جو کہ مارک توحید ہے اور اسکی  
 افعال مخالف معنی کلمہ طیبہ میں کوئی سیکے کہ یہ گور پرست پیر پرست اپنے اعتقاد  
 کو حق میں اموات و احیاء کی شرک نہیں جانتے مہین اگر ان میں کسی کو تلوار پر رکھا جا  
 تب بھی وہ اس بات کا ہرگز اقرار نہ کرے گا کہ میں شرک باسد ہوں یا شرک کا کام کرتا  
 ہوں بلکہ اگر اس کو ذرا ہی معلوم ہو جائی کہ یہ کام شرک ہے تو کبھی اس کو نکر ہی  
 اسکا جواب یہ ہی کہ بات یہی ہے جو اس جگہ کہی گئی مکن مخفی نہ ہے کہ اسباب  
 روت میں یہ بات مقرر ہو چکی ہے کہ ثبوت شرک کی لیے علم و کار نہیں ہے شخص  
 کفر کا کام یا کلام کر گیا وہ کافر ہو جائیگا اس کو معنی اپنے لفظ کی معلوم ہوں یا نہوں  
 بالکلہ جس شخص کو ان اقوال و افعال پر جو گور پرست پیر پرست کرتے ہیں اور جن  
 باتوں کی اموات کی حق میں متعہد ہیں اطلاع ہو اوپر و حسب ہے کہ حجت شرعیہ  
 کو اؤن تک پہنچا دی اور حیل امر کا اللہ نے حکم کیا ہے وہ سامنے اؤن کی بیان  
 کر دی کیونکہ اللہ فی قرآن عظیم میں علامہ سے یہ عہد لیا ہے کہ وہ اللہ کی حکم کو کوہ  
 سنا دین پوشتیدہ نہ کہیں تو اب جو شخص وقت حاجات کی داعی اموات ہو او  
 وقت حلول مصیبات کی اؤن کی ساتھ استغاثہ کرتا ہو اور نذر و نیاز ماننا ہو  
 اور انکی لیے جانور فوج کرتا ہو اور جنہ کی سی تعظیم و محبت سے پیش آتا ہو یا سی

جبکہ وہ قرآن میں فرمایا ہے حاصل کلام یہ ہوا کہ طلب کرنا حوائج کا زندگی سے  
جائز ہے جبکہ اون کو اس پر قدرت حاصل ہو جیسی دعا چاہنا کہ یہ استمداد ہر مسلمان  
سے جائز بلکہ حسن ہے اسی طرح شفاعت چاہنا اہل شفاعت سے جن کی  
حق میں شفعہ فی شفعہ ہونا کہا ہے مگر اس کے ساتھ یہ بھی معلوم رکھنا چاہیے  
کہ دعا دعا کی نفع نہیں کرتی ہے مگر اس کی اذن سے نبی اوس کی ارادہ و مشیت  
کے کو نہیں ہوتا یہ حال شفاعت شفعہ کا ہے کہ وہ سب نبی اذن خدا کی نہوگی  
جس طرح کہ یہ قید قرآن پاک میں آئی ہے یہ یقید ہے مطلق کی اس کے کسی  
حال میں عدول کرنا نہیں ہوتا ہے

## فصل

ایک شبہ باطلہ جو معتقد اموات اپنی صفائی کے لیے پیش کرتے ہیں کہ ہم  
شکر نہیں ہیں کہ ان ہم اور کہ ان جاہلیت والی وہ یہ ہے کہ ہم معتقد اولیاء و  
صلیاء ہیں اور اہل جاہلیت معتقد اوثان و شیاطین تھے سو یہ شبہ ناتوان اپنے  
صاحب پر نذاہل کر رہے کیونکہ جو لوگ معتقد عیسیٰ علیہ السلام کی تھے اس نے ان کو  
معدور نہ رکھا حالانکہ عیسیٰ علیہ السلام نبی تھے نہ وشن اور نہ اور کو یہ ہر مضاری کو  
خطاب کیا اور فرمایا یا اهل الكتاب لا تغلوا فی دینکم ولا تقولوا لعلی اللہ الا الحق انما  
المسیح عیسیٰ بن مریم رسول اللہ وکلمتہ القہما الی المریم وروحہ فاما اللہ ورسولہ وروحہ کو کہتے ہو  
پوچتے تھے اون کی حق میں یہ فرمایا دیوم بخیر ہم جمیعاً ثم نقول للملائکة ہولاء

یہ بات جائز ہی اس میں فقط طلب کرنا شفاعت کا اور دعا کرنا واسطی شفاعت  
 مازون فیہا کی ہے نہ اور کچھ صحابہ حضرت سے حضرت کی حیات میں طلب دعا  
 کرتی تھے چنانچہ حدیث میں آیا ہے کہ جب حضرت فی فرمایا کہ ستر ہزار آدمی میری  
 امت کی بلا حساب بہشت میں جائیں گی تو ایک شخص نے کہا ادع اللہ ان یجعلی منہم  
 آپ فی قبول کیا پہر ایک دوسری شخص نے یہی سوال کیا فرمایا سبقک بھاعکاشۃ  
 اور ام سلمہ نے کہا تھا یا رسول اللہ خادماک ان ادع اللہ لہ اور ایک عورت بیوش  
 ہو جاتی تھی اوس نے عرض کیا تھا ادع اللہ لی پہر آخر کو یہ سوال کیا کہ یہ دعا کرو  
 کہ میں وقت صبح کے برہنہ بی ستر ہوا کروں چنانچہ آپ فی دعا کی اور ایک  
 جماعت صحابہ کو ارشاد کیا تھا کہ تم جب اوس قرنی کو پاؤ تو واؤن ہی دعا طلب کرو  
 اور دعای مومن کو واسطی برابر مومن کی پس پشت مؤثر بتایا ہے یہاں تک کہ  
 جب عمر واسطی عمری کے نکلے تو خود واؤن سے دعا طلب کی اور فرمایا لا تنسانی یا شیخ  
 من دعاک سوا کر کوئی شخص کسی نیک مرد کے پاس آکر یہ کہے کہ تم میری بی دعا  
 کرو تو یہ بات اوس طرح کی نہیں ہے جو گورپست کیا کرتے ہیں بلکہ یہ کام ایک  
 سنت حسنہ و شریعت ثابتہ ہے مکن ساتھ زند سے کی نہ مروی کی یہ حال  
 طلب شفاعت کا ہے اوس شخص سے جبکہ اہل شفاعت ہونا شریعت مطہرہ ہی  
 ثابت ہے جیسے انبیاء علیہم السلام ولما دعا اللہ تعالیٰ دن قیامت کی انبی رسول  
 مقبول سے ارشاد فرمایا کما سل تعطہ واشفع تشفع اسی جگہ کا نام مقام محمود

اس شعر میں ہر بلاذغنی پشت پناہ کی سو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جو  
اللہ کی بندی و رسول ہیں نفی کی ہے اور ذکر رب خود و رب رسول سے  
غفلت اختیار کی انا اللہ یہ باب بہت وسیع ہی شیطان نے ایک جماعت اہل اسلام  
کی ساتھ اس طرح کا تلاعب بیان تک کیا کہ غیر انبیاء کو جسے اسی طرح پر خطاب  
کرنے لگی اور بہت سے ابواب شرک میں داخل ہو گئے چنانچہ شاعر نے  
ابن الجہیل کو خطاب کیا ہے ۵

هات لي منك يا ابن موسى اغاثة عاحلاً في سيرة هاشم  
یہ نزادہ استغاثہ ہی کہ جو سو اللہ کی کسی میت کے ساتھ درست نہیں میت  
بھی کون جو سالہا سال سی نیچی اطباق تیری کی جا چکا ہے غالب ظن یہ ہے کہ  
یہ دونوں شعر شاعری بسبب غفلت و عدم تيقظ کے صادر ہوئے ہیں اور ان کا کوئی  
مقصد اس ہی نہیں ہے مگر یہی عظیم جانب نبوت و ولایت کی اگر کوئی اذکو اس  
غفلت پر آگاہ کر دیتا تو وہ ضرور متنبہ ہو کر رجوع کرتے اور اپنی خطا کی مقرر ہوتے یہ  
غفلت و بی ادبی اکثر اہل علم و ادب و فطنت کو عارض ہوتی ہے ہم نے یہاں  
بہت سنا اور دیکھا ہی شعراء صوفیہ کی کلام میں ہے اس طرح کی شیطیات و  
طامات بہت ملتی ہیں سو جو شخص اس جنس کے کام یا کلام پر واقف ہو اور قائل  
فاعل او سکا زندہ ہو تو واجب ہے کہ او کو مذکور حج شرعیہ بیدار و ہوشیار کر دی  
اگر رجوع کری بہتر و نہ حکم و ہے ہی جو پہلے ذکر ہو چکا اور اگر یہ قائل فاعل زیرین

وایاکم کانوا یعبدون قالوا سبحانک انت ولینا من دونهم اور آمین کچھ شک نہیں ہے  
 کہ عیسیٰ و ملائکہ علیہم السلام ان اولیاء و صالحین سے افضل ہیں یہ گور پرست  
 پیر پرست تو حق میں ان اولیاء و صلحا کی اعتقاد رکھتے اور غلو کرتے ہیں اور  
 وہاں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی باوجودیکہ اگر مخلق علی اللہ و سید ولد آدم  
 ہیں اپنی امت کو اپنی حق میں غلو کرنے سے منع فرمایا ہے کہ جس طرح خضاری فی  
 حق میں عیسیٰ علیہ السلام کی غلو کیا ہے ویسا تم میرے حق میں نہ کرو میں تو عیسیٰ اللہ کا  
 بندہ و رسول ہوں پس بس سوان گور پرستوں پیر پرستوں نے نہ رسول صلکم کا  
 کہنا مانا اور نہ اللہ کا کہنا اور کچھ خیال ان آیتوں پر نہ کیا لیس لك من الامر شیء  
 وما ادراك ما یوم الدین ثم ما ادراك ما یوم الدین یوم لا تملك نفس لنفس شیئا  
 والامری مئذ للہ اور حضرت سے حکایت کیا کہ وہ اپنی نفس کی مالک نفع و ضرر  
 نہیں ہیں اور نہ حضرت کی بات سنی کہ اپنے قرابت والوں سے کیا کہا تھا ایک ایک  
 مرد و زن کو نام بنام پکار کر فرمایا تھا یا فلان لا اغنی عنک من اللہ شیئا اور یا فلانة  
 لا اغنی عنک من اللہ شیئا اس خطاب میں فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی داخل تھیں  
 جو کہ خاص جگر گوشہ نبوت ہیں اب ذرا اوس غلو سے عنہ اور مخالف قرآن و حدیث  
 کو دیکھنا چاہیے جس میں اس امت کی اکثر لوگ گرفتار ہو گئے جس طرح کہ صاحب  
 قصیدہ بردہ فی کہا ہی ہے

کرتی ہے اور عوام سے اونکا مال حاصل کرتی ہی یہ جیگر ہی اونکا کتبہ معاش ہے  
 مرگٹے کے گدہ مین جن دام گور کمار ہے مردار مین بازو رو شور  
 یہ کہی یہ مجاور قبور کی اوس زائر کو ہول مین ڈاکر قبر و ان کو آراستہ کرتی مین  
 کہ دیکھنے والی کی نظر مین اون کی عظمت آنی مشہد پر چراغ و شمع و فنا و نوس  
 روشن کرتے مین اون جو شب بومین اور عطر و بخور رکھتے مین اور زیارت کی لیے  
 موسم خاص مقرر کر رکھا ہی کہ اوس وقت پر ایک جم غفیر مجتمع رہتا ہے اور  
 زائر کی کان فریاد و شور مردم سی بہر جاتے مین اور آنکھ اوس از وحام کو دیکھ کر  
 متحیر رہ جاتی ہے ہر شخص قربیت پر حرص کرتا ہے اور قبر کی سنگ و چوب کو  
 سچ کر کی ستیغ ہوتا ہے اور ملتی ہو کر قضاوی حاجات و نجات طلبات کا سال  
 بناتا ہے اور شوع و خضوع و استکانت سے پیش آتا ہے اور انفائس احوال  
 نذر مین پیشکش کرتا ہی اور طرح طرح کے ذبايح عمل مین لاتا ہے سوان مجمع آ  
 کی وجہ سی باوجود طسا و ل از منہ و انقراض قرن بعد قرن کی ان ان اپنی سباد  
 عمر و اوائل ایام مین یہ گمان کرتا ہے کہ یہی کام اعظم قربات و افضل طاعات ہی  
 بہر حرب بعد اس اتعقاد کی علم سیکتا ہے تو وہ کچھ اوس کو نفع نہیں دیتا بلکہ  
 حجت شرعی جو اس کام کی شرک محض ہونے پر دلالت کرتی ہے اوس سی غافل  
 ہو جاتا ہے بہر حرب کسی شخص کو نندا ہے کہ وہ اس کام کو شرک کہتا ہے تو اوپر انکا  
 کرتا ہی اور سنا نہیں چاہتا اور تنگ دل ہوتا ہے اس لیے کہ استمال کرنا ذہن کا

جاسویا ہی تو جو لوگ زندہ ہیں اون کو ایسے کلام کے خلل پر آگاہ کر دینا چاہیے  
 برود و ہنر میں اس خبیث کلام بہت واقع ہوا ہے اور جن لوگوں نے صبح  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صبح صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہی میں بالآخرانی کی ہے  
 انکی کلام میں تو یغلو نا خصوصاً ہی کوئی فائدہ اس جگہ اوس کلام کی استکثار میں نہیں  
 غرض فقط تنبیہ تھی سو کر دی گئی تاکہ جس کو اللہ نے دل و گوش عطا کیا ہے وہ  
 چند رر ہی واذکر فان الذکر یتنفع المؤمنین ربنا لا ترفع قلوبنا بعد اذھد ثنینا  
 وھب لنا من لدنک رحمة انک انت الوھاب یہ بات جس کی ہم نے اس جگہ تحریر  
 تقریر کی ہے کہ اکثر افعال گور پرستوں کی شرک ہیں کبھی اکثر اہل علم پر بھی مخفی رہتی  
 ہے نہ اس لیے کہ فی نفسہ مخفی ہے بلکہ اس لیے کہ جمہور نے ان امور پر اتفاق کر لیا ہے  
 اور نشو و نما ہر بچے کا اسی عقیدے پر ہوا یہاں تک کہ وہ جوان ہو گیا اور جوان  
 بڑا پے کو پہنچا اور ایسے حال کو دیکھتا سنتا رہا اور کسی کو ایسا نہ دیکھتا نہ سنا  
 کہ وہ اس امر کا منکر ہوتا بلکہ سنتا تو یہی سنتا کہ ہر کوئی اسی کام کی رغبت دلاتا ہے  
 اور لوگوں کو اسلی اعتقاد و عمل کی طرف بلاتا ہی اور اس ترغیب میں وہ حال ہی  
 ظاہر کرتا ہی جو شیطان فی طرف سی بعض اموات کی بعض گور پرستوں پر بابت  
 قضای جو اچ کے واضح کیا ہی اور تاہم اون مردوں کی معتقد ہیں اور کہے  
 ایک جماعت جلیگروں کی قبر پر رہتی ہے اور لوگوں کو جو بوٹی جو بوٹی حکایتیں اوس  
 مردی کی سننا کر نہرو نیا لیتی ہے اور رزق کماتی ہے اور قربانیوں کا شکار



ایک گروہ ساری مسائل دین میں ایک ہی عالم کی قول پر علمای مسلمانین میں سے  
 عامل ہی اور غیر کا قول متبول نہیں کرتی اور نہ اوس کی بات انہیں پسند  
 آتی ہی کاش اتنی بات ہوتی کہ اگر غیر کا قول متبول نہ کیا تھا اور اوپر اسے  
 نہ تھے تو اسی پر ہٹیر جاتی و لکن وہ توحیدی آگاہی بڑھ گئی اور سائر علمای مسلمانین پر  
 حاکم کرنی لگی اور اون کی شان کو حقیر ہٹیر لایا اور اون کو گمراہ و جہتی بتایا اور لوگوں کو  
 اون سی نفرت دلانی لگی پہر اس پر ہی وقوف نہ کیا بلکہ تجا و ز طرف تفسیق و تکفیر  
 کے فرمایا پہر شریعت تک بڑھا کہ ہر مذہب والا مثل ایک اہل ملت سے تعلق کی ہوا  
 کہ گویا ایک پیغمبر متقل واسطی اپنے رکھتا ہی وہ پیغمبر عبارت اوسی عالم سے ہے  
 جسکی اس نے تقلید اختیار کی ہی گویا ساری شیعہ وہی ہے جو اس عالم فی کمال  
 اسکی سوا اور کوئی دین نہیں ہے پہر آنا سبالغہ و غلو کیا کہ اوس شخص کے قول کو  
 اسد و رسول کی قول پر امت مسلمہ کو دیا و ہل بعد هذه الفتنة واللمحة شئ من الفتن والمحن  
 توفت بزمانه شدي ورنه روزگار بودست پیش ازین قدری آرمیدہ  
 کوئی اسکا انکار کری کہ یہ بات یوں نہیں ہے تو ان تعلقوں کو دیکھی جو روی زمین  
 پر موجود ہیں اور ساری اقطار اسلامیہ انسی لمیز جو گئے ہیں اب ہر مذہب میں  
 نظر کری اور اوس مذہب کی مسائل کو دیکھی جو کہ مخالف کتاب خدا و سنت رسول  
 ہیں پہر اون کو ہدایت کری کہ وہ اون سی رجوع کر کے طرف قال اسد و قال اہل  
 کی انہیں تب معلوم ہو کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں ہرگز یہ گمان نہیں ہوتا ہے کہ

ایکبارگی ایک ہی وقت میں ایک نئی شے جس کو وہ عظیم طاعات اعتقاد کرتا ہی  
 طرف ہونی دوسری شے کی عظیم محرمات و اقبح مقبحات و اہل باطلاات نہایت  
 مشکل و بعید ہوتا ہے خصوصاً ایسی حالت میں کہ اوس کی اسلاف اسی عقیدے پر  
 گذر گئی اور اخلاف ہی اوی راہ چلتی ہیں اور ایک جہان کو اوس کی عادت  
 پڑ چکی ہے اور ایک عالم اوی میں لگا ہوا ہے یہی حال ہر اوس چیز کا جی نہیں  
 لوگ اسلاف کی تقلید کیا کرتے ہیں اور اون کی عادات ستم و محکم ہو گئے ہیں اسی  
 ذریعہ شیطانیہ و وسیلہ طاعوشیہ کی بدولت مشرک جاہلیت اپنے شرک پر اور  
 یہودی اپنی یہودیت پر اور نصرانی اپنی نصرانیت پر اور متبع اپنی بدعت پر باقی  
 رکھے ہیں اور معروف منکر اور منکر معروف ہو گیا اور امت فی مسائل کثیرہ شرعیہ کو  
 ساتھ مسائل غیر شرعیہ کے بدل ڈالا اور اسی کے مالوف ہو گئے اور نفوس اوسکی  
 خوگر بن گئے اور دلوں نے اوس کو قبول کر لیا اور مانوس ہو گئے نوبت یہاں تک پہنچی  
 کہ اگر وہ شخص جو تصدی ارشاد ہے یہ چاہے کہ میں انکو مسائل شرعیہ بیچارہ و حکام  
 دنیہ غرہ پر جن کو انہوں نے غیر کی ساتھ بدل ڈالا ہے لگاؤں تو یہ لوگ اوس سے  
 نفرت کرنے لگتے ہیں اور ان کی طبائع اوس کی بات کو قبول نہیں کرتے بلکہ تہ  
 اوس مرشد کی ہر برائی کرتے ہیں اور اپنی زبان سے اوسکی آبرو کو تے ہیں یہ  
 بات ہر فرقے میں کثرت سے موجود ہے اسکا انکار وہ شخص کر گیا جو ان کے  
 حالات سے غفلت میں ہے یہ امت دین خدامین اموات کی تقلید کرتی ہی یہاں تک کہ

باعتبار کثرت و مرجع و عبادت کی ہی تو ہی بات وہی ہے جو گذر چکی کیونکہ انکی معاصرین  
 و متقدمین و متاخرین میں ایسی لوگ ہیں جو عبادت و مرجع میں اولیٰ ہی ہیں  
 ہیں اس بات کا انکار کر گیا مگر وہی شخص جو عارف تراجم مردم کتب تاریخ سے نہیں  
 ہے اور اگر یہ فریت اس لیے ہے کہ انکا زمانہ مقدم ہی تو صحابہ و تابعین ان سے ہی  
 پہلے زمانے میں تھے آئین کسی کا خلاف نہیں ہے تو وہ زیادہ تر خدا اس مہریت  
 کی پیروی کیے بہ نسبت اولیٰ لوگوں کی جو بعد ان کے آئے ہیں بدلیل حدیث خیر القرون  
 قرنی ثم الذین یلوئہم ثم الذین یلوئہم اور اگر یہ مہریت کسی امر عقلی کی وجہ سے ہی تو  
 براہ عنایت بیان کرنا چاہیے اور اگر کسی امر شرعی کی سبب سے ہے تو وہ امر شرعی کیا ہے  
 ہوگا اس بات کا گہرا انکار نہیں ہی کہ اللہ تعالیٰ نے اولیٰ کو علم و مرجع عطا کیا تھا اور وہ  
 دین میں صلابت رکھتے تھے اور اہل سبق ہی فضائل و فوائد حاصل میں و لکن گفتگو اس  
 تعصب میں ہی جو اولیٰ کی اتباع ان کے لیے کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ سوا اولیٰ کی  
 اور کی تقلید جائز نہیں ہے اور اگر کوئی خلاف اوں کا کری تو وہ خلاف لائق اعتبار و عہدہ  
 کے نہیں ہو سکتا ہی اور کسی عالم سلمان کو یہ درست نہیں ہے کہ انکی تقلید سے باہر ہو  
 اگرچہ کتاب و سنت کا عارف کیونہ ہو اور استخراج مسائل شرعیہ پر قرآن و حدیث کی  
 قدرت رکھتا ہو اور اللہ و رسول کی کلام پر عمل کر سکتا ہو مگر خدا مقصود و ہدایا اس بیان  
 تعجب کرنا ہی حال سی اوس شخص کی جو کہ عقل صحیح و فکاہرہ جیج رکھتا ہے اور آسان کرنا  
 ہی کلام کا بابت اعتقاد و اموات کی تاکہ مرد و عاقل کثرت اہل بطالت و طول مہلت مع الغفلۃ

اولن کی شر سے نجات اور اولن کی معرودے امن حاصل ہو سکی بلکہ وہ تیری خون مال کو  
 حلال کر لیں گی اور جو انہیں بڑا برہنہ گار ہو گا وہ تیری آبرو و عقوبت کو جائز نہیں سمجھا  
 شخص کو فطرت سلیمہ و فکریت تقیہ نصیب ہوئی ہے اوس کو یہ تقریر کفایت کرتی ہی  
 اب دیکھو کہ بعض علماء مسلمین کو ان لوگوں نے فی خاص کر کے اوس کی اقتدا سائل دین میں  
 اختیار کیا کی ہی اور باقی اہل علم کو چھوڑ دیا اور یہاں تک بڑھ گئی کہ انقتاد اجماع کا چا  
 عمار ہی ہو جاتا ہے اور اولن کی ساتھ حجت قائم ہو جاتی ہے حالانکہ زمانہ میں ہر حد  
 کی ان چار علمای استی ایسی لوگ بھی تھے جو علم میں اوس سے زیادہ و افضل  
 میں اکثر تھے پھر اوس عصر کا کیا ذکر ہی جو اوس سیقت میں یا تاخر ہی ہر عارف و حال  
 اشخاص اس بات کو جانتا ہی پھر اس سی بھی تجاوز کیا اور کہہ دیا کہ سوائے اوس اور کوئی  
 مجتہد نہیں ہے بلکہ اجتہاد کرنا انہیں پر مقصود ہی گویا یہ شریعت حاصل نہیں کی لیے  
 ہے انکی غیر کو کچھ حصہ او میں نہیں ہے اور جو فضل اس نے او پر کیا تھا وہ اپنی او  
 بندوں پر نہ کیا حالانکہ ہر عاقل یہ بات جانتا ہی کہ یہ فضائل و مزایا جو و اطلی ان  
 ائمہ کی تھیں اسی میں رحمہ اللہ تعالیٰ اگر اس اعتبار سے ہیں کہ او کا علم بہت تھا اور غیری  
 زیادہ تر دانتے تو یہ بات نزدیک ہر واقعہ فکر احوال ائمہ اور احوال غیر ائمہ کی مفعول  
 ہے اس لیے کہ اتباع ہر واحد میں انہیں سی ایسے لوگ ہیں جو اولن سی زیادہ علم رکھتے  
 ہیں اسکا انکار وہی شخص کر گیا جو کہ مکابر یا جاہل یا احمق ہے پھر اولن لوگوں کا کیا ذکر  
 ہے جو کہ اولن سی پہلے تھے یا اولن کی معاصر تھے یا بعد اولن کی آئی اور اگر یہ مزیت

ساری یا بعض افعال جس طرح کہ ہم فی مقرر و مکر کیا ہے بجا لاتی ہیں اگر اس شخص  
 میں کچھ بھی انصاف اور بات و علم حصہ عقل باقی ہو گا تو لامحالہ وہ تیری ساتھ اتفاق  
 کرے گا اور یہ سب وہ جو اس کی آنکھ پر پڑا ہے اور نہ جائیگا اور بغفلت اوکمی دل سے  
 ہٹ جائیگا اور وہ اس بات کا اقرار کرے گا کہ بیشک میں معنی توحید سی حجاب میں تھا  
 جو توحید کہ کتاب و سنت میں ہی اس کو پہچانتا نہ تھا اور اگر حق سے زائغ ہو کر  
 مکارہ و مجادلہ کری اور کوئی شبہ لائی تو اس شبہ کو اسی تقریر سے جو ہم کر چکے  
 ہیں دور کر دی کیونکہ کوئی شبہ کیا دعویٰ کوئی مدعی کر سکتا ہے ہم نے بدون فیض  
 کی باقی نہیں چوڑا اور اگر اس جہال میں کوئی شبہ پیش نہ لای بلکہ مجرد اختصام پر قضا  
 کری اور مجبور و دفع پر کفنی نہ تو پہر حجت لسان ہی سائیت و قرآن کی طرف منجہ سیف و  
 سنان کی عدول کری کیونکہ اخلاذ واء الکی و اخلا الحیل السیف یجب ہی کہ دفع  
 کرنا اس کا اس سے کم درجے کی عقوبت سے ممکن نہ ہو جیسے ضرب و جرح و تعزیر اور اگر  
 ممکن ہی تو بہر تقدیم اخف کی اعطایہ عملاً بقولہ تعالیٰ فوق لہ قہ لا ینالنا العلاء یتذکر او  
 یخشی و بقولہ اذفع بالتی ہی احسن کرنا چاہیے

## فصل

بعض اہل علم کو یہ شبہ بھی لگا ہی کہ کفران گو رہے ہستون پیر ہستون کا کفر علمی ہے نہ  
 کفر جہودی اور واسطی ثبوت اس دعویٰ کی وہ دلیلیں نقل کی ہیں جو کفر تارک نماز و کفر  
 تارک حج میں آئی ہیں اور قولہ تعالیٰ ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ہم الکافرون

پر وہ کونکے کسی کہ اگر یہ بات دلیل علی الحقیقہ ہوتی تو اعتقاد ان کو پرستون پیرستون کا  
 حق نہیں تھا اور جو کچھ یہ معتقدین اموات کرتے ہیں وہ سب بجا ہوتا یہ بات جو بطور حجابہ معتبر  
 ہے تھی لہذا کہی گئی ہے کہ ہمارا مقصود نہیں ہے بلکہ اس امر کی ہم درپے ہیں وہ یہ ہے  
 کہ جب بعض اہل علم پر یہ بات مخفی رہی جو ہم فی دربارہ معتقدین اموات کہی ہے  
 کسی سبب سے یہی منجملہ اسباب خفا کی ہو اور یہ براہین قرآنیہ و عقلیہ اس کی سمجھنے میں  
 تو ہر اوس سے یہ پوچھنا چاہیے کہ شرک کیا ہے اگر وہ یہ کہی کہ شرک اختیار کرنا ہی  
 خدا کا ہمراہ اللہ تعالیٰ کی ہی حسب طرح کہ جاہلیت میں اصنام کو آلہ ہمراہ خدا کی نہیں لیتا  
 تو یہ پوچھنا چاہیے کہ اچھا وہ جاہلیت والی ان اصنام کی ساتھ کیا کام کرتے تھے جس پر  
 وہ شرک نہیں کرتے اگر یہ بات کہی کہ وہ ان بتوں کی تعظیم کرتے تھے اور نذر چڑھاتی تھی  
 اور فریاد رسی جاتے تھے اور وقت حاجات کی ان کو پکارتے تھے اور ان کی لپی  
 جانور بچ کرتے تو بطرح او کام جو ہم سماجی عبادت میں خلل نہیں تو اس پوچھنا چاہیے کہ یہ کام کس لیے  
 تھے اگر کہیں ایسی کہ ان کو خالق رازق جمیعت جانتے تھے تو یہ بات غلط ہو اور اگر ایسے کہ ان کو تو قہر  
 سمجھتے تھے تو اب وہی بات ثابت ہوئی جو براہین قرآنیہ سے تحقیق ہو چکی ہے کہ اگلی  
 مشرک ان اصنام کو ہی لپی پوجتے تھے کہ وہ ان کو اللہ ہی نزدیک کر دین اور ان کی  
 شفع ہو جائیں انکی سوا کسی اور مطلب سے ان کو نہیں پوجتا تھا اس بات پر وہ تیرے  
 ساتھ موافقت کر گیا لامحالہ اگر اس بات کا بھی متقد ہی کہ اللہ کا کلام سچا ہے اور جڑ  
 تیرا موافق ہو تو اب دوسرے بات واضح کرنا چاہیے کہ جو لوگ متقد قبر میں وہ یہ

رکتی ہیں لکن شیطان فی ان کی آنکھ میں یہ بات چھی کر دکھائی کہ یہ اموات اللہ کی نیک بندی میں نفع و ضرر دی سکتی اور شفاعت کر سکتے ہیں جو جس طرح کہ اعتقاد اہل جاہلیت کا حق میں اصنام کی تھا ویسا ہی اعتقاد ان کا حق میں اولیاء اللہ کے ہے لکن اتنی بات ہی کہ یثبت توحید اللہ میں اولیاء کو آئینہ نہیں جانتے جس طرح کہ قول کفار کا تھا کہ ب اولن کو حضرت فی طرف کلمہ توحید کے بلایا تھا تو انہوں نے انکار کیا اور یہ کہا تھا اجعل الالهة اھل سوا اولن شرکین نے سچ مچ اللہ کے شرک ٹھیرا ہی تھے اور لمبیہ میں کہتے تھے لیسک لاشربک لک الاشربک ھولک تمککہ و ما ملک غرضکہ انہوں نے اپنی اصنام کو شرک رب الانام کر دیا تھا اگرچہ اولن کی عبارت گمراہ اسل مرکی مفید ہی کہ اللہ کا کوئی شرک نہیں ہے کیونکہ جب اللہ تعالیٰ مالک اور شرک اور اس کی ملک کا ٹھیرا تو وہ حقیقت میں اللہ کا شرک نہ ہوا بلکہ ملوک جو اس وقت پرست وہ لوگ ہیں جو اللہ کے لیے ہمسر ٹھیرا تی ہیں اور انہوں نے اللہ کی سوا اور شرک مقرر کر لی ہیں اور اولن نے کہا لو اپنا شفیع و مقرب الی اللہ جانتی ہیں بخلاف ان جاہل مسلمانوں کے جو حق میں اپنے اولیاء کی اعتقاد نفع و ضرر رکھتے ہیں کہ ان کو اللہ کی حسدایت کا اقرار ہی اور تنہا وہی کو اللہ جانتے ہیں اور رسول کی تصدیق کرتے ہیں اور یہ تعظیم اولیاء کی جو ان سے ہوتی ہے کفر عملی ہے نہ کفر اعتقادی سوان کو وعظ کرنا اور زجر کرنا اگرچہ لغز یا ہو اور ان کو جہل ان کا جملہ دنیا و جب ہی جس طرح کہ ہم کو حکم ہے کہ ہم زانی شارب سارق کو

اسی طرح وہ دلیمن جو حق میں زانی و سارق کے آئی ہیں یا حق میں اوس شخص کی جو پاس زن حائض کی یا عورت کی درہمیں آتا ہے یا پاس کسی کا ہن و عراف کی جاتا ہی یا اپنے بہانی مسلمان کو کا فر کہتا ہے یہ انواع ہین شائع فی ان کبار کے کرنی پر اطلاق کفر کا کیا ہے حالانکہ یہ بندی کو اپان سے خارج نہیں کرتی ہین اور نہ وہ سبب انکی ارتکاب کی مفارق ملت ٹھیرا ہے اور نہ اس فعل سی اوس کا خون مال حلال ہوتا ہی اور نہ اوس کی اہل و عیال مباح جس طرح کہ اوس شخص کا گمان ہے جسے در بیان ان دونوں کفر کی کو چہ فرق نہیں کیا ہے اور نہ ان دونوں امرین تیز فرمایا اسکی بعد وہ ذکر کیا ہی جو بخاری نے کتاب الایمان میں در بارہ کفر و کفر غیر عقد باب کیا ہی اور ابن القیم فی کہا ہی کہ حکم کرنا ساتھ غیر ما نزل اللہ کی اور ترک کرنا نہ کا کفر عملی ہے اور تحقیق اس کی یہ ہے کہ کفر و طسح پر ہوتا ہے ایک کفر عمل و فساد کفر جمود و عناد و کفر جمود یہ ہی کہ جو غیر حضرت پاس سی اللہ کے لائی ہین اوس کا انکار براہ ہٹ و ہرمی و عناد کری یہ کفر بہ وجہ سی ضد ایان ہے رہا کفر عمل سو وہ طرہ پر ہے ایک وہ جو مضاد ایان ہوتا ہی اور دوسرا وہ جو نہیں ہوتا اس کی بعد کلام ابن القیم کا اس باری میں نقل کیا ہی یہ کہ ہے کہ منجملہ اس کفر عملی کی ایک چنانا اویا کا اور دہائی دنیا اون کی وقت شدائد کی اور طواف کرنا اون کی قبروں کا اور چہرنا اون کی دیواروں کا اور تندر کرنا کچھ پال کا اون کی لیے ہے کہ یہ فعال ان گورستان بیر پستون کی کفر عملی ہین نہ کفر عقادی کیونکہ یہ لوگ اللہ و رسول و یوم آخر اپان



الواحد القضاہ یہ ارباب نام رکھنا اور نکالنا اسی لیے تھا کہ وہ اپنے اوثمان کو رب کہتی تھے جس طرح کہ حلیل حلیل نے کہا تھا ہذا نبی تین بار اس لفظ کو سطر راون کی خوشی کے کہا اور راون کی خطا پر کلام کیا تھا کیونکہ وہ کواکب کو ارباب کہتے تھے اور انہوں نے کہا تھا اجعل الالهة الواحدة اور قوم ابراہیم نے کہا تھا من فعل ہذا بالاعتنا انت فعلت ہذا بالاعتنا یا ابراہیم اور ابراہیم علیہ السلام نے کہا تھا انکما الالهة دون الله تیدین اس جگہ سی یہ بات معلوم ہوئی کہ کفار کو اقرار الہیت و ربوبیت کا نہ تھا جس طرح کہ بعض لوگوں نے اس آیت سے توہم کیا ہی ولئن سألکم من خلقکم لیقولن الله ونحوہ کہ یہ اقرار توحید خالقیت و رزقیت و نحوہا کا نہ یہ کہ اقرار ہی توحید الہیت کا کیونکہ کفار اپنے اوثمان کو ارباب ٹھہرتی ہیں کہ یہ کفر جاہلی کفر اعتقاد ہے اور اس کو کفر عملی لازم ہے بخلاف اس شخص کی جو کہ حق میں اولیاء کی اعتقاد و نفع و ضرر کا رکھتا ہے سمجھا موجود مؤمن بحد اور رسول و یوم آخر ہے کہ یہ کفر عمل ہے نہ کفر اعتقاد و ہذا التحقیق بالغ و ایضاً لما هو الحق من غیر افراط ولا تقریظ انتہی کلام سیدم اب میں کہتا ہوں کہ یہ کلام وقت تحقیق کی ہر گز تحقیق بالغ نہیں ہے بلکہ کلام متناقض تا نفع ہے بیان کا لیا ہی کہ آمین شک نہیں کہ کفر و قسم ہے ایک کفر اعتقاد و دوسرا کفر عمل لکن یہ دعویٰ کہ افعال ان گور پستون کی جنس سے کفر عمل کی بہین نہایت درجہ فاسد و کاسد ہے اس لیے کہ اسی بحث میں مدعی نے یہ بات ذکر کی ہے کہ کفر معتقد اولیاء کا کفر عملی ہے اور یہ ایک عجیب بات ہے کہ کفر معتقد انبیاء کا نام اعتقاد رکھا ہی پہراوسی کو کفر عمل کہتا ہے

کہ اہل کفر علمی سے ہیں حد مارین سو یہ سب قبائح محرمہ اعمال جاہلیت کی ہیں منجملہ کفر علمی  
 کر کی اور یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ یہ امت کچھ کام جاہلیت کے کرے گی جو کہ کفر علمی  
 نہیں جیسے یہ حدیث اربع فی امتی من امر الجاہلیۃ لایترکون الفخر فی الاحساب  
 والطعن فی الانساب والاستسقاء بالنجم والنیاحۃ اخرجه مسلم من حدیث ابی  
 مالک الاشعری سو یہ افعال کفر علمی ہیں ان سے امت ملت ہی خارج نہیں ہوتی بلکہ حضرت  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے باوجود کرنی ان خصال جاہلیت کی اور ان کو اپنی طرف  
 منسوب کیا ہے اور فرمایا من امتی کوئی کہے کہ اہل جاہلیت حق میں اپنے اصنام کے  
 سیکتے تھے کہ وہ ہماری مقرب ہیں طرف اللہ کی جس طرح کہ گور پرست کہتے ہیں اور  
 یہ کہتے تھے کہ ہماری سفارشی ہیں نزدیک اللہ کی جس طرح کہ یہ گور پرست کہتے ہیں  
 تو اسکا جواب یہ ہی کہ یہ دونوں گروہ برابر نہیں ہیں اس لیے کہ گور پرست ثابت توحید  
 وقائل لا الہ الا اللہ ہیں اگر کوئی ان کی گردن ماری کہ یہ یون کہیں کہ ولی اللہ ہے  
 تو ہرگز یہ اوس کو اللہ کی ہوتی ہوئے خدا نہیں کہیں گی بلکہ انکا اعتقاد یہ ہی کہ ولی اللہ  
 کا مطیع ہی سبب اطاعت کی نزدیک خاکی عورت امبرو رکنا ہے اوسکی سفارش  
 قبول ہوتی ہے اور اوس نفع کی امید ہی نہ یہ کہ وہ اللہ کی ہوتے ہوئے ایک دوسرا  
 اللہ ہی بخلاف بت پرست کی کہ وہ لا الہ الا اللہ کی کہنی سی متمنع ہے گواو سکی گردن  
 ماری جائی کہیں کہ اوسکا یہ اعتقاد ہی کہ اوسکا وثن اللہ ہی مع اللہ اور اوس فی اپنے  
 وثن کا نام رب والہ رکھا ہی یوسف علیہ السلام نے کہا تھا ادب متفرق خدام اللہ

اس لیے کہ یہ ثابت کرنا اونکا توحید کو اگر فقط زبان ہی ہی تو وہ اور یہود و نصاریٰ اور ساری مشرکین و منافقین اس اثبات میں اون کی شریک ہیں اور اگر یہ اثبات افعال سے ہے تو ان کا اعتقاد اموات میں وہ ہے جو اعتقاد کہ اہل اصنام کو حق میں اپنے اصنام کی تھا پہر اس بات کو مکرر ذکر کر کے کہا ہی کہ یہی سب ہی کہ سیف ان ہی مرفوع ہی حالانکہ یہ بات باطل ہی اور جو اس بات پر مثل اس کی مرتب ہو وہ ہی باطل ہی حاجت طول رد کی اس جگہ نہیں بلکہ ان گورپرستوں پر پرستوں کا عقیدہ حق میں اموات کی اوس حد تک پہنچا ہے کہ ویسا اعتقاد شریکوں کو ہی حق میں اپنے اصنام کی نہیں ہے کیونکہ اہل جاہلیت کو جب کچھ نقصان پہنچتا تو وہ نری اللہ کو بجاتی اور بچا نا اونکا اصنام کو حاکم عدم نزول شائد میں تھا جس طرح کہ اللہ فی اون سی حکایت کیا ہے واذا مسکم الضرفی البحر ضل من تدعون الا الایہ فلما نجاکم الی البر اعرضتم وکان الانسان کفورا اور فرمایا قل ایتکم ان انا کم عذاب اللہ اوائتکم الساعة اغیر اللہ تدعون ان کنتم صادقین اور فرمایا واذا مس الانسان ضرر دعا ربینیا الیہ ثم اذا خوله نعمت منہ نسی ما کان یدعو الیہ من قبل اور فرمایا واذا غشیہم موج کا اظلل دعوا اللہ محصلین لہ الدین بخلاف ان گورپرستوں پر پرستوں کی کہ جب ان کو سختیاں آگیزتی ہیں تو ایہ اموات ہی سلیست غائب کرتی ہیں اور اون کی نذر و نصرت مانتے اور نیاز کرتی ہیں اور ایسے لوگ انہیں بہت کم بلکہ کم ہیں جو اس حال میں اللہ سے استغاثہ

تینا قرض محنت و تدافع خالص ہی اب دیکھو کہ اول محنت میں یہ ذکر کیا تھا کہ شخص اولیا کو بچاتا اور وقت سختی کی اولن کی دہائی دیتا ہے اور اولن کی قبور کا طواف کرتا ہے اور اولن کی دیواروں کو چومتا ہے اور کچھ مال اولن کی نذر کرتا ہی اوسکا کفر عملی ہی کاش مجبی یہ معلوم ہو جاوی کہ اوس شخص کو کس چیز فی اس کام پر آمادہ کیا گیا یہ کام اوسکا مجرب و لعب و عبث بد و ن کسی اعتقاد کی ہے کیونکہ یہ کام وہ ہے کہ گناہ دیوانہ ہوگا اور اگر حامل و باعث اس کام پر اعتقاد میت ہے تو پھر یہ کس طرح کفر اعتقاد نہیں ہو سیکے گا کیونکہ اگر اعتقاد نہ تھا تو یہ افعال اوس ہی ہرگز صادر نہ ہوتی پھر بعد اس اعتراف کی کہ یہ کفر عملی ہے نہ اعتقاد ہی خود ہی یہ جسے کہا ہی کہ شیطان فی اوس کی نظر میں یہ بات اچھی کر دکا مانی ہے کہ یہ عباد و صاحبین نافع و شفع میں سے عقائد اوسکا جہل ہی مثل اعتقاد اہل جاہلیت کی حق میں اصنام کی اب تامل کرنا چاہیے کہ اس جگہ یہ حکم کیا ہے کہ یہ کفر اعتقاد ہی مثل کفر اہل جاہلیت کی پھر اس اعتقاد کو ثابت کر کے اولن کی طرف سے یہ معذرت کی ہی کہ یہ اعتقاد جہل ہی ہم نہیں جانتے کہ اس اعتقاد جہل سے ہونے میں کیا فائدہ نکلا کیونکہ ساری طوائف کفر اور تمام اہل شرک کو قاطبہ حامل و باعث اس کفر و دفع حق اور بقا علی الباطل پر پلٹی عقائد جہل ہی اور کوئی کہہ سکتا ہی کہ اولن کا یہ اعتقاد اعتقاد و علم ہے کہ اعتقاد جہل و واسطہ اولن کی اخوان گور پرست کی عذر ہو سکی پھر اس اعتقاد کو یوں تمام کیا ہی کہ یہ عقیدہ اموات ثبت توحید میں الی آخر افعال سو غیر مخفی ہے کہ یہ عذر بالکل باطل ہے

صناعتی ہیں سناہی کہ ان کو پرستون میں سیکردون آدمی ایسے ہیں کہ جب انکی گہر اولاد ہوتی ہے تو وہ ایک حصہ اپنی مال کا واسطی بعض اموات کی جن کی وہ معتقد ہیں مقرر کرتے ہیں اور کتے ہیں کہ ہم نے اس بچی کو فلان میت سی اتنی دامون پر خرید کر لیا ہی جب وہ بچہ بچی کر سن استقلال کو پہنچتا ہی اور سیانا ہو جاتا ہے تو وہ جبل یعنی مال جو سنت مانا تھا وہ قبر کی مجاورون اور پجاریون کو دیدیتا ہے جو کہ وہاں اس جلی سی مال کمانی کے لیے بیٹھے رہتے ہیں بالکلہ سیدج فی انہی بحث سابق میں فقط نظر طرف اقرار توحید ظاہری کے کر کے مجرؤ کلم بکلیہ توحید کو معتبر کہا حالانکہ جس اعتقاد سی یہ افعال متعلقہ اموات اون سی صادر ہوتی ہیں وہ بالکل مخالف توحید ہیں سو یہ اعتبار لائق اعتماد کی نہیں ہی اور نہ اس لائق کہ ساتھ اس کی اشتغال کیا جائی کیونکہ اللہ تعالیٰ دلون کو دکھاتا ہے اور جو افعال اعتقاد کی راہ سی صادر ہوتے ہیں اونکی طرف نظر کرتا ہی مجرؤ الفاظ کی طرف نظر نہیں کرتا ورنہ پھر مومن و منافق میں کچھ فرق باقی نہ رہیگا بلکہ یہ کہنا ابن القیم کا کہ کفر منقسم ہے طرف عمل و اعتقاد کی سو یہ صحیح کلام ہے جمہور محققین اسی پر ہیں ولکن ابن القیم وغیر نے یہ نہیں کہا ہی کہ معتقد ہونا اموات کا صفت نہ کو رہ کفر کلی ہے بلکہ ابن القیم نے ان کو پرستون پیر پرستون کی افعال کو شرک اکبر قرار دیا ہے جس طرح کہ خود جناب سید حمزی اون سی اپنے کلام سابق میں نقل کیا ہے پھر تتبع اس کلام کا اور اہل علم سے بھی فرمایا ہی اب سنو کہ ابن القیم فی شرح نازل السائرین

کرین چنانچہ جو شخص ان لوگوں کی احوال سے بحث کرتا ہی وہ اس فعل کو انکی بخوبی  
 جانتا ہی حکایت ایک شخص واسطی حج کی دریا پر سوار ہوا تھا اوس نی مجھے خبر  
 دی کہ دریامین اضطراب شدید ہوا اہل سفینہ یعنی ملاحین اور جو لوگ جہاز میں  
 سوار تھے لگے اموات کو پکارنی اور اون سی استغاثہ کرنی اور کسی ایک کو نہ ناکو  
 اللہ کا ذکر کرنا یا خدا کا نام لیتا اونے کہا مجھی اس حال میں یہ ڈر ہوا کہ کہیں یہ جہاز  
 ڈوب نہ جائی بسبب اس شرک بالبد کی انتہے میں کہتا ہوں جب شہ ۱۲ ہجری میں جانا  
 میرے سفر حج کو ہوا تو ممبئی سے چلکرا و اہل طریق میں جہاز ٹوک گیا اور سپہاوس کو باوجود  
 نے گمیرا اوس وقت میںی اپنے کان ہی سنا اور آنکھ سے دیکھا کہ نا خدا اور خلاصی جہاز  
 کے عیدروس کو بلعظ یا مجھی النفوس پکارتی اور اون سی استغاثہ کرتے ہیں واللہ  
 محکم ہو ہی ہی خوف ہوا کہ کہیں کیشتی غرقاب نہو جائی اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے تو  
 اوس وقت کی کافرون سے یہ حکایت کی ہے کہ وہ دریامین بحال شدت واضطراب  
 نری اللہ تعالیٰ کو پکارتے تھے اور یہی بوٹی مسلمان باوجود کلمہ پڑھنے اور ایمان کہنے  
 گی حضرت پر غیر اللہ ہی ایسے نازک وقت وحالت خوفناک میں استغاثہ کرتی ہیں  
 یہ تو کفار و مشرکین سے بھی عقاد و عمل میں بڑھ گئے اوس وقت جب یہ حال دیکھا تو  
 بجز استغفار و اعتراف ذنوب کی کچھ چارہ کار نہ تھا اللہ تعالیٰ کا احسان ہی کہ اون  
 جہاز توں کر کے منزل مقصود تک پہنچا دیا اور ضرر شرک پر پرستون گور پرستون  
 بچا دیا واللہ الحمد انتے شوکانی فرماتی ہیں کہ عینے ایک جماعت اہل باو یہی جو کہ

دستمن نہیں وہ اور بھی زیادہ عزیز الوجوہ میں اور یہ بات جو دلوں میں ان شرکوں کی قائم ہو گئی ہے کہ وہ اون کی شفیقہین نزدیکی حسد کی عین شرک ہی اللہ نے اس بات کا اپنی کتاب میں انکار کیا ہی اور اس شفاعت کو باطل فرمایا اور کہا یہ کہ ساری شفاعت اللہ کی بس میں ہے چنانچہ سورہ بایں ارشاد کیا ہے

قل ادعوا الذین زعمتم من دون الله لا یملکون عتقا ذرۃ فی السموات ولا فی الارض

پھر ابن قیم نے اس آیت پر حکم کر کے کہا ہی کہ قرآن کریم اس طرح کی آیتوں سے لبریز ہے وکن اکثر لوگ نہیں جانتے کہ یہ واقعہ بھی اوس کی داخل ہی بلکہ انکو یہ گمان ہے کہ جس قوم کی حق میں یہ آیتیں اتریں ہیں وہ قوم چلی بسی اور اوس کی کوئی وارث اپنا نہ چھوڑا سو یہی گمان جہل وریان قلب اور دوزیان فہم قرآن کے حامل ہوتا ہی جس طرح مشرکین خطاب فی کہا ہی کہ رسی اسلام کی ایک ایک بل کر کی ٹوٹی ہے جبکہ اسلام میں کوئی ایسا شخص پیدا ہوتا ہے جو کہ جاہلیت کو نہیں چچا تا یہ اس ایسی کہ جب اوس فی شرک کو نہ پہچانا اور جس چیز کی مذمت قرآن میں آئی ہے اور اوس کو عیب ٹھیرایا ہے نجاست وہ اوس میں گرفتار ہو جاتا ہے اور اوس کو مقرر رکھا طرف اوس کی اور اون کو باہتا ہے اور اول مر کی تصویب تختہ کن کرتا ہی اور نہیں پہچانتا کہ یہ وہ ہے کام ہے جو اہل جاہلیت کرتے تھے یا اوس کام کا نظیر ہے یا اوس سے ہی بدتر ہے یا کتر ہے پس اس سے اسلام کی رسی کے بل ٹوٹتے جاتی ہیں اور معروف منکر اور منکر معروف اور غبت

میں نبیل باب تو یہ لکھا ہی کہ شرک دو طرح پر ہے ایک اکبر و سلاصغر شرک اکبر  
کو اسدینین بخشتا مگر جب ہی کہ اوس ہی تو بہ کر لی وہ یہ ہے کہ سیکو اسکا ہم ہٹا رہی  
اور اوس کو ایسا دوست رکھی جیسے اسکو دوست رکھتے ہیں بلکہ اکثر شرک اپنی  
معبودوں کو اسدی بھی زیادہ اور بڑا کر چاہتے ہیں اور بھوکوئی اولن کی معبودوں کو  
مشائخ میں سے گنتا ہے اور غیر غضبناک ہوتے ہیں فیغصہ انکا بڑا کر ہوتا ہے  
اوس غصی سی جو کہ کسی نقص رب العالمین پر اولن کو ہوتا ہے یہ حال ہمہنی اور ہا  
غیر فی کلم کلام دیکھا ہے اور بعض کو ہم نے دیکھا کہ وہ اونٹے بیٹے کرتے پڑتے  
یا اپنی معبود کی کراہی اور وہ اس بات کا انکار نہیں کرتا بلکہ اسکا اعتقاد یہ ہی کہ  
یہ ایک دروازہ ہی حاجت کا طرف اسد کی اور وہ معبود اسکا سفارشی ہے نزدیک خدا  
کی اور یہی حال بت پرستوں کا ہی برابر لی تفاوت یہ بات اولن کی دلون میں قائم  
ہو گئی ہے اور شرکوں کی ارث میں بسبب اختلاف الہائی ہے فقط اتنا فرق ہے کہ  
اونہوں فی اپنے معبود پہر ہٹا رہے اور انکی غیر نے بشر ہٹا رہے اسد تعالیٰ نے اولن  
اسلاف کی یککایت فرمائی ہے والذین اتخذوا من دونہولیا ما نعبدہم الا  
لیقربونا الی اللہ زلفی ان اللہ یکرمینہم فیما هم فیہ یختلفون ان اللہ  
لا یعدی من ہو کا ذب کفائہ ہی حال اوس شخص کا ہے جنے اسکی سوا کسی اور  
کو ولی ہٹا رہا ہے اور یہ اعتقاد کرتا ہے کہ وہ ولی اسکو اسد سے ملا دیکھا اور نزدیک  
کر دیکھا اور اسی لوگ جو اس بلا ہی خالص ہوں بہت کیا ہیں لکھا جو اس کام کی منکر کو



اب اپنی جان کی نفع و نقصان کا بھی مالک نہ رہا پھر کسی تنہا یا سائل مضائقہ  
 وسائل شفاعت الی اللہ کا کیا مالک ہوگا یہ اس کا جہل ہی شافع و شفوع سے  
 اللہ تعالیٰ کی پاس کوئی کسی کی سفارش نہیں کر سکتا ہے مگر اس کی اذن سے  
 اور اللہ فی اس شخص کی استعانت و سوال کو سبب اذن کا نہیں ٹھیرایا ہے بلکہ  
 سبب اذن کا کمال توحید ہی میں شرک جو کچھ لایا ہے وہ تو سبب منع اذن کا ہی  
 نہ سبب اذن یہ ویسی بات ہونی کہ کوئی آدمی اپنی کار براری کی لیے ایسی  
 چیز سے مدد لی جو اس کام کو ہونی مذی ہی سال ہر شرک کا ہے وہ بچارہ مرد  
 خود اس بات کا محتاج ہے کہ کوئی اس کی لیے دعا کری اور پھر رحم مائی اس کی  
 لیے استغفار کر جس طرح کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چکر چوست کی ہے کہ  
 جب ہم قبور مسلمین کی زیارت کریں تو ان پر رحم کرے اللہ سی واسطی اور ان کی فحایت  
 و مغفرت مانگیں مشرکون فی اسکو بکس کر ڈالا اور ان کی زیارت بطور زیارت  
 عبادت و اطاعتی حوائج و استعانت کرنے کی ٹھیرائی اور ان کی قبروں کو  
 اوثمان مقرر کر کے پوجنا شروع کیا اور قصد زیارت کا نام حج رکھا اور یہاں پر  
 وقف کرنی لگی اور سرمنڈانی لگی اور اس حرکت بی برکت کی وجہ سے جامع ہوئے  
 درمیان شرک بالعبود اور تغیر دین و معادات اہل توحید کی اور مومنین پر تہمت  
 تنقیص اموات کی لگانی لگی حالانکہ خود منقص خالق کے ہیں سبب اس شرک کی اور  
 منقص ہیں اولیای مومنین کی جنہوں نے کبھی کسیکو ساتھ اللہ کی شریک

سنت اور سنتِ بدت ہوتی جاتی ہی پہر کسی شخص کی محض اخلاصِ ایمان و  
تجربہ توحید پر تکفیر کرنا ہی اور کسیکو متابعتِ رسول و معارفِ اہواء و بدیع کی وجہ  
سے مبتدع ٹھہرانا ہے اور جس کی بصیرت ہی اور قلبِ حسی سلیم رکھتا ہے وہ اسکو  
گو یا آنحضرتؐ سی و کامیہ رہا ہے واللہ سبحانہ رہا شرک اصغر سو بہت انواع ہی جیسے  
ریا اور تصنع کرنا و اسطی خلق کی اور غیر اسد کی قسم کھانا حدیث میں آیا ہی من جلف  
بغیر اللہ فقد اشرکت باللہ اور کسی سی یہ کہنا ما شاء اللہ و شئت یا هذا من اللہ و منک  
یا انا باللہ و بک یا مالک لا اللہ وانت یا انا متوکل علی اللہ و علیک یا لولانت لم یکن  
کذا و کذا یہ مضامین اردو زبان میں بھی متعل بہین اور جاہلِ سلمان بی تکلف ان  
الفاظ کو اپنی بولی میں ادا کرتے بہین حالانکہ یہ الفاظ و مضامین کہی بحسب حال قائل  
و مقصد قائل شرک اکبر جو جاتی بہین پہر اس بن القیم نے اسی کتاب میں بعد فارغ  
ہونی کی ذکر شرک سی اکبر جو یا اصغر یہ کہا ہی کہ منجملہ انواع شرک کی ایک سجدہ کرنا  
مرید کا ہی شیخ کو اور توبہ کرنا ہے و اسطی شیخ کی اور یہ شرک عظیم ہے اور نذرِ آستانہ  
غیر اسد کی اور توکل کرنا ہے غیر اسد پر اور عمل کرنا ہے و اسطی غیر اسد کی اور رجوع  
انا اور خاکساری و خواری کرنا و اسطی غیر اسد کی اور سبجو کرنا ہے رزق کا پاس  
غیر اسد کی اور منسوب کرنا ہی اسد کی نعمتوں کا طرفِ غیر اسد کی اور طلب کرنا ہے  
حوارج کا موتی سے اور فریاد سی چاہنا اولن سے اور توجہ کرنا طرف اولن کی سو  
یہ اسل ہی ساری جہان کی شرک کی اس لیے کہ مردے کا عمل منقطع ہو چکا وہ

فنون میں کہا ہی کہ جب جاہلون اور سرکشوں پر تکالیف شریعیہ گران و ناگوار ہو  
تو اوضاع شرع سے عدول کر کی طرف تعظیم اوان اوضاع کی آسے جن کو خود  
اونہوں نے وضع و ایجاد کیا ہی یہ اوضاع اون پر سہل آسان ہو گئے اس لیے کہ  
کسی اور کی حکم کے نیچے نہ رہے سو یہ لوگ سیری نزدیک کفار میں بسبب ان اوضاع  
کی جیسے تعظیم کرنا قبروں کی اور خطاب کرنا اموات کو ساتھ حوائج کی اور لکھنا تعجبات  
کا ان الفاظ سی کہ اسی سیری مولیٰ چنین و چیان کر اور لکھنا پارہی جا سہ کاوت  
پر باقتدا ای عبادلات و عزری انتے ابن القیم فی کتاب اغاثۃ اللہ فان میں بات  
انکار تعظیم قبور کی یہ کہا ہے کہ نوبت ان مشرکوں کی وہاں تک پہنچی کہ انکی بعض  
غلاتہ فی ایک کتاب بنائی ہے جسکا نام مشکا المشاہدہ رکھا ہے مخفی نہیں ہے  
کہ یہ جدا ہونا ہے دین اسلام سی اور کٹسنا ہی دین عباد اصنام میں انتے اور  
وہ شخص جسکی طرف یہ اشارہ کیا ہی ابن الفیہ ہی نہ فائق میں کہا ہے کہ شیخ قاسم  
فی شرح در البحار میں لکھا ہی کہ یہ نذر جو اکثر عوام سی واقع ہوتی ہے کہ پاس  
قبر بعض صلحا کی اگر کہتے ہیں کہ اسی فلان سید سیری غائب کو پیر دی یا پیر  
کو شفا دی میں تجھ کو آنا سونا چاندی یا چراغ یا تیل چڑھاؤ لگا سو یہ باجماع  
باطل ہی چند وجوہ ہی پر یہ کہا ہی کہ نمجلا اس کی ایک یہ گمان ہی کہ ان المیت  
یتصرف فی الامور واعتقاد ہذا کھانتھی یہ قائل نمجلا ائمہ خفیہ کی ہے اسنی ذکر اجماع  
کا سلطان پر اس نذر کی حکایت کیا ہے اور اس کو سہراہ اس اعتقاد کی کفر نہیں آیا

نہیں کیا تھا سو یہ اول کی ذمہ کرتی ہیں اور اول سے عداوت رکھتی ہیں اور جن  
 لوگوں کی معتقد ہیں اور اول کی ساتھ یہ افعال شریک یہ جلاتے ہیں اور کجا بھی  
 متفق کرتے ہیں اس لیے کہ ان کو یہ گمان ہے کہ وہ ان ہی راضی ہیں اور انہوں نے  
 اس کام کا حکم اول کو دیا ہے اور وہ سبیل ان کا سون کی ان مشرکوں کو دوست  
 رکھتے ہیں سو یہ لوگ ہر زمان و مکان میں اعدا ہی خدا و رسول ہیں اور  
 انہیں کی بات اکثر لوگ قبول کرتی ہیں اللہ تعالیٰ اپنے خلیل حلیل کو جزا خیر  
 دی کہ کیا خوب دعا کی تھی واجنبی و بنی ان بعد الاصل نام رب انھن اصلن کثیرا  
 من الناس و اس شرک اکبر سے نجات نہیں پائی مگر اوس شخص نے جس نے کہ نہی  
 اللہ کی توحید کو اختیار کیا اور اللہ کی راہ میں مشرکوں کا دشمن بنا اور ان کی مقت  
 کی وجہ سے اللہ کا تقرب چاہا ائمہ کرام ابن القیم اب و مکیہ اس عبارت میں کسی  
 تصریح کی ہے کہ یہ افعال گورپستون کی شرک اکبر ہیں بلکہ اصل شرک اہل عالم  
 میں اور یہ کہنا کہ ان کی ساتھ عداوت رکھنا چاہیے بہت شیک بات ہے  
 اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی لا تجد قوما یؤمن بالله والیوم الآخر یوادون  
 من حاد الله ورسوله اور فرمایا یا ایہا الذین امنوا لاتخذوا عدوی وعدوکم  
 اولیاء اسے قولہ کفرنا کہہ دو بدل بیننا و بینکم العداۃ والبغضاء ابداحی قوموا باللہ  
 وحدہ شیخ الاسلام تمیمی الذہبی رحمہ فی اقتناع میں لکھا ہے ان من دعائنا وان کان  
 من الخلفاء الراشدین فهو کافر وان من شک فی کفره فهو کافر اور ابو الوفاء عقیلی نے

لا یملکون کشف الضر عنکم ولا یخفیلا اولئک الذین یدعون یتنزلون الی ربحم  
 الوسيلة ایہم اقرب اور ایک گروہ علف فی کہا ہی کہ ایک قوم مسیح و عزیرو ملائکہ  
 کو پجارتی تھی پھر اسی کتاب میں یہ بھی لکھا ہے کہ اصل دین سب سے عبادت ہی  
 اللہ وحدہ لا شریک لہ کی اور یہی وہ توحید ہے کہ اللہ فی رسولون کو دیکر بھیجا اور  
 کتاب میں اوامرین قال تعالیٰ ولقد بعثنا فی کل امة رسولا ان اعبدوا اللہ واجتنبوا  
 الطاغوت اور عرف ما یا وما ارسلنا من قبلك من رسول الا نوحي الیہ اندک الدلا  
 انا فاعبدون اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی توحید کو ثابت کرتی اور است کو  
 سکھاتی تو یہ بیان تک کہ ایک شخص شجب یہ کہا کہ ماشاء اللہ وشئت فرمایا اجعلتنی  
 اللہ ند اقل ماشاء اللہ وحده اور حلف بغیر اللہ کی منع کیا اور اس حلف کو شرک ٹھیرایا اور  
 مرض موت میں فرمایا لعن اللہ الیہود والنصارى اتخذوا قبور رانبیاء انہم مساجد  
 اون کی فعل سی تحذیر کی اور فرمایا الہم لا تجعل قبری وثنا یعبد اور فرمایا لا تتخذوا  
 قبوری عبدا ولا یبقی تکر قبورہا وصلوا علی حیث ما کنتم فان صلواتکم تبلغنی اسی جگہ  
 سے ائمہ اسلام فی اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ بنانا مساجد کا قبور پر اور نماز پڑھنا  
 نزدیک دن کی درست نہیں ہی یہ اس لیے کہ بڑا سبب بت پرستی کا یہی تعظیم کرنا  
 قبروں کا تھا ولہذا اہل علم فی اتفاق کیا ہے کہ جو شخص حضرت پر پاس آپ کی قبر کی  
 سلام کرتا ہے وہ آپ کی حجرے میں زمین پر نہ لوٹی اور نہ اسکو چومی کہ یہ بات سچ  
 ارکان خانہ خدا کی ہی کسی مخلوق کی کہ کو خالق کے گم کی مشابہ کرنا نہ چاہیے یہ

صاحب روض کشتی بہین ان المسلم اذا ذبح للنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کفر انفق  
یعنی جو مسلمان کوئی جانو حضرت کی لپی ذبح کرتا ہے وہ کافر ہو جاتا ہے یہ قائل  
منجا ائمہ شافعیہ کی ہے جو جب ذبح کرنا جانور کا واسطی سید رسل کی نزدیک اس  
قائل کی کفر نہیں اتو ہر اون ذباح کا کیا ذکر ہے جو واسطی سائر اموات کی کسی جات  
بہین ابن حجر فی شرح الربیعین میں کہا ہی من دعا غیر اللہ فهو کافر انتہی اور شیخ الاسلام  
تقی الدین نے رسالہ سنیہ میں لکھا ہے کہ جو شخص حق میں کسی نبی یا موصول کی غلو کرتا  
ہے اور طمس صرح کی الہیہیت نہیں کرتا ہی جیسے یون کہے کہ یا سیدی فلان اغثنی  
او انصرہنی اور ازقنی او اجرہنی وانا فی حسبک یا اور اقوال مثل اسکی تو یہ سب شرک و  
سکال ہی کہنے والی سی تو بہ کرانی جاوی اگر تو بہ کر ہی تو خیر و رقتل کیا جا ہی کو بخیر  
سے جو اپنی رسول بھیجی اور اپنی کتابیں اور تارین وہ ہی لیے کہ نہ اسکی عبادت  
کی جائی اوس کی ساتھ کوئی دو سلسلہ معبود نہ ٹھیرایا جائی اور جو لوگ اللہ کی ساتھ او  
معبودان کو بھی پکارتے بہین جیسے سچ و ملائکہ و احصنام وہ کچھ اس بات کی معتقد  
نہیں تھے کہ یہ خلاق خلاق یا منزل باران یا منبت پیداوار بہین بلکہ اون کی یا او  
قبور و صور کی عبادت کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہمارا پوجنا انکو اس لیے ہے کہ  
ہکو اللہ سی قریب کر دین اور اوس کی پاس ہاری سفارشی ہو جائیں اسپر اللہ فی  
پیغمبر بھیجے او نہون فی اس بات سی منہ کیا کہ سوا اللہ کے کوئی اور بے پکارا جائی  
خواہ دعای عبادت ہو یا دعائی ستفاشت وقال تعالیٰ ادعوا الذین زعمتم من دونہ

یہ کہا ہی کہ نمازی نزدیک قبور کی جو منع کیا ہی تو علت اس کی یہ ہے کہ میں ساز  
شرکت تک پہنچاتی ہے اسکا ذکر امام شافعی وغیرہ نے کیا ہے اسی طرح اصحاب  
امام احمد و مالک فی بھی ہی علت بیان کی ہے جیسا بی بکر اشرم فی انتہی شیخ الاسلام  
کا کلام اس باب میں نہایت وسیع ہی اسی طرح اور علما کا اور ایک جماعت ائمہ  
اہل بیت فی اس مسئلے میں کلام کافی و شافی کیا ہے جیگہ اوس کی ذکر کو گنجائش  
نہیں کرتی بڑی مصیبت ان کو پرستون پر اور قبور غیر شرعیہ پر ہاتھ سی امام  
مہدی عباس بن حسین بن قاسم کی آئی او نہون فی اولن مشاہدہ کو جو کتب  
ضلال اور موجب فتنہ مردم تھی جو سی کہو و کرہ پیک و یا اور ایک جماعت کو  
نکوت قبور سی روکد یا لوگون فی بہت کچھ خط خطو پیجی کچھ فائدہ نہوا ملکہ اور یا  
آگ و ن کی غصی کی ہڈی اور حامل نہ رت وین پر ہوئی طواغیت قبور میں کو  
ہم کر دیا باجملہ جو للمین قرآن و حدیث کی ہم نے اس جگہ ذکر کی ہیں اوچکے  
ہوتے ہوئی حاجت اعتضاد کی ساتھ قول کسی عالم کی نہیں ہے و لکن ذکر  
بعض اقوال اہل علم کا بغرض مطابقت او کہ روایا گیا یہ اخلاص توحید وہ چیز ہی  
جس کی لپی ساری پیہر آئی ساری کتابین نازل ہوئیں یہ اجمال منہی ہے  
تفصیل سی اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ جو کچھ اس باب میں اندر قرآن و حدیث کی  
آیا ہے سب کو یکجا جمع کری تو ایک مجلد ضخیم چاہیے ایک اسی سورہ فاتحہ  
میں نظر کرنا چاہی جس کو ہر شخص ایک نماز میں بار بار کر رہ کر سڑتا ہی او

اسی لیے کہا ہی کہ وہ توحید جو اصل دین و اسلیمان ہے اور بے اوکی اسکی عمل کو قبول نہیں کرتا ہی اور نہ عامل کو نخواستہ ہی اور نہ اوس کی تارک کی مغفرت فرماتا ہے کما قال تعالیٰ ان الله لا یغفران بشر اعبه ویغفر ما دون ذلك لمن یشاء ومن بشر الله باله فقد افتری اثماً عظیماً وہ یہی توحید خالص ہی پس اس کی جگہ سے کلمہ توحید افضل و اعظم کلام ٹھیک ہے اور بڑے رتبے کی آیت قرآن عظیمین آیت الکرسی ہے لا اله الا الله لا اله الا الله لا اله الا الله لا اله الا الله لا اله الا الله اور حدیث میں فرمایا ہے من کان اخر کلامه لا اله الا الله دخل الجنة اور اسد وہ ہی کہ دل اوکی عبادت کو چاہے اور اوس سے فریادری کیجائی اور اوس سے اسید اور اوس کا ڈر اور اجلال و اکرام ہو انتہی نیز شیخ الاسلام فی کتاب القضاء الصراط المستقیم میں کریمہ و ما اهل به لغیر الله کلام کیا ہی اور کہا ہے کہ ان الظاهر انه ما ذبح لغیر الله سواء لفظ به اوله یلفظ و یحرم هذا الخمر من تحريم ما ذبحه وقال فيه باسم المسموح ونحوه کما ان ما ذبحناه متقرین به الی الله کان انکی بما ذبحناه للحم و قلنا علیه باسم الله یا اس لی کہ عبادت اس کی ساتھ نماز و فوج کی اعظم تر ہے استعانت باسم اس کی آغاز ہر کار میں اور عبادت غیر اسد اعظم تر ہی استعانت بغیر اس کی پس اگر واسطی غیر اس کی فوج کیا ہی اور مقصود اس سے تقرب ہی طرف اوس غیر کی تو یہ فوج حرام ہی اگرچہ اسم اسد کسی چوبیس طرح کہ ایک گروہ اس امت کی منافقون کا یہ کام کر رہے ہیں کہ اگرچہ بہن کسی حال میں ہی انکا ذبیحہ حلال نہیں ہے دوسری جگہ اسی کتاب میں



حکم و امر نہیں ہوتا ہی واللہ المثل الاعلیٰ اللہ تعالیٰ نے اس معنی کی تفسیر دوسری جگہ  
قرآن میں یوں کی ہے وما ادراک ما یوم الدین ثم ما ادراک ما یوم الدین یوم الامت  
نفس لنفس شیئا والامری مثله جو شخص کہ کلام عرب کو سمجھتا ہی اور اسکی نکتوں  
اسرار کو بوجہتا ہی اس کو یہ ایک آیت اور دلیلوں سے کفایت کرتی ہے اور  
شبہہ اسکا اسل سی وور ہو سکتا ہی ایاک نعبد میں ضمیر کو مقدم کیا ہی ائمہ  
معانی و بیان و ائمہ تفسیر نے تفسیر کی ہے کہ یہ فید اختصاص ہی معلوم ہو کہ عبادت  
خاص اللہ ہی کو چاہیے غیر اس میں شریک نہیں ہو سکتا اور نہ مستحق عبادت کا نہیں  
ہے اور یہ بات پہلے معلوم ہو چکی ہے کہ استغاثہ و دعا و تعظیم و فح و تقرب انواع  
عبادت ہیں ایاک نستعین میں ہی تقدیم ضمیر نے فائدہ اختصاص کا بخشا اکا  
مقتضایہ ہی کہ استعانت فی الامور میں کوئی غیر مشارک خدا نہیں ہے خصوصاً  
ایسے امور میں جس کی قدرت سوا اللہ کی کسی کو نہیں ہے یہ پانچ موضع ہر فتح تک  
میں ہر موضع افادہ اخلاص توحید کا کرتا ہے با آنکہ سورہ فاتحہ سات آیت ہے  
پس بس پہر سا کہ کتاب عزیز کا اس جگہ کیا ذکر ہے ہمارا ذکر کرنا ان پانچ موضع کو  
مثل ربان کی ہے اس بات پر کہ کتاب عزیز میں ایسے اولہ بہت ہیں اور انکی  
گنتی کرنے اور احاطہ کرنی میں طول ہوتا ہے مین کتاب ہون کتاب دین خالص  
مین فاتحہ الکتاب ہی تمیز لیلین اخلاص توحید پر اس سورت سی نکال کر تباہی ہیں  
اور کتاب فستح ربانی میں بھی مذکور ہیں اور فی فتح البیان میں بے اوکی طرف

تلاوت کرنی والا اسی ہی اللہ کی کتاب کو شروع کرتا ہی کہ کتنی جگہ امین  
 طرف اخلاص توحید کی ارشاد فرمایا ہی اکیا بسم اللہ الرحمن الرحیم ہی علمای  
 معانی و بیان کہتے ہیں کہ اس جگہ متعلق متاخر المقدّر ہی اس سی اختصاص  
 بدایت کا اللہ کی نام ہی نہ کسی غیر کے نام سی استفادہ ہوتا ہی اور جو اخلاص توحید  
 امین ہی وہ مخفی نہیں پھر احمد رب مدین تکریم فی یہ افادہ کیا کہ جو مقصود ہے  
 اللہ پر لام اللہ کا مفید ہی اختصاص حمد کو واسطے اللہ کے اسکا مقتضایہ ہو کہ غیر  
 کی لپی اصلاح نہ نہیں ہی اور جو غیر کی لیے واقع ہو وہ حکم عدم میں ہی اور یہ  
 بات مقرر ہے کہ ہم کہتے ہیں ثنا و لسان کو جمیل اختیاری پر بقصد تعظیم شواہد  
 مگر اللہ پر اور جمیل ہر طرف سی اللہ کی اور نہ تعظیم مگر اللہ کی لیے پس جو اخلاص  
 توحید امین ہی اوپر زیادت نہیں ہو سکتی لفظ اللہ مفید توحید الوہیت ہی اور  
 لفظ رب العالمین مفید توحید ربوبیت اس سی اختصاص دونوں طرح  
 کی توحید کا واسطے اللہ تعالیٰ کے نہ واسطی کسی غیر اللہ کے ثابت ہوا  
 ملائک یوم الدین مفید ہی اس بات کو کہ غیر کی کوئی ملک نہیں تو اب نہ ہی  
 ہی کا تصرف نافذ رہا اور کسی کو ساری مخلوق میں کچھ تصرف نہوا امین کو چہرے  
 و زبان ہی مرسل و ملک مقرب و عبد صالح کی نہیں ہے اسی طرح قرارت ملک  
 یوم الدین اس بات کو مفید ہی کہ حکم اللہ ہی کا ہے نہ کسی اور کا اور امر او سی کا  
 امر ہی نہ غیر کا جس طرح کہ دنیا میں بادشاہان زمین کے ہوتے ہوئے کسی کا

اور اس کی ساتھ حاملہ اہل روت کا سا کرنا چاہیے یا نہیں یا وہ مرکب صیت  
 کبیر کا یا فاعل مکر وہ کا ہو ہے سو پہلی یہ بات گد چکی ہے کہ توسل کرنا ساتھ کسی نبی  
 یا ولی یا عالم کے لابس بہ ہی ثواب شیخ جوباس قبر کے آیا اور اس فی زیارت  
 کی اور نری اللہ کو پکارا اور اس میت سی توسل کیا شکاریون کہا الاھم انی سالک  
 ان تشیفنی من کذا واقسل الیک بما لھذا العبد الصالح من العبادۃ لک والجماعۃ  
 فیک والتعلم والتعلیل خالصا لک تو اس کی جواز میں کچھ تردد نہیں ہے لکن اسکا  
 اوٹھکر قبر کی پاس جانے کا مطلب ہی ہے اگر محض زیارت کے لیے ہے اور قصد  
 دعا و توسل کا نہیں ہے مگر بعد تجربہ قصد زیارت کی تو خیر یہ ممنوع نہیں ہے  
 کیونکہ اصل میں وہ واسطی زیارت مجرودہ کی آیا تھا اور حضرت فی ہکو زیارت  
 قبور کا اذن دیا ہے بدلیل حدیث کنت فیتکم عن زیارۃ القبر الا فزور وہا  
 رواہ البخاری اور خود بھی گھر سے باہر نکلی اور زیارت کی اور مردوں کی لیے دعا  
 کی اور کہا یا کہ وقت زیارت کی یون کہا کرو السلام علیکم اہل دار قوم مومنین  
 وانا بکم ان شاء اللہ لاحقون وانا کم ہا نقعدون نسأل اللہ لنا ولکم العافیۃ  
 یہ دعا بھی صحیح میں آئی ہے اور کئی لفظ و طریق سے آئی ہے تو اس صورت میں  
 اس نافرمانی وہی کام کیا جبکا اذن او سکوت ہا اور شروع و جائز تھا لکن اس شرط  
 سے کہ انہی سواری نہ کسی اور عزم سفر نگر ہی اور حرمہ پانہو کیونکہ تقید اس بات  
 قبور کی بعد سفر آئی ہے لاشد والحوال الا ثلاث سو مطلق زیارت مقید ہی

اشکارہ کیا ہی و لد احمد چہا موضع جو لائق اسحاق کی ساتھ ان پانچ مواضع کے  
ہو سکتا ہی لفظ رب العالمین ہی کیونکہ لغت و شرع میں یہ بات مقرر ہو چکی ہی کہ  
عالم ماسوی الد کو کہتے ہیں اور جینے حصر کی متبع کرنے سے کتب معانی و بیان  
تفسیر و اصول کی تیرہ عدد تک پہنچتے ہیں بلکہ زیادہ عدد تک جس کو اسمین کچھ  
شک ہو وہ کثافت زرخشتری کا متبع کریں اسمین اس بات کو پانچا اور کتب معانی و  
بیان میں ذکر اور ان اعداد کا نہیں ہے مثلاً ایک قلم ہے کہ اس کو مقتضیات حصر  
سے تاثیر پای ہی اور ذکر اسکا شاید تفسیر لفظ طافوت میں کیا ہے اسکی اسوا اور  
محصرات ہیں جن کی بسط کو یہ مقام نہیں چاہتا اور جب صیغہای حصر کا احاطہ کر لیا  
جائیگا تو وہ دلیلین جو خاص توحید پر دلالت کرتی ہیں اور ابطال شرک پر سبب  
اقسام حجت بالغہ ہو سکتی ہیں کثرت سے پیدا ہو جائینگے

## فصل

یہی یہ بات کہ کوئی شخص کسی مرد مسلمان کی قبر کا قصد کری جو کہ مشہور و صالح ہے  
اور وہاں کثری ہو کر اور زیارت کرے کہی السدی ساتھ اسکا حسنی اور اس مردہ  
کی منزلت کی سوال کری تو یہ بعثت اور میت کی عبادت ہوگی اور اوپر یہ بات  
صادق آئینگی کہ اس فی غیر الد کو پکارا اور حسن کے سوا ہی اور کو پوجا اور نام لیا  
کا اس سے سلب ہو گیا اور اس کو پرپوشن ہونا صادق آیا اور اس داعی حکیم  
مرد ہوجانی کا لگا اور اس کی جو رو اس سی جدا ہو گئی اور مال اسکا مسباح و غیر

عجب نہیں ہی کہ وہ تیری سانے اس بات کا اقرار کر لے اور تیری اس حال کی تصدیق کری سو اگر نزدیک نفس کی تمہکو یہ بات جو لائق تیرے مقبول کرنے کی ہے ملجائی تو پھر تو جان لی کہ جو بات گور پرستوں پیر پرستوں کے دل ہی علامت رکھتی ہے وہی بات تیرے جی میں بھی آئی اور چسکی و لکھن بات یہ ہے کہ تو فی اوس نفس خبیث کو مقہور کر رکھا ہی وہ تجھے یہ بات نہیں کہہ سکتا اور نہ اوس محبت و عقائد و تعظیم و استغاثہ کا ساتھ قبر کے ذکر کر سکتا ہی تو تو اس حیثیت سے اوسکا مالک اور وہ اس حیثیت سے کہ تمہکو تیری جگہ ہی اوٹھا کر قبر تک لے گیا تیرا ملک ہی اگر تو نے بعد اس کی نفس کا تدارک کر لیا تو خیر ورنہ وہ تجھ پرستولی ہو کر تصرف کر گیا اور تیری ساری خواہشوں میں تداعب ہو گا خناس جو کہ صدور زنا میں و سو اس ڈالا کرتا ہے وہ تجھ میں ہی دھوسا انداز رہ گیا اگر تو یہ کہہ گا کہ میں نے اپنی جی کی طرف رجوع کیا اور اوس کی جستجو کے ان باتوں میں سی کوئی بات بھی نہیں پائی بلکہ اوسکو اس قدر سے صاف پایا تو ہرہ تیری اس دعویٰ کی تمہکو سو اس خیال کی اور کوئی امر حاصل تیرا اس فعل پر معلوم نہیں ہوتا کہ تو فی لوگوں کو کچھ کرتے اور سکتے سنا تو ہی وہی کرنے اور نہی لگا سو یہ پہلی گرہ ہے تیری توحید کی گروہن میں سے اور اول محنت ہے تیری تقلید کی محنتوں میں سے اب تو توبہ کر رجوع لا تمہکو اجڑ گیا اور پیش قدمی نہ کر کہ تیری خرابی ہو کیونکہ تقلید جسے تمہکو اس رفتار خارج عاقل باطل پر آمادہ کیا اور یہی خوات

ساتھ اس حدیث کی پہرچہ مخصوصات کو اس سی مخصوص کر لیا ہی از انجلی زیارت  
 قبر شریف ہے اور اس میں علما کا خلافت ہے یہ ایک مسئلہ ہے ان مسائل میں سے  
 جن کا دامن لنبا اور اصول اولن کی مشہورین اور بعض علما بابت اس سلسلی کی  
 محنت میں پڑے ہیں سو یہ ذکر کچھ ہمارا مقصود اس جگہ پر نہیں ہے اور اگر مقصود  
 اوس زائر کا مجرذ زیارت نہیں ہے بلکہ یہ مقصود ہے کہ اوس قبر کے پاس جا کر  
 فقط دعا کری اور زیارت کو تابع اس مقصد کا کیا ہے یا واسطی مجموع زیارت و  
 دعا کی گیا ہی تو اوس کو اسی وقت در کافی تھا کہ اس کی طرف ساتھ اعمال صالحہ میت  
 کی اسی جگہ تو سل کر قبر تک جانی کی کیا حاجت تھی اگر یہ کہے کہ میں اس لمبی ہاں  
 تک گیا کہ وقت تو سل کی اوس کی طرف اشارہ کروں تو اس کا جواب یہ ہی کہ عالم  
 سرخفی اور حائل در میان آدمی اور اوس کی دل کی اور طبع خفیات ضماں ہے جسکے  
 سامنے ساری کمونات سررا آشکار ہیں کچھ محتاج اس اشاری کا نہیں ہے  
 جسکے لیے تو قبر تک مقصد کر کی گیلے تھے تو آنا ہی بس تھا کہ تو ذکر اوس میت کا نام  
 لیکر یا کسی صفت تمیز بن الغیر کا پیا وید یا ہمارے خیال میں نہیں آتا ہی کہ تو اس  
 اشارے کے لیے گیا ہو اس لیے کہ تو جسکو پکارتا ہے وہ ہر جگہ ہر ان کی ساتھ  
 ہے بلکہ تو اس لیے گیا کہ اپنا تو سل کرنا اوس میت کو سنائی اور اوس کی دل کو اپنی  
 اوپر مہربان کری اور اس قصد و زیارت و دعا تو سل کا اوس مقبور پر احسان  
 رکھی اگر تو اپنی نفس کی طرف رجوع کر کے یہ بات اوس سے دریافت کر گیا تو

بابت ظاہر ہو گئی کہ جو شخص بقصد دعا نزد یک کسی قبر کے جاتا ہے وہ تین حال  
 خالی نہیں ہے اگر نری زیارت کو گیا ہے اور اس کو دعا عارض ہوئی اور اس  
 دعا سے غیر کسی دہو کے مین گرفتار نہوا تو یہ جائز ہے اور اگر نری دعا کی قصد  
 سے گیا ہی یا دعا و زیارت دونوں کی لیے اور اس کا اعتقاد وہی ہے جو اوپر  
 گذر چکا تو وہ خطری مین گرفتاری شرک کی ہے بہر عاصی ہونے کا کیا ذکر ہے اور  
 اگر اس کا اعتقاد حق مین میت کی صفت مذکورہ پر نہیں ہے تو وہ عاصی و شرم ہے  
 یہ او کا اقل احوال اور حق نفع راس المال ہے فی هذا المقدار کفایت لمن لہ ہدایۃ  
 اس جگہ پر ترجمہ رسالہ و نصیحت فی اخلاص التوحید مؤلفہ امام شوکانی کا تمام ہو گیا  
 جگہ پر کچھ زیادت بھی ہو گئی ہے اب مین کہتا ہوں کہ فرق در میان زیارت  
 موحدین و مشرکین کے یہ ہے کہ مقصود موحدین کا زیارت قبور سے تین چیزیں  
 ہوتی ہیں ایک تذکر آخرت کا دوسری احسان کرنا ساتھ میت کی تاکہ اس کو  
 مدت تک چوڑ کر بولنجای جس طرح کہ آدمی جب کسی زندہ کی ملاقات ایک  
 مدت دراز تک نہیں کرتا ہی تو اس کو بولتا ہے بہر جب وہ شخص اس کو دیکھتا ہے  
 تو اس کی ملاقات سی خوش ہو جاتا ہے تو وہ مردہ اولی تر ہے ساتھ اس کی ایسی  
 کہ ایسے کہ مین گیا ہے جہاں اپنے بہائیوں سے جدا ہی پس جب یہ زائر کچھ دیر یہ  
 و تحفہ دعا یا صدقہ یا استغفار کا بیچتا ہے تو وہ خوش ہو جاتا ہے جس طرح کہ زندہ  
 ملاقات زندہ اور اس کی دیر سے مسرور ہوتا ہے ولذا حضرت عائشہؓ فی زائر کی لیے

آمادہ کر گئی پہلی تو شرک کی دروازی پر کھڑا ہو گا سپراؤں کی اندر جائیگا سپروہاں سرخ  
 بسنے لگیگا اور ان سب حرکات و سکنات میں تیرا قول یہی ہو گا سمعت الناس  
 یقولون شیئاً فقلته ورا یقم یفعلون شیئاً ففعلته اور اگر تو یہ بات کہے کہ  
 میں اپنے علم و عمل میں بصیرت پر ہوں اور ان لوگوں میں سے نہیں ہوں جو  
 کہ انہی ہو اسی نفس کی مطیع و متقاد ہوتے ہیں مثل شخص اول کے اور نہ انہیں  
 سے ہوں جو کہ لوگوں کی تقلید کرتے ہیں مثل شخص ثانی کے بلکہ تو صافی السیرت فی الضمیر  
 خالص الاعتقاد قوی الیقین صحیح التوحید جید التمیز کامل العرفان عالم سنت و  
 قرآن ہی اور مراد نفس کا تابع اور سخاک تقلید میں واقع نہیں ہے تو بہر برای خدا  
 بھی ہی بتادی کہ فونی جو گور پرستوں کی ساتھ مشابہت کی اور جو لوگ کہ سلمیۃ لہد  
 تھے اون کو تو فنی دہو کا دیا تو کس چیز نے تجھ کو اس پر آمادہ کیا کیونکہ تجھ کو تو ہر جاہل  
 خامل اور تیری علم و تمیز سے عاقل دیکھتا ہے اور تیرا پیرو ہو کر تیرا ہی سا کام  
 وہ ہی کرتا ہے اوس بچاری کو بہلا تیری سی بصیرت اور قوت دین میں کہاں ہے  
 وہ نہ فقط تیرے فعل کا صورتہ حاکی اور حقیقۃً مخالف ہی اور یہ اعتقاد کرتا ہے کہ تو  
 جو قصد کر کے پاس قبر کے آیا ہی یہ خالی کسی امر سے نہیں ہے اور المذنب لعین  
 اس سکین کی غربت کو جو تیرا پیرو ہی اور تیری چال پر چلتا ہے غنیمت جان کر دہر بدر  
 اوتا کر اپنی مراد تک اوس کو پہنچا دیتا ہے اللہ اوس بندی پر رحم کری جو غافل  
 نفس سے بہاگ کہ خالص عبادت حمید مجید کی کرتا ہے بالجملہ مجموع اس قسم سے



و تعلق ستور و ایقاد سچ و نبای مساجد کو واجب کر دیا اور حضرت فی اسی کے  
دور کرنی اور شافی اور باطل کرنے اور ویسے کی بند کرنے کا تہ مذہب یا مشرکوں نے  
اس راہ میں کھڑے ہو کر آپ کی قصہ کا منافع کیا اور یہ بات جبکا ذکر انہوں نے  
در بارہ زیارت قبول کیا ہے یہ وہی شفاء ہے جسکی نسبت گمان ان مشرکوں کا  
یہ ہے کہ اول کی جود او ان کو نفع پہنچائیں گی کیونکہ انکا قول یہ ہے کہ جب روح  
اس کی روح مقرب ہی لگاؤ پیا کر لیتی ہے تو درمیان اسکی اور درمیان اوکی  
ایک اتصال ہو جاتا ہے جسکی سبب سے وہ چیز جو اس کو اسکی طرف سے حاصل  
ہوتی ہے اس سے ایک حصہ اخذ کر لیتا ہے۔ اسی مثال ایسی ہی کہ جو  
شخص کسی صاحب جادو و خطر کی خدمت کرتا ہے جو کہ نہ ویک با و شاہ کی آبرو  
و عورت والا ہی تو اسکو ہی کچھ انعام سلطان سے نصیب ہوتا ہے اور تعلق و نصرت کے  
مجاہد ہے حالانکہ قرآن اولیٰ ہی آیت کہ ان مقالات کے رو پڑھو گی اور  
اللہ تعالیٰ فی انہی کتابین واسطے باطل کرنے ان مقالات کے اور تارسی بین  
اور ان اقوال والوں کی تکفیر کی ہے اور اول کو لعنت کی جو اور ان کے خون  
مال کو مباح اور اول کی اور ان کے قیہ و گرفتار کرنے کو مباح کر دیا اور اگر انہم  
کو اونپر واجب شہر او یا منجملہ رو کے ایک یہ آیت ہے ام اتخذوا من دون اللہ  
شفعاء قل اولو کانوا یملکون شیئا ولا یعتلون قل للہ الشفاعة جمیعاً لعلکم التمت  
والارض امین خبر دی ہے اس بات کی کہ شفاء کا اختیار اسکو ہے جو کہ

یہ بات مشروع فرمائی ہے کہ وہ اہل قبور کی لیے دعایٰ مغفرت و احوال عافیت  
 کری اور یہ بات مشروع نہیں کی کہ خود او کو کچا پری اور اون کی نزدیک نماز  
 پڑھے تیسرے احسان کرنا ہے زائر کا اپنے ساتھ اس طرح کچھ کہ اتباع سنت  
 کری اور حسب بات کو حضرت فی مشروع کیا ہے اسی حد پر بٹھیر جائے رہی زیارت  
 شد کہ یہ سو یہ ماخوذ ہی بت پرستوں سی عباد و اصنام کہتے ہیں جس میت کی روح  
 کو اس کی نزدیک قرب و منزلت ہوتی ہے ہمیشہ او پر الطاف الہی ہوتا رہتا ہے  
 اور خیرات کا انفاض ہوا کرتا ہی اور جب زائر کی روح کو اوس سے علاقہ پیدا  
 ہو جاتا ہی تو مفرور کی روح سی وہ الطاف اس کی روح پر فائض ہوتے ہیں جس طرح  
 کہ چمک سورج کی صاف آئینہ سی جسم مقابل پر پڑتی ہے سو تمام زیارت یہی  
 کہ زائر اپنی روح و قلب سے طرف میت کی متوجہ ہو اور او پر مجمع ہمت  
 کری اس طرح کہ ہر غیہ کی طرف کچھ ہی التفات او کا باقی نہ رہے پس جس قدر  
 کہ جمع ہمت و قلب زیادہ ہوگا اتنا ہے انتفاع قریب تر بٹھیر گا اس زیارت کا  
 ذکر اسی طرز پر اپنی سنیاف و فانی وغیرہ ماننے کیا ہے اور ستارہ پرستوں کی  
 تصریح اس زیارت کی اپنی عبادت میں کر کے یہ بات کہی ہے کہ نفس ناطقہ کا  
 تعلق جب ارواح علویہ سے ہو جاتا ہے تو او پر فریضان نور کا ہوتا ہے ایسی ہی  
 کی وجہ سی ستاری پوچی گئے اور اون کی ہیکلین بنا گئی لیکن اور عالم تصنیف  
 ہو زمین اور بت طیار کی گئے یہ بعینہ وہ چیز ہے جس کی گور پرستوں کی الٹی تہذیب

اپنا شفیخ خدا کو چھوڑ کر مقرر کیا ہی اس گمان پر کہ جب ہم ان کے ساتھ یہ معاملہ  
 کریں گے تو یہ آگے بڑھ کر ہماری سفارشی بن جائیں گے تو یہ اہل شرک سخت جاہل حق  
 رب ہیں جو بات الہی کے لیے واجب ہی اور جو امر اور سپر متنع ہے اس کو بالکل  
 نہیں جانتے انہوں نے اس کو باوجود شاہوں اور بڑی لوگوں پر قیاس کیا ہے  
 کہ کوئی شخص کسی خواص کو اپنا سفارشی نزدیک اور اسی واسطی برآمد کار و  
 قضای حوائج کے ٹھیر لیتا ہے اس لیے کہ خواص اوس بادشاہ کی شرکاء و  
 اعوان و انصار ہیں اور اوس بادشاہ کا کام انہیں سے چلتا ہے اگر یہ لوگ  
 نہ ہوں تو ان کا ماتہ لوگوں میں نہ چلے اس لیے بادشاہ انکی شفاعت و سفارش  
 کو خوشی و ناخوشی کے ساتھ قبول کر لیتا ہے اور جو شخص اپنی قدرت سے غنی ہی  
 اور بخلق جو آسمان و زمین میں ہی اوس کی کنیز و پرستار و قلام و بندی ہیں  
 اور مقہور اوس کی قہر کے ہیں وہ زبردست ہی اور یہ سب اوسکی زیر دست ہیں  
 تو انکی ساری افعال مقید اوس کی حکم و امر و اذن کی ہونگی مشرک جب اوسکی  
 ساتھ شرک کر گیا اور اوس کو اپنا شفیخ ٹھیرا لگا اور خدا کو چھوڑ دیا اس گمان پر  
 کہ جو کام شرکاء و بشر سے نکلتا ہی وہی ان سے بھی نکل جائیگا تو وہ اپنی اس قیاس  
 میں غلطی ہے اور سخت غلطی پر اوس نے درمیان خالق و مخلوق کے کچھ فرق نہ کیا  
 اور بد و رب غنی و فقیر کا امتیاز نہ کیا اور ایک غلام محض و بندہ بحت کو جو کچھ  
 بھی بغیر اذن مالک اپنی کی نہیں کر سکتا ہے شرک یہ یحییٰ و یسیر ٹھیرا لیا اتنی

مالک ہی آسمان و زمین کا وہی خود شفاعت اپنی پاس کرتا ہے تاکہ بندہ پر رحم  
کری اور جس کو چاہی اذن دیدی کہ تو اس کی شفاعت کر سو یہ شفاعت حقیقت  
میں اس کی لی ہے اور جو کوئی کسی کی شفاعت نزدیک و سکی کر گیا وہ اس کی  
اذن ہی کر گیا جب کہ اس کو حکم شفاعت کر گیا ملگا اور اس کو جو جب ہی اذن  
دیا کہ ارادہ جسم کا اس بندے پر فرمایا گیا سو یہ شفاعت ضد ہی شفاعت  
شرکیہ کی جس کو اللہ تعالیٰ فی باطل ٹھیرایا ہے بدلیل و اتقوا یوما لا یختر فی نفس  
عن نفس شیئا ولا یقبل منها عدل ولا تنفعها شفاعۃ اور فرمایا من قبل ان  
یاتی یوم لا یمیع فیہ ولا خلۃ ولا شفاعة اور فرمایا مالکم من دون اللہ من علی  
ولا شفیع سو جس شفاعت کو اللہ فی باطل کیا ہے وہ یہی شفاعت شرکیہ ہے  
کیونکہ اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں ہے اور جس شفاعت کو ثابت کیا ہے یہ وہ  
شفاعت ہی جو بندہ مامورین جانب اللہ کر گیا اور سامنے اپنے مالک کی  
بدون اذن کی جائے سیکے گا ان دونوں شفیع میں اتنا ہی فرق ہی تھا کہ دنیا  
شریک اور بندہ مامور کی ہی ولہذا بڑا سعادتمند ساتھ اس شفاعت کی دن  
قیامت کو وہ شخص ہوگا جو اہل توحید خالص ہی اور شرک نہیں ہے سو جب سارا  
حکم و اختیار نری اللہ کا ٹھہرا اور اعلیٰ و اکرم خلق نزدیک خدا کی رسل و ملائکہ  
مقررین ہیں اور یہ سب غلام و بند ہی محض ہیں نہ کسی بات میں اوپر سبقت  
کرتی ہیں اور نہ کوئی کام ہی اس کے اذن کی بجا لاتے ہیں اور شرک میں ہی ان کو

یہ مضمون زیارت و شفاعت کا امام ابن القیم فی کتاب اثاثہ میں لکھا ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ وہ ان شفاعت و جاہرت و شفاعت محبت و شفقت شرکت نہوگی یہ شفاعات اسی دنیا میں سامنے مخلوق کے ہوتی ہیں اس اجمال کا بیان صاحب تقویۃ الایمان فی ذکر شفاعت میں بہت خوب عام منہم خاص پسند کیا ہے جزاء اللہ تعالیٰ عنہ عن جمیع المسلمین الجلاء الادنیٰ بختہ اب وچیز جس کی ہم معتقد ہیں اور اللہ کا دین سمجھتے ہیں یہ بھی کہ جس نے کسی نبی یا ولی یا کسی اور شخص و شے کو سوا اللہ تعالیٰ کے پکارا اور اس سے سوال قضای حاجات و تفریح کربات کا کیا تو یہ اعظم شرک ہو جس کی وجہ سے اللہ فی شرکون کو کافر ٹھہرایا ہے اس لیے کہ انہوں نے اللہ کو چھوڑ کر اور اولیاء شفعاء کو بگاڑا تھا اپنے اعتقاد میں اولیٰ طالب جلب نفع و دفع مضرت ہوتی تھے قال تعالیٰ و یعبدون من دون اللہ ما لا یضرہم ولا ینفعہم و یقولون ہؤلاء شفعاؤنا عند اللہ سو جو کوئی شخص انبیاء و اولیاء کو جیسے کہ ابن عباس و محبوب یا ابی طالب یا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ اور سید معین الدین چشتیؒ رحمۃ اللہ علیہ یا شیخ قطب الدین کاظمیؒ یا بدیع الدینؒ مار و نحو ہم ہیں و سائل ٹھہرا کر داعی اور اوپر متوکل اور اولیٰ طالب جلب نفع کا سائل ہوگا اس خیال پر کہ ہم تو ان سے سوال کرتے ہیں اور یہ لوگ اللہ سے سائل ہوتی ہیں جس طرح کہ و سائل دنیا کے نزدیک ملک کی لوگوں کی حاجات کی سائل ہو کر کام نکالتے ہیں اس لیے کہ مقرب ملک

قیاس پر یارون فی بتون کو اور گور پر ستون اور پیر پر ستون فی اہل قبور و شاخ  
کو پوجا پہر خوشخص کسی کی شفاعت طرف مخلوق کے کرتا ہی وہ ایک سبب ہے  
کہ مشفع الیہ کو تحریک اوسل مرکی کر دیتا ہے جس بابت شفاعت کرنا چاہتا ہے  
معنا کہ یہی پاس مشفع الیہ کی معارض اوس امر کا موجود ہوتا ہے مثلاً امر مشفع فیہ  
نزدیک اوس کی مکر وہ ہوتا ہے سوجب وہ شفاعت اوس معارض سے قوی تر  
ہوتی ہے تو توفیق بول ہو جاتی ہے اور اگر معارض قوی تر ہو تو عتبول نہیں  
ہوتی اور کبھی یہ ہوتا ہے کہ نزدیک مشفع الیہ کی دو امر معارض ہوتے ہیں اور  
وہ درمیان قبول و رد کی سترود ہو جاتا ہے جیسے محبت وغیرہ اور غربت و رست  
و عدم رغبت و رست سو یہ حال بخلاف اوس شفاعت کی ہے جو پاس اللہ کے  
ہوگی کیونکہ خود خدا محک شفع ہو گا تاکہ وہ شفاعت کری اس صورت میں شفع مجر  
امثال امر کر گانہ اور کچھ کوینچہ وہ ایک بندہ مامور مطیع ہے بخلاف اوس شفع کے  
جو پاس کسی مخلوق کے کسی شخص کی سفارش کرتا ہے کہ شفع محک شفع الیہ کا ہوتا  
ہے اس لیے اسکی حاجت اٹلی ہی اور نفع و ضرر معاوضت کا حاصل ہونا اوس  
چاہتا ہے مثلاً شافع اوس سی عطا وغیرہ کا طالب ہی اور ہر ایک ان دونوں میں  
سے دوسری کا محتاج ہی تو حقیقت میں شرک ہی ہوا اگرچہ اوس مشفع الیہ مالک  
یا بندہ کیون نہ ہو اور حکو اللہ تعالیٰ نے توفیق اس بید کے سمجھنے کی دی ہے اور  
حقیقت توحید و شرک کی کھل گئی ہے ومن لم یجعل اللہ له نورا فمالہ من نور

فکا فاجا حدین لہ کافرین بہ پیر کہا ہی کہ یہ شبہہ انکا وہی شبہہ قدیم ہے چہر  
 مشرکون فی اعما و کیا بتا قدیم وحدیث دہرین اور اسد کی رسول اوس کی رد  
 کرنے کو آئی اور اوس سی منع کیا اور خلق کو طرف افراد عبادت اسد کے بلایا  
 یہ شرک ایک ایسی چیز ہے جسکو مشرکون فی اپنی طرف سے نکالا ہے اسد فی نہ  
 اوسکا اذن دیا اور نہ اوس سی راضے ہی بلکہ اسد اوسکو منعوض رکھتا ہے اور  
 اوس سی نہی فرمائی ہے اور یہ خبر دی ہے کہ یہ ساری فرشتے آسمانون کے کیا  
 مقربین اور کیا غیر انکی سب اسد کی عبید اور اوس کی لیے خاکساری و خضوع  
 کرنے والے ہیں یہ کسی کے شفیع پاس اسد کی نہو گئے مگر حکم وہ پسند کر کی اذن  
 دی یہ کہہ امر کی طرح نزدیک ملک کے نہیں ہیں کہ بغیر اذن اون بادشاہ کے  
 شفاعت کرین جن میں محبوب و منعوض ملک کی فلا نضر بواللہ الامثال تعالیٰ  
 عن ذلک انتہی امام بکری شافعی حنی تفسیر کریم من یرزقکم من السماء من کہا ہے  
 کوئی یہ کہے کہ جب یہ لوگ اسد کی خالق رازق محیی میت ہونے کے مقربین  
 تو بہر تبون کو کیوں پوجتے ہیں تو ہم یہ کہیں گی کہ ان سب کا عقیدہ اس بت پرستی  
 میں یہ ہے کہ یہ اسد ہی کی عبادت اور اوس کی طرف تقرب کرنا ہے لکن طریق  
 انکا اس کام میں مختلف ہی ایک فرقے نے کہا ہمکو اسد کی عبادت کرنیکی الہیت  
 بلا واسطی کے نہیں ہی اس لیے کہ اسد کی عظمت بہت بڑی ہی اس لیے بغرض تقریباً  
 ہم ان کو پوجتے ہیں دوسرے فرقے نے کہا ملائکہ صاحب وجاہت و منزلات ہیں

مین اور لوگ بادشاہی سوال کرنے میں خیال ادب کا رکھو اور اوکو مقرب بلوک  
 سمجھ کر انہیں سے سوال کرتے مین سوا ایسا شخص جو اس طرح کی وساطت میں رہتا  
 کافر شرک حلال الدم والمال ہی علمائے اسپرخص کی ہے اور اجماع نقل کیا ہے  
 آفناع اور اوس کی شرح مین لکھا ہے من جعل بینہ و بین اللہ وساطۃ یتکل  
 علیہم و یدعی ہم کفرا جماعا لان ذلک کفعل عابدی الاصلنام قائلین ما  
 نعبدہم الا لیقربونا الی اللہ زلفی انتہی اور عبارت ابو الوفا پہلے گزر چکی ہے کہ  
 ہم عندی کفار ہندہ الاوضاع مثل تعظیم القبور و اکرامھا والزامھا بما فی  
 عندہ الشرع من ایقاد الذینان و تقبیایھا و تجلیتھا و خطاب الموبی بالحوائج و  
 کتب الرقاع فیما یامولای افعل کذا و کذا و اخذ تربتہا تبرکاً و افاضتہ الطیب  
 علی القبور و شد الرحال الیہا و القاء الخرق علی الشجر اقتداء بمن عبد اللات  
 والعزی امام کبریٰ مئی کہا ہے وکانت الکفار اذا سئلوا من خلق السموات  
 والارض قالوا اللہ فاذا سئلوا عن عبادۃ الاصلنام قالوا ما نعبدہم الا لیقربونا  
 الی اللہ زلفی لاجل طلب شفاعتہم عند اللہ و ہذا کفر ان عبارتوں میں حجاب  
 مانگنے کو مروون سی کفر ٹھیرایا ہے اور یہی حق صریح ہے حافظ ابن کثیر نے کہا  
 انما یجماہم علی عبادۃ تھم انھم عدو الی اصلنام اتخذوها علی صیۃ الملائکۃ  
 المقربین فی زعمہم فعبدوا تلك الصور تنزیلاً لذلك منزلتہا دتھم الملائکۃ  
 لیشفعوا ہم عند اللہ فی نصرہم و رزقہم وما یفہم من امر الدنیا فاما المعاد



لمن اذن له سبحانه انبياء و ملائكة با وجود قرب و کرامت کی بدون اذن اہل  
 کی شفاعت نہیں کر سکتے ہیں تو پھر معبودین باطلہ کس قطار شمار میں ہیں وہ تو  
 خود کس دہ دوزخ ہو گئی صحیحین میں جو حدیث طویل در بارہ شفاعت آئی ہے  
 اس میں بھی قیہ اذن و تحدید کی لکھی ہوئی ہے فیحدی حدیث بار بار اذن مذکور  
 بطور تحدید ہو گا تب کہیں زبان واسطی شفاعت کے کہلی گی وہ بھی اوکی لی  
 جو توحید و ایمان پر مر گئے ہیں نہ اونکے لیے جو قبر پرستی و پیر پرستی و رای پرستی  
 و دنیا پرستی جن و دیو و پرے پرستی و نحو ہا میں رکھ رکھا ہو اگر عوام اس  
 شفاعت کا واسطی جملہ غیر اللہ پرستوں کی کسی دلیل قوی یا ضعیف سے ثابت  
 ہے تو براہ مہربانی افادہ اس حجت کافر مایا جاوی امام مہربانی فی زیر کرئیے  
 و انذر بہ الذین یخافون ان یحشوا والی ربهم لیس لہم من دندولی ولا شفیع  
 کہتا ہے نفی الشفاعۃ وان کانت واقعة فی الآخرة لانہا من حیث لا تنفع الا  
 باذنہا غیر موصی دۃ من غیرہ و هو کذلک لمن جعل ذلک لتین المرتب و  
 جملۃ النفی حال من ضمیر یحشوا و اوی محل الخوف و المراد المؤمنون العاصون انہی  
 یعنی کسی مومن عاصی کو بھی یہ اعتقاد رکھنا چاہیے کہ اس کی شفاعت بغیر اذن خدا  
 کے ہو گی سبب ایماندار کا یہ حال ہی تو مشرکین و کفار و فجار کس گشتی میں ہیں انکی  
 شفاعت تو ہرگز کس طرح پر ہی ہو گی چنانچہ آیات نفی شفاعت اسی پر دلیل ہیں  
 پھر زیر کرئیے یومئذ لا تنفع الشفاعۃ الا لمن اذن لد الرحمن و رضی لبقی کے

نزدیک خدا کی اس سی ہی ہم نے اون کی شکل کے موثرین بنائی ہیں تاکہ وہ ہماری  
 رسائی خدا تک آرا دین تیسرے فرقے نے کہا ہم فی ان بتون کو قبلہ عبادت ٹیرا  
 ہے جس طرح کہ کہیہ قبلہ عبادت ہے چوتھے فرقے کا اعتقاد یہ ہے کہ ہر بت  
 کی پاس اللہ کے حکم سی ایک شیطان مقرر ہی جو کوئی اوس بت کی پوجا اچھی  
 آتا ہے تو وہ شیطان اللہ کی حکم سے اوس کی کام نکال دیتا ہے ورنہ وہ بت  
 شیطان اللہ کی اذن سی اوس کو کوئی نسبت پہنچا دیتا ہے انتہی عبارتین  
 ان ائمہ دین کی باور بلند چارتی ہیں کہ مطلب مشرکوں کا عبادت غیر اللہ سے  
 یہی تھا کہ اون لوحہ کا اقرب حاصل ہو اور وہ بعد ازاں کی سفارشی نزدیک  
 اللہ کی بنیائیں کہی جے نے آیت زمرین کہا ہی ان الکفار ما اسلاد والا  
 الشفاعة وهذا کفر باجملہ عرف سی اللہ کے ارسال رسل و انزال کتب اسی لیے  
 ہوا ہی کہ عبادت نری اللہ کی کیجائی اور ساری شفاعت کا اختیار اللہ کو ہی  
 بے اوس کی اذن کی کوئی شفاعت نہیں کر سکتا ہے اور یہ اذن وی کی لیے  
 ہوگا جو کہ جو خالص غیر مشرک ہی اور اللہ اوس کی قول و عمل کو پسند کر گیا  
 شفاء تین یہی ہوگی ہوسے این قال تعالیٰ قل للہ الشفاعة جمیعاً اور عظم  
 آیت قرآن میں فرمایا ہی من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ اور نہ مایا و کم من مالک  
 فی السموات لا تغنی شفاعتہم شیئاً الا من بعد ان یدان اللہ لمن یشاء و یرضی  
 وقال تعالیٰ ولا یشفعون الا لمن ارضاہ وقال تعالیٰ ولا تنفع الشفاعة عندہ الا

ساتھ اس شفاعت خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ ہے جو کہ موحّد ہی اور  
 اوس فی توحید کی تجرید کی ہے اور تمام تعلقات شرکیہ سے اوس کو خالص کیا ہی ہو  
 عبادتِ لہ کی تفرید کی ہے اور حلیہ مخالفت کفریہ سے اوس کو پاک صاف  
 رکھا ہی انکی سوا اور عجبیہ قسم کے لوگ مہین اونکی شفاعت نہوگی اس لیے کہ اونکا  
 ایمان منفرج بشکر تھا اور شرک کسی طرح بختا نہیں جاتا ہے جب شفاعت میں قید  
 ارتضا اور رضا کی آگئی تو ثابت ہو گیا کہ شرک غیر مرضی الہی ہے اور اللہ تعالیٰ  
 شرک کی بات کو پسند نہیں کرتا ہے تو پھر شفاعت کو کس طرح اذن اونکی شفاعت کا  
 دیا کیونکہ شفاعت کو دو امر سے ملحق کیا ہے ایک راضی ہونا اللہ کا مشفوع لہی  
 دوسری اذن دینا شفع کو تو جب تک یہ دونوں امر مجموعاً موجود نہوں گی تب تک  
 وجود شفاعت کا معلوم نہ شفاعت حقیقت میں اللہ کی طرف سے ہی کیونکہ اذن  
 دینے والا اسکا وہی ہے نہ اور کوئی اور وہی قبول کرنی والا اور مشفوع لہی  
 راضی ہونی والا اور اسکا توفیق دینے والا واسطی ایسے کام کے ہے جس سے کہ  
 وہ مستحق شفاعت کا نہیں تو اب متخذ شفع مشرک ہو کوئی اوس کی شفاعت نہ کیا  
 اور نہ کوئی شفاعت اسکو بجا آمد ہوگی اور جس فی فقط اپنے رب کو اپنا معبود  
 نہیں لایا ہے اوس کی لیے اذن شفاعت کا ہوگا قرآن شریف میں بعد ذکر شفاعت  
 مشرکین کے فرمایا ہے قل اتنبیٰن اللہ بما لا یعلم فی السموات ولا فی الارض سبحانہ  
 ونعالی عما یشرکون اس میں یہ بات بیان کر دی کہ متخذین شفاعت مشرکین ہیں اور

لکھا ہی دل علی ان الشفاعة تكون للمؤمنين فقط انتہی مراد ایمان والوں ہی اس کا ہے۔  
 اہل توحید خاص میں اس کا کثیر حصہ نہیں اسدنی مشرکوں کی اس بات کا انکار کیا ہی  
 کہ وہ عبادت غیر اسدنی تقرب و شفاعت کا ارادہ رکھتے ہیں بہرکہا ہی قد ازل  
 رسد من اولہم الی اخرہم ینجرہم عن ذلک وینہاہم عن عبادۃ ما سوی اللہ  
 فلکذبوہم انتھی معلوم ہوا کہ جن مشرکوں ہی حضرت نبی متعالیٰ کی تہا طلب اونکا عبادت  
 غیر اسدنی فقط یہی تقرب الی اللہ و طلب شفاعت عند اللہ تہا یہی حال طلب حوائج  
 کاموئی ہی اور استغاثہ کرنا ساتھ اونکی شدائد و کربات میں ہے کہ یہ دونوں مشرک  
 ہونی میں برابر ہیں اور یہ وہی مشرک ہی جسکی بنیاد پر اسدنی مشرکوں کو کافر ٹھیرایا  
 یہی معلوم ہوا کہ شفاعت کا اختیار اسد کو ہی نہ کسی نبی ولی فرشتے کو اور کسی عبود  
 غیر اسد کو اور یہ شفاعت نہ ولی مگر بعد اذن خدا کی اور اللہ اذن نہ رکھا مگر اسوی شخص  
 کے لیے جس کا کام اور کام پسند کر گیا اور پسند نہ کر گیا مگر اسوی کو جو کہ موحد غیر شرک ہے ہوا  
 ولہذا اسد نام و اسلمی شفاعت سید الشفعا کی قیامت کی دن یہی اہل توحید ہونگی  
 اس کی تصریح خصوص صحیحہ میں آچکی ہے ابو ہریرہ نے رفقائے اسد اللہ  
 بشفاعتی یوم القیامت من قال لا الہ الا اللہ خالصا من قلبہ رواہ البخاری اور حدیث  
 عوف بن مالک میں فرمایا ہی اتانی ات من عند ربی فخذنی بین ان یدخل نصف  
 امتی الجنة و بین الشفاعة فاخترت الشفاعة وھی لمن مات لا یشرا لہا اللہ شیئا  
 رواہ الترمذی وابن ماجہ معلوم ہوا کہ بڑا بختا و صاحب نصیب خوش قسمت طالب العند

یعنی ایک اعتراف مشترکین کا ساتھ ربوبیت رب العالمین کی دوسرے پکارنا  
 اونکا عباد صاحبین کو تیسری ارادہ تقرب و شفاعت کا ثواب یہ بات بھی واضح  
 ہو گئی کہ یہ افعال جو گور پست پر پست کرتی ہیں یعنی سوال طلب فوائد و کشف  
 شدائد یہ وہی شرک اکبر ہی جسے کفر مشرکون کی ہوئی تھی ان مشرکون نے خالق  
 کو مشابہ مخلوق کی اور مخلوق کو مانند خالق کی علم و عبادت و تصرف میں ٹھیرا دیا  
 قرآن کریم اور کلام اہل علم باندہ کا ان کی رو میں اس متروک و وسیع ہی کہ اس جگہ  
 کنجائش اوس کی نہیں ہو سکتی ہے وہ وسائل جو در بیان ملوک اور لوگوں کی  
 ہوتے ہیں وہ میں طرح کی ہیں ایک یہ کہ جو حال لوگوں کا اوس کو معلوم نہیں ہے  
 یہ لوگ اوس کی خبر ملوک کو دیتی ہیں اب جو شخص یہ کہے کہ اسد احوال عباد کا علم  
 نہیں ہے جب تک کہ بعض انبیاء یا اولیاء یا ملائکہ وغیرہم اوس کو خبر دین تو وہ  
 شخص کافر ہی کیونکہ اسد تعالیٰ عالم سر و خفی ہے کوئی ذرہ آسمان و زمین میں  
 اوس سے مخفی نہیں ہے ساری جزئیات اوس کی معلومات ہیں دوسرے یہ کہ باؤ  
 تدبیر عزیمت و دفع اعداء سے عاجز ہو جب تک کہ اعوان و انصار اوس کی معاونت  
 و نصرت نہ کریں تب تک وہ کچھ بند و بست و انتظام نہیں کر سکتا ہی سوا اسد کا کوئی  
 ولی و وزیر ہی اور نہ کوئی مشیر و ظہیر وجود میں جتنی اسباب ہیں اوان سب کا وہی  
 خالق و رب و ملک ہی وہ ہر اسوا غنی غنی اور ہر اسوا اسکا محتاج و فقیر ہے بخلاف  
 ملوک دنیا کہ وہ اپنی معین و ظہیر کے محتاج ہوتے ہیں اور حقیقت میں ایمان و انصا

اولن کی شفع مقرر کرنی سی کچھ شفاعت انکی ہاتھ نہیں آتی ہی شفاعت تو اسد  
کی اذن و رضا سی ہوگی نہ ان کی زعم باطل سی الحاصل قرآن و حدیث دلیل  
ہوگی اس بات پر کہ جو شخص ملائکہ و انبیاء و اولیاء کو در بیان اپنے اور اسد کے  
شفاعت کی ایسی سبب اولن کی تقرب کی اسد سی واسطہ ٹھیراتا ہے وہ کافر و شرک  
حلال الدم و المال ہی اگرچہ کلمہ پڑھی اور روزہ و نماز بجالائی اور یہ اعتقاد  
رکھی کہ میں مسلمان ہوں بلکہ وہ اولن کو گون میں سے ہے جن کی حق میں اسد نے  
یہ فرمایا ہے الذین ضل سبیلہم فی الحیۃ الدنیا وہم یحبون انہم یحذون صنعاً  
اور جس فی قرآن میں تامل کیا ہی اوس کو صراحت اس بات کی معلوم ہی کہ جن  
مشرکوں سی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قاتل کیا تھا اولن سب کو اس بات  
کا اقرار تھا کہ خالق رازق مالک آسمان و زمین و ما بینا کا اسد ہی سب اوس کی  
بندی ہیں اور اسی کی زیر قہر و تصرف ہیں چنانچہ حکایت اسکی سورہ یونس و  
سورہ مؤمنین و سورہ عنکبوت وغیرہ میں موجود ہی اور یہ ہی معلوم ہے کہ مشرکین  
عباد صالحین کو بچا تے تھے جس طرح کہ اسکا ذکر سورہ سبحان و مائدہ وغیرہ میں  
آیا ہی اسی طرح ملائکہ کی عبادت ہی کرتے تھے اسکا ذکر سورہ فرقان و سباء و نجم میں  
موجود ہی اور اس کی تصحیح ہی آپکی ہے کہ مراد مشرکوں کی اس عبادت سے ہی  
تقرب الی اللہ و شفاعت عند اللہ تھی چنانچہ ذکر اسکا سورہ یونس و مر و غیرہ میں  
آیا ہے سو جب یہ بات ظاہر ہو گئی کہ قرآن کریم میں صراحت ان ہر سہ مرکب موجود

بنجائے تو خالق ان سب اسباب کا وہی الٰہی اوی فی دل میں اس محسن  
 داعی کے ارادہ احسان و دعا کا پیدا کیا ہے عالم وجود میں ایسا کوئی نہیں ہے جو  
 خلاف مراد خدا پر کراہ کر سکی یا خدا کو وہ بات تجاہی جو اس کو معلوم نہیں ہے اور  
 جو لوگ اس دن ساری حسد کی شفاعت کریں گی اور انکو مجال اس شفاعت کا  
 بغیر اس کی اذن کے نہوگا بخلاف ملک کہ جو لوگ اون کی نزدیک کسی کے  
 شفیع ہوتے ہیں وہ اس کی شریک ہیں ملک و مال میں اور یہ شخص اون کا معاون  
 و مظاہر ہوتا ہے اون کی ملکہ رسی و فرمانروائی میں اور وہ بغیر اذن ملک کی  
 اس کی سفارشی بنجاتے ہیں اور بادشاہ چارنا چار اون کی سفارش کو پذیرا کرتا ہے  
 اس لیے کہ اون کی طرف حاجت رکھتا ہے یا اون کے کسی احسان کا بدلہ لانا چاہتا  
 ہے یہاں تک کہ اپنی بیٹی اور بیگم کی شفاعت کو قبول کرتا ہے اسی جہت سے کہ  
 اون کی حاجت رکھتا ہے اگر بیٹیا یا بیگم اس سے روٹھ جائیں تو اس کو سونچ و  
 ضرر پہنچتا ہے بلکہ اپنے غلام کی سفارش کو بھی قبول کر لیتا ہے کیونکہ اس سے  
 ڈر لگا ہوا ہے کہ اگر میں انکا کمانہ نہ منوگا اور انکی شفاعت منظور نہ کرونگا تو یہ سیری عطا  
 نہ کرینگے اور اپنے بہائی کی سفارش بھی قبول کر لیتا ہے اس ڈر سے کہ میں وہ سیر  
 ضرر میں سامی نہو غرض کہ شفاعت عباد کی نزدیک عباد کے اس جنس سے ہوتی ہے  
 کوئی کسی کی سفارش قبول نہیں کرتا مگر اسی غربت یا رہبت کی وجہ سے اور اللہ تعالیٰ  
 کو نہ کسی کی رجا ہے نہ کسی کا خوف نہ کسی کی طرف کوئی حاجت بلکہ وہ غنی مطلق ہے

اوس کی شرکار ہین اور اسد کا کوئی شریک ایسی ملک و ملکوت و ناموت و لاہوت  
 مین نہیں ہے بلکہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک ولہ الحمد یحییٰ میت  
 وھو علی کل شیء قذیر اسی وجہ سے کوئی شخص نزدیک اوس کی کسی کی شفاعت نہیں  
 کر سکتا ہی مگر اذن سے خواہ ملک مقرب ہو یا نبی مکرمل بہر کسی اور ولی و پیرو شہید  
 جن و دہوت و پری و شجر و حجر و آفتاب و ماہتاب و نحو ہم کی کیا ہستی و قدرت ہی  
 کہ دم مار سکین اور جو یہ کہے کہ کوئی پاس اوس کی بغیر اوس کی اذن کی شفاعت  
 کر سکتا ہی تو وہ گویا اسد کا شریک ٹھیر حصول مطلوب مین اوس کی شناخت فی اثر  
 و کھلا یا کہ طالب کا مطلب نکال دیا حالانکہ کوئی اسد کا شریک کسی وجہ سے نہیں ہے  
 اور نہ ہو سکتا ہی تعالیٰ عن ذلک علیٰ کبیرا تیسری یہ کہ بادشاہ نہیں جانتا کہ نبی عسیت  
 کو نفع پہونچائی یا اون کی ساتھ احسان کری جب تک کہ خارج مین کوئی اوکا محرک  
 نہ ہو پھر جب کوئی ناصح و اعظ اوس کو مخاطب کرتا ہے یا جس شخص سے بادشاہ کو  
 خوف و رجا ہی وہ راہنما ہوتا ہے تب کمین ارادہ و ہمت ملوک کو قضای حوائج <sup>عسیت</sup>  
 حرکت ہوتی ہے سوا اللہ تعالیٰ ایسا نہیں ہے بلکہ وہ ہر شے کا رب و مالک ہی و  
 اوکا رحم اپنی بندوں پر ان کی رحم سے بھی بڑھ کر ہے اور ساری اسباب و سی  
 کی مشیت سے ہوتے ہیں ما شاء اللہ کان و ما لم یشا لم یکن اور اوس کو جب منظور  
 ہوتا ہے کہ بعض عباد کو بلا تہ سے بعض عباد کی کچھ فائدہ پہونچائی تو ایک شخص دوسرے  
 شخص کے ساتھ احسان کرنے لگتا ہی اور اوس کے لیے دعا کرتا ہے اور خاشی





مسبب اوس کی تعلق و تعلق نہ کر رہیں وہ کسی کا حاجت مند نہیں ہے اوسکی تو یہ شان ہے  
 کہ اگر ساری جن و انس کو جو جائیں اور شرک نبجائیں تو کوئی نقصان اور نہیں  
 ہے اور اگر کسی کو جسے عابد و موحد ہو جائیں تو کوئی رونق اوسکی بڑھتی نہیں ہے  
 اور اوسکو کچھ پرواہ کسی بات کی نہیں ہے اوسکی ذات پاک لا ابالی ہے اور ان  
 مشرکوں نے ان کو اپنا شفع ہٹیرایا ہے جبکہ یہ مخلوق میں سے پوجتے ہیں اور ان  
 وسائل کو وسیلہ تقرب الی اللہ کیا ہے سوائے رسول فی ان وسائل کی نفی فرمائی  
 اور کہد یا کہ توسط ان اولیاء بنیاد شہداء و ملائکہ کا ہمراہ اس اعتقاد فاسد و رعم کا  
 کہ کچھ بکار آمد تمہاری نہوگا وہ چیز جو تم کو نفع دے سکتی ہے وہ ہی عبادت خالص  
 توحید مفردی جو کہ شہدان لا الہ الا اللہ اور شہدان محمد عبدہ و رسولہ سے ثابت ہے  
 پس جو کوئی اس کلمی کے معنی پہ چلے گا اور اوس کی مقتضا پر عمل کر گیا وہی مومن و  
 او محسن منخلص ہے اور جب کا کوئی قول و فعل و حال و خیال خلاف اسکی معنی و مقتضی  
 کے ہوگا وہ شرک کافر ہے یا مبتدع ضال بحسب اختلاف اشخاص و احوال واللہ اعلم  
 و علیہ تم و احکم روز چار شنبہ نہم شوال کو یہ رسالہ شروع کیا تھا آج ۱۳ شوال ۱۳۵۰ھ  
 ہجری روز یکشنبہ کو پانچ دن میں بحمدہ تعالیٰ و عونہ شرم ہوا ختم اللہ لنا بالحسنی  
 و زیادۃ و حشرنا تحت لواء خیر خلقہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم فی زمرة اہل السعادۃ  
 اللہم آمین و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین